

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز بدھ مورخہ کیم اکتوبر 2003ء بمطابق 4 شعبان

1424 ہجری صحیح دس بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہان خان مندر صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوْمِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَا نُ قَوْمٍ عَلَيَّ إِلَّا تَعْدِلُوا إِيَّاهُ وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ -

ترجمہ: اے ایمان والو! خدا کے لئے انصاف کی گواہی دینے کے لئے کھڑے ہو جا یا کرو اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیزگاری کی بات ہے اور خدا سے ڈرتے رہو کچھ شک نہیں کہ خدا تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا کا وعدہ ہے۔ کہ ان کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے۔ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں۔

نشاندہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: Next item, Questions Hour,

سوال نمبر 49 جناب پیر محمد خان صاحب -

* 49 _ جناب پیر محمد خان: کیا وزیر اعلیٰ صاحب ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سرحد حکومت نے ایک خاص پالیسی بنا کر لاکھوں ملازمین کو سرپلس پول بھیج دیا ہے؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ملازمین میں سے ہزاروں افراد کو ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہے؟

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ سرپلس ملازمین کو تنخواہوں کے حصول میں مشکلات درپیش ہیں؟

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ہر محکمے سے کتنے افراد سرپلس پول میں بھیجے گئے ہیں؟

(ii) کتنے افراد کی ملازمت ختم کی گئی ہے؟

(iii) نیز کتنے افراد بحال کئے گئے ہیں اور کتنے تاحال سرپلس ہیں؟

جناب وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) ملازمین کو ایک منظم طریقے سے فاضل قرار دینے اور بعد ازاں انہیں سنیارٹی میرٹ کی بنیاد پر لگانے کی خاطر حکومت صوبہ سرحد نے سرپلس پول پالیسی بنائی ہے فاضل ملازمین کی تعداد لاکھوں میں نہیں بلکہ چند ہزار ہے۔

(ب) جی نہیں، فاضل قرار دیئے گئے ملازمین میں سے کسی کو ملازمت سے نہیں نکالا گیا صرف تین افراد کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی گئی جس کے نتیجے میں انہیں ملازمت سے فارغ کر دیا گیا۔

(ج) جی نہیں، فاضل ملازمین کو تنخواہوں کے حصول میں سہولت دینے کے لئے جس محکمے سے آسامیاں ختم کی گئی ہیں، اسی محکمے کے سرپلس پول میں اتنی ہی آسامیاں منظور کی گئی ہیں تاکہ وہ آسانی سے اپنے ہی محکمے یا دفتر سے تنخواہیں وصول کر سکیں۔

(د) (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں نہیں ہیں:

(i) ہر محکمے میں فاضل قرار دیئے گئے ملازمین کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

(ii) فاضل ملازمین میں سے کسی کی ملازمت ختم نہیں کی گئی تاہم تادمی کارروائی کے نتیجے میں تین افراد کو ملازمت سے فارغ کیا گیا ہے۔

(iii) سیکرٹریوں اور ضلعی رابطہ افسران سے جمع کردہ معلومات کی بنیاد پر 6486 ملازمین کو سرپلس قرار دیا گیا جن میں سے 5114 افراد بحال ہو چکے ہیں جبکہ 1370 ملازمین اب بھی سرپلس پول میں موجود ہیں جنہیں کھپانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

نمبر شمار	نام محکمہ	سرپلس ملازمین کی تعداد	بحال کئے گئے ملازمین کی تعداد	تاحال سرپلس ملازمین کی تعداد
1-	اطلاعات و تعلقات عامہ	32	30	2
2-	مال	4	3	1
3-	خزانہ	33	32	1
4-	بلدیات و دیہی ترقی	1053	1046	7
5-	زراعت، حیوانات و امداد باہمی	66	62	4
6-	زراعت، حیوانات و امداد باہمی	1199	767	432
7-	ماحولیات (جنگلات، ماہی پروری و جنگلی حیات)	450	352	98
8-	داخلہ و امور قبائل	11	7	4
9-	کام و خدمات	537	18	356
10-	آپاشی	7	-	7
11-	صنعت و تجارت معدنی وسائل و فنی تعلیم	237	97	140
12-	صحت	66	66	---
13-	کھیل و ثقافت	9	9	---
14-	سکول و خواندگی	437	329	68
15-	سابقہ کمشنر و ڈپٹی کمشنر دفاتر	2345	2093	250
	کل تعداد	6486	5114	1370

جناب سپیکر: سپلیمنٹری۔

جناب پیر محمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، دوئی پکبئی وائی چپی یرہ مونبرہ سروس نہ شوک وستلے نہ دے دا خو ڊیرہ بنہ خبرہ اوشوہ۔ کہ پہ دې 6 نمبر باندې تاسو دا زراعت و حیوانات کبئی او گورئی پہ دیکبئی اوس ہم 432 کسان سرپلس کبئی دی نو آیا دوئی تہ تنخواہ ملاویری او کہ نہ ملاویری؟ او بیا دوئی تنخواہ ملاویری نو د کوم خائے نہ ورتہ تنخواہ ملاویری ځکہ چپی د خپل محکمہ نہ دوئی سرپلس شوې دی۔ د دوئی د تنخواہ خائے اوس کوم خائے کبئی دے؟

جناب سپیکر: جی، آزیبل منسٹر فار لاء اینڈ پارلیمنٹری افیئرز، جناب ملک ظفر اعظم صاحب۔

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون): تھینک یوسر۔ جناب! یہ Devolution کیسا تھ جن محکموں میں ملازمین زیادہ ہو گئے تو بجائے اس کے کہ ان کو فارغ کیا جاتا، ان کے لئے ایک سرپلس پول بنا دیا گیا اور وہاں پر ان کو کھپا کر تقریباً ٹوٹل اس وقت 6486 ملازمین سرپلس پول میں آئے ہیں۔ اب تک محکموں میں جو کھپائے گئے ہیں، وہ 5114 ہیں اور 1370 ملازمین اب بی سرپلس پول میں ہیں۔ جناب والا! موجودہ حکومت کی پالیسی، اول بات تو یہ ہے کہ پیر محمد صاحب کہتے ہیں کہ ان کو تنخواہ دی جاتی ہے یا نہیں؟ ان کو تنخواہ باقاعدہ ان کے محکموں سے ملتی ہے جہاں سے وہ سرپلس پول میں جا چکے ہیں۔ اور گورنمنٹ کی پالیسی اب بھی یہی ہے کہ نئی بھرتی کرنے سے پہلے سرپلس پول سے پوچھا جائے، اگر اس کیڈر کا بندہ سرپلس پول میں ہو تو اس کو کھپایا جائے۔ اگر سرپلس پول جو اب دے کہ اس کیڈر کا یا اس نوعیت کا شخص ہمارے پاس سرپلس پول میں نہیں ہے تو پھر اس کو ہم ایڈورٹائزمنٹ کی اجازت دیتے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ آئندہ چند دنوں میں ان شاء اللہ وہ کر لیں گے۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! دا دوئی وائی چپی د کومو محکمہ نہ دا سرپلس شوی دی، د ہغی نہ ورتہ تنخواہ ملاویری۔ آیا دوئی ڊیوتی ہم کوی کہ ڊیوتی نہ کوی؟ ځکہ چپی سرپلس شوی دی خو مطلب دا دے سروس نہ یو قسمہ غارے تہ شوی دی، بیا چپی تنخواہ ورتہ د کوم دفتر نہ ملاویری، د کوم محکمے نہ، نو پہ دې محکمہ کبئی ئے ضم کوئی ولې نہ چپی تنخواہ ورتہ د ہغی نہ ملاویری او دی پہ سرپلس کبئی؟ آیا دوئی چپی دے خپلہ محکمہ کبئی دوئی بحال کوئی کہ نہ بحال کوئی ځکہ چپی دوئی وائی تنخواہ ورتہ ملاویری۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون: جو سرپلس ہو چکے ہیں تو اس ڈیپارٹمنٹ میں اتنی گنجائش نہیں تھی کہ اس میں ان کو رکھا جاتا۔ اگر اسی محکمے میں پھر رکھنے کی بات ہو جائے تو پھر سرپلس پول کا مطلب ہی کیا رہا لیکن ان ملازمین کو جب تنخواہ دی جاتی ہے اور ان کے لئے جو Vacancies اب Create ہو رہی ہیں تو ان میں کھپایا جا رہا ہے جی۔

جناب عبدالاکبر خان: سپلیمنٹری جی۔

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: کیا حکومت ان افسروں کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے جنہوں نے سرپلس ملازمین کو رکھا تھا جبکہ ان کی ضرورت نہیں تھی اور اب مطلب ہے ان کو سرپلس کر دیا؟

وزیر قانون: یہ تو ضرورت کی بات ہوتی ہے، سرپلس ملازمین کو جہاں پر ضرورت پڑتی ہے تو وہ آفیسرز رکھ سکتے ہیں لیکن سرپلس پول کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ وہ بالکل بے کار گھر میں پڑے رہیں اور گھر پر تنخواہ لیتے رہیں۔ جہاں پر ضرورت ہوئی، کسی آفیسر کو For the time being ضرورت ہوئی تو وہ وہاں کام کے لئے چلا جاتا ہے۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر! For the time being، کوم پوسٹ چہی پہ SNE راشی د فنانس محکمہ پوسٹ ورکوی ہغہ ڊیرہ زیاتہ پیچیدہ مسئلہ وی ہغوی خو ہسپی پوسٹونہ ورکوی نہ، ویشی ئے نہ، ڊیرہ پہ گرانہ سرہ پوسٹ ورکوی۔ چہی ہغہ پوسٹ ورکری، دوئی وائی چہی for the time being، آیا دا for the time being بھرتی شوہی وو؟ کہ نہ دا پہ Permanent پوسٹونو بھرتی شوہی وو؟ چہی د دوئی د پارہ بہ پنشن وی باقاعدہ؟ نو کہ دوئی پہ Permanent پوسٹونو بھرتی شوہی وی نو آیا دوئی Permanent پہ خپل پوسٹونو چہی کوم خائے نہ تنخواہ اخلی بیا دوئی بحال کولو تہ تیار دی کہ نہ دی؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! خبرہ ما چہی خنگہ کوئسچن اوکرو مالہ جواب ملاؤ نہ شو مقصد دا دے خنگہ چہی پیر محمد خان اووئیل چہی کلہ ہم یو ڊیپارٹمنٹ تہ د یو پوسٹ ضرورت شی نو ہغوی فنانس ڊیپارٹمنٹ تہ خپل Requirements اولیبری چہی مونر تہ ضرورت دے نو ہغہ فنانس ڊیپارٹمنٹ ہغی

سرہ حساب کتاب اوکری او خبرہ اوکری او د هغی نه پس هغه پوست Sanction شی نو چي کله دا پوست وخت کبني Sanction کیدو نو هغه وخت کبني خود د دي پوست د پاره Requirements وو، اوس هغه Requirements چي نشته لکه مثال ضرورت نشته نو هغه کبني چي چا کومو کسانو د دي پوست د Justification د پاره ليکلي وو آيا د هغوي خلاف حکومت شه کارروائي نه کوي؟

جناب فرید خان: جناب سپیکر! دا څنگه چي دوي او وئیل چي يره سرپلس پول کبني ملازمين دي او دوي ته گورنمنٹ تنخواه ورکوي، بعض گورنمنٹ اوس هم Daily wages باندې خلق ساتلے دي او د هغوي ته هم تنخواه ورکوي نو آيا سرپلس پول نه دا خلق ولې هلته نه ليري چي Daily wages باندې، ډبل د گورنمنٹ نقصان کوي۔ زيات محکمو کبني دا لگيا دي۔ په لائيو سټاک کبني شته، ايگريکلچر کبني شته، په هرے محکمه کبني Daily wages باندې، او هغوي ته تنخواه ورکوي۔ هغه خلق د افسرانو په کورونو کبني کار کوي، هغه دفتر کبني کار نه کوي۔ دا سرپلس پول نه د هلته اوليري کنه۔

وزير قانون: جناب والا! يه تونيا کونکين بنتا ہے۔

جناب سپیکر: جی ہاں، يه عبدالاکبر خان کے۔۔۔۔

وزير قانون: مير مطلب يه ہے کہ اس وقت تک جبکہ اس کی SNE اور سب کچھ منظور ہو چکی تھی تو گورنمنٹ کی Devolution کے ساتھ اس کا سسٹم تبديل ہو گیا۔ جب تبديل ہو گیا۔ مثلاً سی اینڈ ڈبلیو اپنا الگ ڈیپارٹمنٹ تھا، پبلک ہیلتھ الگ ڈیپارٹمنٹ تھا اور ابھی اس کو ورکس اینڈ سروسز یعنی ایک سٹرکچر میں لایا گیا تو ضروری بات ہے کہ وہ ورکس اینڈ سروسز کے ملازمين اور پبلک ہیلتھ کے ملازمين، يه سارے اکٹھے ہو گئے تو ایک فرس پر دو تین بندوں کا بوجھ آ پڑا تو اس وجہ سے ان کو سرپلس پول میں رکھا اور Daily basis پہ نہیں ہیں۔ يه Permanent employees ہیں اور ان کو تنخواه باقاعدگی سے ملتی ہے۔ کسی کو تنخواه میں شکایت نہیں ہے لیکن يهال پر جو پوست بھی خالی ہوتی ہے، اسی پوست کو اس وقت تک Advertise ہونے نہیں دیا جاتا جب تک کہ سرپلس پول سے اس کی Clearance نہ مل جائے۔

جناب فرید خان: جناب سپیکر! زما د خبری مقصد دا نہ وو۔ زہ دا وایمہ چہ دا خلق د گورنمنٹ سرہ دوی سرپلس پول کبھی ساتلے دی او دوی تنخواہ ورکوی نوآیا دے بعض د پیار تمنٹ تہ د Daily wages ضرورت دے نو نو دا خلق دوی نہ ولی نہ لیری چہ ہغہ د بل تنخواہ گانے وصولیری او عام لحاظ سرہ ئے د کرپشن یو ذریعہ جو رہ کرہ دہ، دے افسرانو او دے بیوروکریٹس چہ خپل کورونو کبھی د چا نہ خانسامہ جو رہ کرہ دے، چا نہ ئے مالی جو رہ کرہ دے۔

جناب سپیکر: دا تاسو گوری، د دی د پارہ بہ چہ فریش کوئسچن وے، فریش انفارمیشن وی، دا بہ تاسو کوئسچن ورکری اسمبلی سیکرٹری تہ او د ہغہ بہ تاسو تہ جواب ملاؤ شی۔ کومہ پوری چہ د عبدالاکبر خان او د پیر محمد خان صاحب د سپلیمنٹری کوئسچن تعلق دے، نو زما پہ خپل خیال منسٹر صاحب جواب ورکرو۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! جواب خو تسلی بخش خکہ نہ دے چہ دا یو یو پرا جیکٹ چہ زمونہ پہ پی ایند دی کبھی دے چہ پہ سوونہ پرا جیکٹس دی او پہ ہغہ کبھی دس دس ہزار، بیس بیس ہزار، تیس تیس ہزار روپے یو یو کس تہ ورکوی، د بہر نہ نوے خلق پکبھی راولی۔ دا سرپلس پول والا ہلتہ ولی نہ بوخی چہ ہلتہ ئے ہم تنخواہ پہ زرگونو ورکوی او د دوی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تجویز د معقول دے زما پہ خیال۔

وزیر قانون: میں جی۔۔۔۔۔

قاضی محمد اسد خان: مسٹر سپیکر سر!

جناب سپیکر: جی قاضی محمد اسد خان صاحب۔

قاضی محمد اسد خان: اس میں ایک جواب دیا گیا ہے جی کہ سرپلس ملازمین جو بحال ہو گئے ہیں اور جن کو ابھی بحال کرنا ہے تو سکولز اینڈ لیٹر سی، یہ جو سکولز اور خواندگی کے دیئے گئے ہیں کہ یہ 68 لوگ جو ہیں، وہ رہتے ہیں، باقی تمام بحال کر دیئے گئے ہیں تو یہ تو جواب غلط ہے۔ ہری پور میں اس سے دو گئے ٹیچرز سرپلس پول میں ابھی رہتے ہیں، تو آپ اپنے سوالات کے میرے خیال میں جو جواب دیتے ہیں تو ان پہ کڑی نگرانی رکھیں کیونکہ یہ ہمیشہ ہمیں غلط جواب محکمے بھیج دیتے ہیں۔ منسٹر صاحب اس کا کوئی خاص حل نکالیں۔

جناب شاد محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پیر محمد خان: د مسئلے د حل د پارہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، شاد محمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب شاد محمد خان: کبینٹی ٲول۔

(تقیقے/تالیاں)

جناب شاد محمد خان: سپیکر صاحب! یو ٲیوس کوم۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب شاد محمد خان: او هغیٰ خو ٲکار ده چي عبدالاکبر خان نه ئے او کرم چي دا مونبر ٲه گناه کري ده۔ چي دا اسمبلی ٲه مخ روانه ده؟ درے ٲل زه جنازوته جنوبي اضلاع ته لارمه بيا دے ٲائے ته راٲو۔ نه د کلی قام کار کيري، نه علاقے ته تلے شو، ٲه Gap خو ٲکني ور کري۔ ٲه گناه خو مونبر نه ده کري۔

جناب سپیکر: ٲيره مهرباني، ٲيره مهرباني، جی۔

جناب پير محمد خان: سپیکر صاحب! دا دے سوال اہمیت ٲير دے۔ دا 1370 کسان ملازمین غریبانان اوس هم سرٲلس ٲول کبني دي۔ دا ٲيره ٲيچيدہ مسئلہ ده او دا حل ئے داسي ٲه دغه نه کيري چي یو خبره دے ٲائے نه اوشي او ختمه شي۔ حل ئے ٲکار دے۔ دحل د پارہ دوي دا متعلقہ کمیٹی ته دلیر لوتہ تيار دي چي هلته کبني منسٲر صاحب هم راشي او د ٲي خبري حل اوستلے شي۔

وزير قانون: ديکبني خو د کمیٹی هٲو ضرورت نشته۔ صفا ستھرا ٲالیسی ده د گورنمنٲ چي جو بهي Permanent ٲوست باندي به دغه خلق Adjust کوو او بيا به Advertisement کيري کنه۔

جناب سپیکر: پير محمد خان صاحب! د منسٲر صاحب دا مطلب دے چي ٲا گناه کري ده، اوس هغه گناه، زمونبره یعنی مطلب دا دے چي کفارہ ئے ادا کوو، مرحلہ وار، مرحلہ وار ئے کفارہ ادا کوو۔

جناب پیر محمد خان: نه دا تهپیک ده۔ زما دا مقصد د دې کسانو په ځائے کول دی پکښې۔

جناب سپیکر: نه او که بل تجویز دا عبدالاکبر خان ورکوی چې یره یو پله خو روزگار باندې زور ورکوی که بل پله دا تجویز ورکوی چې دا واپس کورته لیږل غواړی نو زما په خپل خیال هغه به هم مناسب خبره نه وی۔

جناب پیر محمد خان: نه، نه کورته د لیږلو خبره نه کوو۔ مونږه وایو چې دا Permanent په خپل پوستونو باندې شی۔ که پکار دی نو اخلی د۔۔۔۔

جناب سپیکر: خو دا چا چې پالیسی جوړه کړې وه، مطلب دا دے چې اوس دوی مرحله وار په هغې عمل روان دے چې کوی۔ منسټر صاحب مطلب دا دے،
-Next

مولانا محمد ادریس: دیکښې جناب سپیکر صاحب! زما یو ضمنی خبره ده۔ ضرری خبره ده۔

جناب سپیکر: Next جی مولانا ادریس صاحب۔

مولانا محمد ادریس: سپیکر صاحب! یو ضروری خبره دیکښې جی۔ دیکښې چې دا کومه پالیسی دوی جوړه کړې ده کنه زیات تر په دیکښې کلاس فور ملازمین سرپلس کښې دی، نو هغې کښې دا پالیسی دوی جوړه کړې ده چې کوم ډسټرکټ کښې یو کلاس فور آسامی خالی شی نو دوی اول په هغه ضلع کښې گوری چې سرپلس پول کښې څوک شته که نشته؟ که ضلع کښې نه وی نو د صوبے نه دوی غواړی۔ او دا ډیر د افسوس خبره ده چې مثلاً چارسده ډسټرکټ دے۔ هغې کښې د یو چوکیدار آسامی خالی ده او چارسده کښې ځائے نه وی او۔ ډی آئی خان او د بنون، یو ځائے بل ځائے نه ورله دلته کښې راولپړی نو دا خو زما په خیال د یو کلاس فور د پاره دومره لرے تلل نو دا خو مناسبه خبره ده۔

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب! سوال ډیر معقول دے۔

مولانا محمد ادریس: دا که اوس داسې اوشی۔

وزیر قانون: دا سوال ڊیر معقول دے۔ او ان شاء اللہ زہ دوئی تہ دا تسلی ورکومہ
چچی د کلاس فورویو خپله پالیس ده، Within District به دغه Adjust کیبری
او بھر نہ به شوک ورتہ نہ راخی۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 357 جناب پیر محمد خان صاحب۔

* 357 _ جناب پیر محمد خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 12 اکتوبر 1999 سے ایم پی اے ہاسٹل فوج کے قبضہ میں عرصہ تین سال
تک رہا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ایم پی اے ہاسٹل میں ریب کا دفتر قائم کیا گیا تھا اور ہاسٹل کا پانی اور بجلی اور
سٹاف زیر استعمال رہا؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ہاسٹل میں ممبران اسمبلی سے باقاعدہ کرایہ وصول کیا جاتا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) 12 اکتوبر 1999 تا زیر قبضہ تک ہمارے صوبہ کو اس ہاسٹل کا کتنا کرایہ ادا کیا گیا۔ نیز بل بجلی، گیس،
فون اور سٹاف کی تنخواہ کی مدوں میں کتنی رقم صوبے کو ادا کی گئی؛

(ii) ہاسٹل میں ٹارچر سیل کی تعمیر پر کتنا خرچہ آیا اور اس کے دوبارہ بحالی پر کتنا خرچہ آیا ہے؛

(iii) آیا مذکورہ خرچ مرکزی حکومت نے صوبہ کو ادا کیا ہے۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں مذکورہ بلڈنگ فوج کے استعمال میں 31

دسمبر 2002 تک رہی ہے۔ تاہم بلاک ڈی میں کچھ حصہ میں سول آفیسر جج صاحبان بھی رہائش پذیر تھے۔

(ب) جی ہاں۔ چونکہ بلڈنگ ان کے زیر استعمال تھی اس لئے ہاسٹل کا پانی اور بجلی اور سٹاف وغیرہ بھی زیر
استعمال رہا ہے۔

(ج) سوال کا محکمہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تاہم صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ سے رابطہ کرنے پر معلوم ہوا کہ

ایم پی اے ہاسٹل کے مکینوں سے ماہانہ تنخواہ سے مندرجہ ذیل شرح پر باقاعدہ کٹوتی ہوئی ہے جو کہ یہ ہے۔

1- صرف ایک کمرہ مبلغ -/900 روپے ماہانہ۔

2- ڈبل کمرے یا سوٹ مبلغ -/1200 روپے ماہانہ (ضمیمہ "ٹ")

- (د) (i) ہاسٹل کا کوئی کرایہ ادا نہیں کیا گیا ہے۔ فون کا بل انہوں نے خود ادا کیا ہے۔ البتہ بلاک A, B اور C کا بل جمع کیا ہے جبکہ بقایا مدوں میں کوئی رقم جمع نہیں کی ہے۔
- (ii) زیر حراست افراد کے لئے حوالات پر تقریباً 350,000/ خرچہ آیا ہے اور دوبارہ بحالی پر جو کہ پہلے سے بہتر طریقے سے ہوا ہے تقریباً 20 لاکھ خرچہ آیا ہے۔
- (iii) محکمہ فنانس نے مرکزی حکومت کے ساتھ یہ معاملہ ابھی تک نہیں اٹھایا ہے۔

جناب پیر محمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سوال نمبر 157 پہ دیکھنی زما ضمنی سوال دا دے جناب سپیکر صاحب، چہ دے دہا سٹیل د کرایہ د ادائیگی ما دغہ کرے دے چہ دا خومرہ وخت چہ درے، درے نیم کالہ د فوج پہ قبضہ کبھی پاتے شوے دے او دہی ہغہ کرایہ وصول شوے دہ او کہ نہ دہ؟ نو دہی ہا سٹیل د بجلئی ہغہ بل او دغہ ٲول زمونرہ دے صوبے ورکری دی۔ او محکمہ زما خیال دے چہ مرکزی دہ، کہ دوی تہ پتہ وی چہ دا صوبائی وی نو بیا خیر دے خو کہ مرکزی وی او کہ دا NAB محکمہ مرکزی وہ، نو بیا ہغہ مرکز دہی ہغہ پیسے مونرہ تہ راکرے دی او کنہ نہ۔ او دوی پہ دیکھنی د مرکز سرہ خہ خبری او مذاکرات شوے دی او کہ نہ دی شوے۔ خکہ چہ زمونرہ خو یو غریبہ صوبہ دہ چہ دہا سٹیل پیسے د ہغوی پہ ذمہ وی۔ زمونرہ د بجلئی خرچہ مونرہ ورکوڑ۔ او ہغہ مرکز پسے وی او مونرہ لہ ئے نہ راکوی۔ زمونرہ د بجلئی نہ ہغوی پہ At source کبھی Cutting کوی۔ نوزہ دا ٲپوس کوم چہ پہ دیکھنی دوی د مرکز سرہ آخری Meeting کلہ شوے وو؟

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب! جی جی جناب ارشد خان صاحب۔

جناب محمد ارشد خان: دا جی دوی دہی سوال سرہ ترلے خبرہ دہ۔ یو خودوی ٲپوس سرہ وائی چہ "ہاسٹل کا کرایہ ادا نہیں کیا گیا" د ہغوی د طرف نہ، او زمونرہ نہ 900 روپی او 1200 روپی اخلی ہغوی تہ د دربو کالو کرایہ پاتے دہ۔ چہ یونیفارم والا سپری راشی نو ہغوی نہ ٲپوس نہ شی کولہی او مونرہ ممبرانو بانڈی ئے زور رسی (تالیاں) نو بیا خو پکار دی چہ مونرہ نہ دا کرایہ اغستل بند کری

چچی تر کومپی پورې ئے د هغوې نه نه وی اغستی نوز مونبره نه د هم دا کرایه نه
اخلی۔ نو دا مے دغه دے ، مهربانی۔

جناب نادر شاہ: سپیکر صاحب! پہ دیکھنی یو ضمنی سوال خبره ده۔
جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد ارشد خان: پہ دې جواب کبھی یوه بله خبره ده۔ دا سیکرٹری چچی کوم
جواب ورکوی۔۔۔۔

جناب سپیکر: نادر شاہ صاحب! د دې نه وروستو۔ ارشد خان۔

جناب محمد ارشد خان: دا سیکرٹری چچی کوم جواب ورکوی۔

“I am directed to refer to your letter No. so and so dated so and so on the subject noted above and to say that as regards the subject Assembly question, the Finance department has not taken up the case with the Federal government”.

نو په دې دا سیکرٹری که بل چا لیکلی دی، چچی دی ایس دے که خه دے، چچی
'What is this about' لکه دوئی ته د دې بز نس پته نه ده چچی د دې اسمبلی
بز نس خه دے یا اسمبلی والا ما ته خنگه خط رالیبر لے دے۔ نو آیا ده دغه خائے د
چا نه تپوس نه شو کولې چچی یو سرے ئے راغوبنتے دے چچی دا دغه باره کبھی
دے؟ دوئی په ډیر غلط انداز کبھی دا تپوس کرے دے۔ داسې وائی چچی د دې
اسمبلی د دې بز نس ته په سپک نظر باندې گوری۔ نوزه وایمه چچی د دوئی نه د
دا تپوس اوشی۔ دا خوک چرې هم داسې نه لیکي۔ دا تاسو د دې سره لاندې
اوگوری دی ایس دے که خه دے، PBMC دے۔

Mr. Speaker: “What is this about”.

جناب محمد ارشد خان: نو وائی چچی “What is this about” کنه نوز ما خیال دے چچی
دا سیکرٹری چرته کبھی هېو دا دغه نه وی چچی “What is this about” هغه خو
د خان نه یو سرے راغوبنتے شی، د لاندې نه سیکرٹری راغوبنتے شی چچی د
هغه نه تپوس اوکری چچی دا دغه په باره کبھی ده او د هغه نه داسې په دې کاغذ
باندې لیکل دا زمونبره سپکوالې دے (تالیاں) نوزه وایمه چچی د دې تپوس د
اوکرے شی۔

جناب سپیکر: جی نادر شاہ صاحب۔

جناب نادر شاہ: سپیکر صاحب! پہ دہی بارہ کبھی مے یو ضمنی کوئسچن دے۔ دوئ
پہ "د" کبھی پہ دہی تین کبھی لیکلی دی چہی "محکمہ فنانس نے مرکزی حکومت کے ساتھ
یہ معاملہ ابھی تک نہیں اٹھایا" نو آیا دوئ دا مسئلہ مرکز سرہ اوچتول غواری؟

جناب سپیکر: نو ہغہ خو چہی تاسو منسٹر صاحب پریردئ نو مطلب دا دے چہی جواب
بہ درکری کنہ۔

جناب نادر شاہ: ضمنی کوئسچن خو دے کنہ۔

جناب سپیکر: او جی۔ جی سراج الحق صاحب! قاضی صاحب۔

قاضی محمد اسد خان: ایک سپلنٹری اس میں ہے۔

جناب سپیکر: مطلب یہ ہے کہ۔۔۔۔۔

قاضی محمد اسد خان: اس میں ایک چیز مجھے تھوڑی سی، یعنی کرائے کے حوالے سے ایک جواب دیا گیا کہ
"ہاسٹل کا کوئی کرایہ ادا نہیں کیا گیا ہے، اور "سی" بلاک کا بل جمع کیا ہے" اس جواب کا کیا مطلب ہے جبکہ
بقایا مدوں میں کوئی رقم جمع نہیں ہے۔ سپیکر صاحب! وہ پوچھ رہے ہیں کہ "12 اکتوبر 1999 تا زیر قبضہ
تک ہمارے صوبے کو اس ہاسٹل کا کتنا کرایہ ادا کیا گیا، نیز بل بجلی، گیس، فون اور سٹاف کو تنخواہوں کی مدوں
میں کتنی رقم صوبے کو ادا کی گئی" اور جواب یہ ہے کہ "ہاسٹل کا کوئی کرایہ ادا نہیں کیا گیا، جون کا بل انہوں
نے خود ادا کیا ہے۔ البتہ بلاک "اے" بی اور "سی" کا بل جمع کیا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب۔

اگر کچھ منہ پر کہتا ہوں مزا الفت کا جاتا ہے

اگر خاموش رہتا ہوں کلیجہ منہ کو آتا ہے

پیر محمد خان صاحب د تیرو دریو کالو پاتے شوہی حکومت پہ بارہ
کبھی یو ڊیر بنیادی سوال را پور تہ کرے دے خو زہ ڊیر پہ اعتماد سرہ دا خبرہ
کومہ چہی مونبرہ مرکزی حکومت سرہ یواھے د ہاسٹل د دہی بل خبرہ نہ دہ کپری

بلڪه ڊاٽڪ ڊ پيل نه واخلئ تر ڊ چترال ڊ اجمير ڊ سره پورې چي ڄومره بل په
مرڪزي حڪومت باندې زما پاتے ڊے ، مونڙه ڊ هغې ٽولو ڊ پارہ خبره ڪرې ڊه او
ڊ دغې ڊ پارہ مونڙه په ڊي مرڪزي حڪومت باندې 3900 billions روپي قرض
ڊے۔ صفا واجب الڊا ڊي او ڊ هغې ڊ پارہ مو جرگه جوڙه ڪرې ڊه او زه اسمبلي
ته ڊا خوشخبري ورڪوم چي په اول ڄل زمونڙه هغې جرگے ، چي په هغې ڪنڀي ڊ
صوبه سرحد ڊ ٽولو سياسي گندونو مشران شامل ڊي ، مونڙه ڊ مرڪزي حڪومت
سره ڊا Issue اوچته ڪرې ڊه او ڊ شوڪت عزيز صاحب سره موپري ملاقات ڪرے
ڊے ، په هغې ڪنڀي ڊا ٽول Issues شامل ڊي۔ خو ڊا بنيادي چي ڪومه مسئله
مونڙه نيولي ڊه نو هغه "هاڻي ڪے پاؤں ڪے پاؤں" چي چرته ڪنڀي هغه مسئله
مونڙه حل ڪر، زه پخيله باندې ، زما ڊا خيال وو چي ڪيدے شي مرڪزي حڪومت
په ڊيڪنڀي بالڪل انڪار به ڪوي خو زمونڙه چي مرڪزي وزير خزانہ سره ملاقات
اوشو په هغې ڪنڀي ڊ نورو گندونو مشران هم شامل وو ، خود هغوي ڊ روپے
نه ما ڊا خبره محسوسه ڪرہ۔ چي ان شاء الله مونڙه به يو وخت ڪنڀي په ڊيڪنڀي
ڪامياب شو ، چي ڊ صوبه سرحد په مرڪز باندې ڪوم بقايات جات ڊي ، مونڙه به ڊ
ڊي په حاصلولو ڪنڀي ڪامياب شو۔ باقي مونڙه ته هم په ڊير زيات ، تيرو
حڪومتونو ، خصوصاً ڊرے ڪاله چي فوجي حڪومت پاتے شوے ڊے ، بے شماره
مسائل ڊي ، بے شماره سوالات ڊي ، په ڄائے ڊ ڊي چي مونڙه په شا باندې لاڙ
شو ، په خپل يور و بنا نه مستقبل مونڙه ڊے۔ ڊ حڪمت سره ، ڊ صبر سره ، نظم سره
او ڊ سپلن سره مونڙه په هغې باندې عمل شروع ڪرے ڊے او زما اميد ڊي ان
شاء الله چي په ڊي ٽول Issues ڪنڀي به مونڙه ڄنگه چي مونڙه را اوچت ڪرل
او ڄنگه چي زمونڙه يو خيال وو او ڊ هغې خيال نه مو حقيقت جوڙ ڪر، په ڊي ٽولو
ڪنڀي به ان شاء الله ڪامياب شو۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: سراج الحق صاحب!

جناب عتيق الرحمن: سپيڪر صاحب! دوئي وائي چي مونڙه ٽولي خبري مرڪز سره
دغه ڪرے ڊي او دلته ڪنڀي فنانس محڪمه والا وائي چي مونڙه ورسره تراوسه
پوري هڏو خبره نه ڊه ڪرے او دوئي وائي چي مونڙه شوڪت عزيز سره ، او فنانس

سرہ ٲولې خبرې ختمے کړی دی۔ دا محکمہ د دوئ سرہ نہ ده او کہ نہ څنگه چي دے؟ مونږه خواوس په دې هم نه پوهیږو چي څنگه د مرکز سره خبره کوی۔۔۔۔
جناب سپیکر: آرڈر، آرڈر، عقیق صاحب۔

سینیئر وزیر: دا زه درته د دوه ورځو خبره کومه۔ دا سوال هم مخکښې شوې دے او جواب هم، دا زه درته آخرنی Current معلومات درکوم چي دوه ورځي مخکښې چي څو پورې مونږه Progress کړے دے، نو د هغې جواب زه درکوم۔

جناب سپیکر: یو سوال پاتے شو۔ دا ډی ایس چي کوم لیکلی دی “What is this about?” “What is this about?” د دې متعلق به لږ دغه او کړئ۔

جناب پیر محمد خان: یوه دغه خبره ده سپیکر صاحب، اور بله دا خبره ده چي څنگه Fresh دغه دوئ راوړو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسمبلی کوئسچن دے او مطلب دا دے چي ډی ایس پرې لیکي چي “What is this”۔

سینیئر وزیر: د دې باره کښې ارشد خان چي کومه توجه را کړه او ارشد خان زما خیال دے په دې باندې خبره او کړه نو لکه ما ته په دې توجه باندې احساس دے او دا زه منم۔

جناب سپیکر: دا Language لږ مطلب دا دے۔۔۔۔۔

Mrs. Nargis Zain: Excuse me, sir.

جناب سپیکر: Next سوال نمبر 386 جناب پیر محمد خان صاحب۔

* 386 _ جناب پیر محمد خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 12 اکتوبر 1999 کو ایم پی اے ہاسٹل پر فوج نے قبضہ کیا تھا جس کو حال ہی میں خالی کیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس ہاسٹل میں لاکھوں روپے خرچ سے ٹارچر سیل بنائے گئے تھے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان ٹارچر سیلز کو ختم کرنے کے لئے دوبارہ لاکھوں روپے خرچ کئے گئے ہیں؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ اب پی ڈی اے بلڈنگ میں نیب کے دفتر کے لئے کام جاری ہے؟

(ہ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ایم پی اے ہاسٹل کس کے حکم سے کس نے فوج کے حوالہ کیا تھا؛

(ii) ایم پی اے ہاسٹل میں ٹارچر سیل بنانے اور ختم کرنے پر کتنا خرچ کیا گیا ہے؛

(iii) پی ڈی اے بلڈنگ میں نیب کے دفتر بنانے پر کتنا خرچ آیا ہے؛

(iv) ایم پی اے ہاسٹل اور پی ڈی اے بلڈنگ میں جتنا کام کیا گیا ہے اس ضمن میں اس غریب صوبہ سے کتنی

رقم لی گئی تھی اور کتنی رقم واپس کی گئی ہے۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) یہ بالکل حقیقت ہے کہ 12 اکتوبر 1999 کو فوج

نے حکومت کا اقتدار سنبھالا تھا اور کچھ عرصہ بعد جب ایم پی اے ہاسٹل خالی ہو گیا تو سب سے پہلے بلاک

”C“ میں آرمی مانیٹرنگ ٹیم نے Public complaint cell کھول کر کام شروع کر دیا تھا۔ ایم پی اے

ہاسٹل کو سول حکومت کی بحالی کے بعد خالی کر دیا گیا ہے۔

(ب) ہاں یہ درست ہے کہ ایم پی اے ہاسٹل کے بلاک ”A“ میں پولیس لائن اور زیر حراست افراد کے

لئے حوالات بنائے گئے تھے اور کل خرچ 3,50,000 آیا تھا۔

(ج) ہاں یہ درست ہے کہ ان پولیس لائن اور زیر حراست افراد کے حوالات کو دوبارہ ایم پی اے صاحبان

کے لئے قابل استعمال کے لئے اس کو پہلے سے بہتر حالت میں بحال کیا گیا ہے اور اس پر مبلغ تقریباً 20 لاکھ

خرچ آیا ہے۔

(د) سوال کا محکمہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(ہ) (i) جیسا کہ حقیقت ہے کہ اس وقت فوجی حکومت تھی تو اس وقت فوجی حکومت نے از خود باقی

حکومت کے نظام کی طرح MPA Hostel کو از خود حاصل کر لیا تھا۔

(ii) اس سوال کا جواب (ب) اور (ج) میں موجود ہے۔

(iii) سوال کا محکمہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ایم پی اے ہاسٹل کا تین سال کا خرچ یہ ہے:

3673747 (1)

(2) 5664400

(3) 1439610

کل-10777757 روپے تفصیل لائبریری میں ملاحظہ ہو۔

(iv) اس سوال کا جواب پہلے سے موجودہ سوال نمبر 11 میں دیا گیا ہے۔ البتہ 50 لاکھ روپے NAB کو بطور قرض دیئے ہیں اور اس میں سے 10 لاکھ روپے واپس کئے ہیں۔ نیز پی ڈی اے کی بلڈنگ سے محکمہ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب پیر محمد خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! زہ خود ا تیوس کومہ چپی دا ایم پی اے ہاسٹیل حوالہ کرے چا وو، فوجیانو تہ دا چا حوالہ کرے وو؟ او آیا پہ پنجاب کبھی ایم پی اے ہاسٹیل ہم ہغوپی تہ حوالہ شوپی وو او کہ نہ صرف د دی صوبے دا حوالہ شوپی وو؟

محترمہ زرگھس زین: Excuse me sir اس میں ایک سپلیمنٹری کونسیشن ہے۔

جناب سپیکر: جی نام اپنا بتادیں۔

محترمہ زرگھس زین: سر! اس میں جو "ج" جڑے کہ ہاں یہ درست ہے کہ پولیس لائن اور زیر حراست افراد کے لئے حوالات کو ایم پی ایز صاحبان کے لئے دوبارہ قابل استعمال بنانے کے لئے اس کو پہلے سے بہتر حالت میں بحال کیا گیا ہے اور اس پر تقریباً 20 لاکھ روپے خرچ آیا ہے "میں یہ کونسیشن کرنا چاہتی ہوں کہ یہ دوبارہ جو بحالی ہے، یہ کس نے کی ہے؟ کیونکہ مجھے خود پتہ ہے، میں ہاسٹیل میں رہتی ہوں کہ ابھی پچھلے سیشن میں زراسی بارش ہوئی اور پانی ٹپکتا رہا۔ میری باقی بہنوں سے بھی آپ پوچھ لیں (تالیاں) کہ دوبارہ کس نے اس طرح کی بہترین بحالی کی کہ جس پر 20 لاکھ روپے خرچہ آیا ہے اور پھر بھی اس کی وہی حالت ہے۔

(تالیاں)

جناب جاوید خان مہمند: جناب سپیکر! پہ دیکھنی یو ضمنی کونسیشن دے بلکہ دوئی وائی چپی 3 لاکھ 50 ہزار روپیہ پہ دی باندھی خرچی شوپی دہ چپی دے نہ مونبرہ تارچر سیل جوڑ کرے وو۔ پہ دوبارہ بحالی د پارہ پہ دی باندھی 20 لاکھ روپیہ خرچی راغلی وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما پہ خپل خیال دا کوئسچن داسی دے کہ یو یو ممبر پری خبری کوی نو دا ممبران بہ ختم شی او د دے Supplementary Questions بہ ختم نہ شی۔

جناب جاوید خان مہمند: زہ یو Short خبرہ کومہ نو ہغہ مخکبئی پہ تارچر سیل جوړولو باندی درے نیم لکھہ روپی خرچہ کیری او واپس بحال کیدو باندی 20 لا کھ روپی، نو آیا کوم گورنمنٹ دروغ وائی؟ دوئی د او وائی کہ ہغوئی د وائی نو د دی د لرو وضاحت او کرے شی۔

جناب سپیکر: نعیمہ اختر صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ اختر: شکریہ جناب سپیکر! جس طرح نرگس نے کہا ہے تو میرے خیال میں کسی کی یادداشت میں بھی نہیں ہوگا کہ بارش کب ہوئی ہے۔ لیکن ہمارا روم ابھی تک ٹپک رہا ہے اور جو بجالی ہوئی ہے، میرے خیال میں ہمیں آئے ہوئے نو مہینے ہو گئے ہیں لیکن ہمیں جو صوفے ملے ہیں، وہ ابھی سے پھٹ گئے ہیں، ہمارے کمروں میں دس دس سال سے فرنیچر پڑا ہے ان کو تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔ جو کہ گاؤں میں بنا ہے اور یہ سٹی میں ہمیں جو ملا ہے تو یہ پتہ نہیں کس قسم کی بجالی ہوئی ہے۔ Bed sheets اس طرح Transparent مل رہی ہیں کہ جب وہ Bed پر بچھائیں تو نیچے سارا نوم نظر آتا ہے تو اس کی بھی تحقیقات ہونی چاہیے کہ یہ کس قسم کی بجالی ہوئی ہے؟

(تالیاں)

جناب کاشف اعظم: جناب سپیکر! یو منٹ بہ واخلمہ۔

جناب سپیکر: جناب کاشف اعظم صاحب۔ بیا د دی نہ ورسٹو او کرہ۔

سینیئر وزیر: جناب سپیکر صاحب! پہ کوم کور کبھی چپی لکھ فرنیچر بہ خنگہ خراب شی چپی داسی قابلانے قابلانے کور ودانے او زنانہ او زنانہ ہلتہ موجود وی۔ نو پہ دغہ خایونو کبھی داسی قابلان خلق لکھ اکثر بند وی او بیا چپی اسمبلی نہ نو بیا بالکل بند وی بہر حال اوس اسمبلی آبادہ شوہ او کاروبار روان شو۔ نو امید دی ان شاء اللہ پہ فرنیچرو باندی بہ چینجی نہ لگی۔ زمونبرہ کوشش دا دے چپی بیا چرتہ کبھی دے اسمبلی تہ ہغہ تالے او نہ لگی۔

Mr. Speaker: Order please.

سینیئر وزیر: بیا ایم پی ایز ہا سٹیل ہغہ Situation او صورت حال پیش نہ شی او بیا چرتہ دلته کبني د جمهوريت په ځائے باندې د وطن گاډی د آمریت پاتلنی طرف ته روان نه شی۔ خو آمریت داسې څیز دے چې هلته کبني نه صرف فرنیچر خرابیږی بلکه او سپنه هم زنگ کیږی او په هغې هم چینجی لگی او چې تر څو جمهوریت وی نو په هغې کبني د هر سړی عزت هم دے او په هغې کبني د هر سړی عزت هم دے او په هغې کبني د هر سړی وقار هم دے۔ په هغې کبني قوم ته د نمائندگی موقع هم ملاویږی، د دې وجے نه د جمهوریت د استحکام کوشش پکار دے نو بیا به چرتہ کبني هم ان شاء الله په فرنیچرو باندې چینجی نه لگی۔

جناب کاشف اعظم: جناب سپیکر صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: دا ډیره اهمه خبره ده۔

جناب سپیکر: کاشف اعظم صاحب۔ د دې نه ورستو بیا به او کړے۔

جناب کاشف اعظم: سپیکر صاحب! لکه څنگه چې تاسو هم او وئیل دا سوال داسې دے چې ټول ممبران به پرې خبرې کول غواړی دا د صوفو د شلیدو او اے سی او د درے نیمو لکھو او د شلو لاکھو روپو خبره نه ده، دا زمونږه د عزت نفس خبره ده، دا د جمهوریت خبره ده چې څنگه آمریت راځی او داسې په جمهوریت ادارو باندې د وئ قابض کیږی او بیا په Mollified intonation باندې گنی بلډنگونه ډیر زیات وو خود وئ ایم پی ایز هاسٹیل صرف دے له اغستې وو چې خپل کور ئے مونږ ته بنائیلو (تالیان) نو دا زمونږه د عزت نفس خبره ده۔ دا د هر

(تالیان) منتخب ممبرانو او د هغوی د ادارو او د هغوی د دغه خبره ده او دا د وئ له پکار دی چې زمونږه حکومت دا Issue د هغوی سره Take-up کړی چې مسقبل کبني داسې صورت حال رانشی۔ چې دا یو منتخب وزیر اعلیٰ په یو کمره کبني چې یو منتخب وزیر به Six by six او Four by four کمره کبني پروت وی نو د دې د پاره د وئ ته پکار دی چې دا Issue مرکز سره مضبوطه طریقے باندې اوچته کړی۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! زمونڙه خويدنو چي کوم Point raise ڪرو۔ او پولو ممبرانو صاحبانو چي 25 لاکھ روپي د دې په Renovation باندې اولگيدې او هغوي وائي چي ڇهتونه څاڅي او صوفي شلیدلې دي۔ آيا حکومت د دې خلاف د تحقيقات کولو اراده لري۔ او دغه کوم فرنيچر چي شلیدلې دے نو د هغې خلقونه به د هغې Recovery کوي؟

جناب سپیکر: زما په خيال خودا هاؤس کميټي ده او دپتي سپیکر د هغې چيئر مين دے دوي د پخپله باندې دا خبره يقيني کري۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! دا چيئر مين۔۔۔۔۔
(شور، قطع کلامي)

جناب سپیکر: آو۔ بالکل۔ بالکل جي د هاؤس کميټي ده۔

جناب پير محمد خان: چيئر مين خو ئے شته خودا کوئسچن ورته اوليرئي چي۔۔۔۔۔
(قطع کلامي)

جناب سپیکر: پير محمد خان ته په آرام کينينه چي دپتي سپیکر صاحب دغه اوکري مطلب دا دے چي۔

جناب اکرام اللہ شاہد (ډپټي سپیکر): جناب سپیکر! هغه زمونڙه خويدنو چي کومې مسئلے طرف ته د هاؤس توجه راوگرځوله، نوزه افسوس کوم چي دے سلسله کينې مونږه ته زمونږ دے خويدنو اوسه پورې څه نوټس نه دے راکړے نه ئے مونږ ته وئيلي دي چي زمونږ دا کمرے څاڅي يا مونږه ته څه تکليف دے۔ بهر حال مونږه اوس په دې 30 تاريخ باندې د سټينډنگ کميټي ميټنگ راغوبنتے وو۔ خو د اسمبلي سيشن د وجے نه هغه مونږ ملتوي کړے دے۔ نوزه غواړم چي ان شاء الله بله ورځ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا يقيني کري او مطلب دا دے چي څه Facilities۔۔۔۔۔

جناب ډپټي سپیکر: چي څه Grievances وي په هغې به مونږه مکمل غور کوؤ۔

جناب سپیکر: بس صحيح ده۔

جناب حبیب الرحمان: دے بارہ کبني زما يو دغه وه۔ دے ہاسٽل کبني ڊير شئ خرج شوې دے۔ دوہ پيرے مونبره دوي د ټيلفون زمونږ چي ډيجټل ايڪسچينج به دغه کبني لگيده مونږ ته ټيلفون يعنی مخکبني په اسمبلي کبني دوہ پيرے دا خبره راغله ده۔ دا هاسٽل دغه چي کوم دے دغه ناست دی، په دوہ نیمے گهنټے کبني مونږ ته يو کال مونږ اوکړو۔

جناب سپيکر: زما په خپل خيال ډپټي سپيکر صاحب زر اجلاس راوغواړي چي څه تجاويز وي که د ټيلفون ضرورت وي که د مرمت ضرورت وي، که څه Sub-standard کار شوې وي، په ديکبني به هغوې مکمل تحقيقات اوکړي، او رپورټ به دغه کړي۔ که د مزید فنډ هم ضرورت وي نو فنانس ډيپارټمنټ ته منسټر صاحب ته به اووائی او دغه به ئے کړي۔

جناب پير محمد خان: جناب سپيکر صاحب! يو ضمنی سوال بل پاتے دے۔

جناب سپيکر: جناب پير محمد خان۔

جناب پير محمد خان: دا آخري غونډې سوال کومه۔ د دوي په دې جواب کبني په آخر کبني په دې بل Page وائی چي "اس سوال کا جواب پہلے سے ديا گیا ہے البتہ پچاس لاکھ روپے نيټ کو بطور قرض ديئے ہیں" نو دا قرضه د کوم قانون لاندې دوي ورکولې شي؟ داسي چي نيټ ته ورکوي، ما ته راکوي او به ته، نو د کوم قانون لاندې ئے قرضه ورکړې ده او دا به کله پورې واپس کوي؟

جناب فرید خان: بل ضمنی کونسچن دے سپيکر صاحب، چي يو طرف ته د هغوې د بجلی بل هم مونږ ورکوؤ، د هغوې د ټيليفون بل هم مونږ ورکوؤ، د هغوې د گيس بل هم مونږ ورکوؤ۔۔۔۔۔

جناب سپيکر: فرید خان۔ فرید خان۔

جناب فرید خان: او دا التيا پچاس لاکھ قرض هم مونږ نه آخلی۔ دا بالکل غنډه گردی ئے کړې ده بالکل صفا غنډه گردی ئے کړې ده۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی، Next۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! ددی جواب خود خزانے منسٹر نہ غوبنتے وو کنہ چپی پچاس لاکھ روپئی د بلڈنگ د پارہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سراج الحق صاحب تاسو ته اووئیل چپی ٲوله مسئلہ مونبرہ هغه خو ٲہ ابتدا کبھی اووئیل چپی دا ٲوله خبرہ یعنی مونبرہ مطلب دا دے چپی د مرکزی حکومت سرہ اغستی ده او مطلب دا دے روان یو ٲہ حکمت باندھی روان یو چپی "سانٲ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔"

جناب پیر محمد خان: دے دغه نہ دومرہ هم مه یریرئی۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 373 جناب پیر محمد خان۔

* 373 _ جناب پیر محمد خان: کیا وزیر ایڈمنسٹریشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد کے تمام علاقوں میں افسران کے ٲاس سرکاری گاڑیاں موجود ہیں؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ہر محکمہ کے کن افسروں کے ٲاس کس قسم کی گاڑیاں ہیں بمعہ ماڈل کی تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز یکم جون 1999 تا یکم اپریل 2003 تک ہر گاڑی کی مرمت اور تیل ٲر کتنا خرچہ آیا ہے ہر محکمہ کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون نے ٲڑھا): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) اس سلسلے میں ہر سرکاری محکمہ کے افسروں کی گاڑیوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: مطمئن ہے؟

جناب پیر محمد خان: جی۔

جناب سپیکر: Next سوال نمبر 425 جناب انجینئر حامد اقبال صاحب Absent. Lapse سوال نمبر

462 جناب شاہ از خان صاحب absent. lapse سوال نمبر 509 جناب امانت شاہ۔

* 509 _ جناب امانت شاہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) شیر ٲاؤ حکومت کے دور میں وزراء کی تعداد کتنی تھی؟

(ب) ان وزراء کے پاس گاڑیوں کی تعداد اور ماڈل کیا تھے؟

(ج) مذکورہ گاڑیوں کا ماہانہ خرچہ کتنا تھا۔

جناب وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جناب آفتاب احمد خان شیرپا صاحب حکومت کے دور میں وزراء کی تعداد 33 تھی۔

(ب) ان وزراء کے پاس ایک ایک گاڑی تھی۔ اور ان کا ماڈل ہر ایک کے سامنے درج ہے۔

(ج) مذکورہ گاڑیوں کے ماہانہ خرچے کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	وزیر کا نام بمعہ قلمدان	گاڑی کا نمبر بمعہ ماڈل	دورانیہ	تیل کا ماہانہ خرچہ	مرمت کا ماہانہ خرچہ
1	جناب حبیب الرحمان تنولی لوکل گورنمنٹ	PRL. 415 model 1985	اپریل 1994 دو دن	762 روپے	
			مئی 1994	3952	
			جون 1994	4000	
			جولائی 1994	4900	1000
			اگست 1994	4200	
			ستمبر 1994	4040	
			اکتوبر 1994	4000	800
			نومبر 1994	4000	
			دسمبر 1994	4000	500
			جنوری 1995	4300	
			فروری 1995	4000	

جناب سپیکر: امانت شاہ صاحب مطمئن تھے؟

جناب امانت شاہ: مطمئن خو ئیمہ جی خو لبرہ غونڈی خبرہ پری کول غوارمہ۔ پہ سوال نمبر 509 باندی ضمنی سوال زما دا دے چي مخکبني یو سوال دے اسمبلی تہ راغلے وو خو هغی کبني دائینے یورخ بنودلی شوپی وو هم دغی د پارہ ما دا سوال راورانده کړو چي دائینے دوئم رخ هم چي مونبرہ او تاسو ئے او گورو۔ پہ هغی کبني دا ده جی چي پہ مونبرہ باندی او زمونبرہ پہ حکومت باندی دا یوہ خبرہ دوئی کړی وه، تقریباً بشیر بلور صاحب یو سوال راورے وو چي تاسو سره گاډی دی او نوی گاډی دی او تاسو چي کوم دے دومره خرچي کړی دی که مونبرہ او تاسو لبر غونڈی هغه خرچو تہ سوچ او کړو نو هغه خرچي چي کوم زمونبرہ وزراء کړی دی دې 33 وزراء چي کوم دی شیرپاؤ گورنمنٹ کبني پورا 33 وزراء دوئی اغستی وو او هغوی هر یو تہ یو یو گاډے او د هغوی سیکرٹریز وو د هغی د مشیرانو نه علاوه که چري دیکبني تاسو دغه پوائنٹ هم مونبرہ تہ را مخے تہ کوپی چي هغوی سره سومره مشیران وو نو یقیناً خه تقریباً چالیس یا بیالیس تہ دغه تعداد به اورسیری۔ خو بهر حال زه په دې باندی حیران ئیمہ چي هغه وخت کبني زمونبرہ د ډیزلو قیمت نهه روپے لیتر وو او په هغی کبني زمونبرہ د خواجه محمد خان هوتی صاحب چي کوم د سیکندری تعلیم منستر وو د هغه صرف د دوو ورځو خرچي آتھ سو روپی دہ۔ زه په دې باندی نه پوهیرم چي آتھ سو روپی دا خه رنگه دومره زیاته خرچي په دوو ورځو کبني کیری او په نهه روپے باندی یو لیتر ډیزل وو دغه شانتہ د هغی ټولو وزراء د کوم لائن چي لگیدلے وو، کوم ملگرو باندی دا خبره وه چي تاسو گاډی دی، په دې 33 وزراء کبني سوائے د تنولی صاحب نه نور هر یو وزیر سره هغه نوے گاډے دے، 93 ماډل گاډے دے نو اوس هغه دوران کبني د حکومت هم یقیناً په خزانه باندی یو لوئے بوجه وو۔ زمونبر د معیشت ډیر حصه ئے تباہ کړی وه۔ د دې نه علاوه دغه شان۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! دا خواجه محمد خان، دا سپلیمنٹری نه وو۔

جناب امانت شاہ: عبدالاکبر خان صاحب، تہ خفا کیرہ مه، ستا پکبني نوم نشته۔

(تختے)

جناب سپیکر: جی امانت شاہ صاحب؛ زما پہ خیال جواب ملاؤ شوہی دے تہول پوھیولی دی، تہولو دا جواب کتلے دے۔

(قطع کلامیاں)

جناب امانت شاہ: زہ صرف دا بنو دل غوارم۔

جناب سپیکر: کتلے ئے دے بس۔

محترمہ نعیمہ اختر: جناب سپیکر صاحب۔

جناب امانت شاہ: تاسو د ہغہی وخت د وزیر تعلیم خرچی او گورئی او دنن وخت د وزیر تعلیم صاحب خرچی ہم تاسو او گورئی، یقیناً د زمکے او د آسمان فرق دے۔ پہ مئی کبھی گیارہ ہزار روپی دے، پہ جون کبھی گیارہ ہزار۔۔۔۔

جناب سپیکر: امانت شاہ صاحب! Explanation تہ ضرورت نشتہ۔ بس جواب تہولونہ ملاؤ شوہی دے، تہولو کتلے دے، اخبارونو کبھی ہم راغلی دی۔ جی نعیمہ اختر صاحبہ۔

جناب فرید خان: زما یو ضمنی کوئسچن دے۔

جناب امانت شاہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: امانت شاہ صاحب، پلیز۔ نعیمہ اختر صاحبہ۔

جناب فرید خان: چہی پہ ہغہ وخت کبھی ممبران 33، او گورہ وزرا 33 وو، تہول ممبران خو 33 نہ وو۔

جناب سپیکر: فرید خان صاحب پلیز کبینہ۔ نعیمہ اختر صاحبہ۔

جناب عالمزیب: جناب سپیکر! زہ صرف دا وایم۔۔۔۔

جناب سپیکر: عمر زئی صاحب کبینہ۔ نعیمہ اختر صاحبہ۔ تاسو کینئ۔

جناب عالمزیب: زما دے سرہ ترلے خبرہ دہ جی۔

جناب سپیکر: تاسو کینئ، مہربانی او کپئی کبینئ، د دی نہ ورستو او کپئی کنہ۔ مہربانی او کپئی کبینئ۔

محترمہ نعیمہ اختر: جناب سپیکر! دا کوئسچن پہ دوئم گل راغلی دے او بار بار دا اعتراض کیری چي د دې جوابونہ مونہر تہ غلط ملاویری۔ اوس مونہر نہ پوھیرو۔ چي پہ فلور باندې مونہر تہ پہ ورومینی گل دا کوئسچن چي ملاؤ شوې وو، ہغہ جوابونہ تھیک دی او کہ دا جوابونہ تھیک دی؟ پہ ورومینی گل جواب مونہر تہ ملاؤ شوې وو چي عبدالحلیم ختک صاحب پہ ریپٹرنگ باندې صرف 53,05,400/- روپی لگولې دی نو چي دا ختگہ گادے وو چي ہہ ہغی 53,05,400/- روپی لگیدلې دی؟ (تالیاں) اوس بل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: 53 ہزار بہ وی۔

محترمہ نعیمہ اختر: 53,05,400 روپی دی۔

جناب سپیکر: خیر غلط بہ لیکلی شوې وی، 53 ہزار بہ وی۔

محترمہ نعیمہ اختر: نو خو غلط لیکلی شوې وی یا دغہ دی خو ما تہ خو جواب دغسی ملاؤ شوې دے چي 53,05,400 روپی دی۔

جناب سپیکر: اوس خو دی؟

محترمہ نعیمہ اختر: اوس دی 31,940 دی۔

جناب سپیکر: دا بہ تھیک وی۔

محترمہ نعیمہ اختر: بنہ، خہ تھیک شو دا بہ تھیک وی۔ بل مونہرہ تہ، دا زما کوئسچن دے چي بعض وزرا تہ کم تیلو اجازت وی او بعض تہ زیات۔ د دې خہ طریقہ کار دے چي لکہ دا فکس دی او کہ نہ؟

(شور)

جناب سپیکر: بنہ، آرڈر پلیز، آرڈر۔ کہ ہاؤس نہ آرڈر کوئی نو ما سرہ بلہ لار نشتہ چي زہ بیا ہاؤس آئیڈجرن کرم۔ آرڈر۔ Are you serious?

Voices: Yes.

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نعیمہ اختر: پہ دیکھنی بن یامین صاحب، اقبال حسین صاحب او محبت علی ظفر صاحب، بارہ لاکھ، دس لاکھ اور تقریباً بارہ لاکھ خرچی شوہی دہ خود وئم طرف تہ بیا محمد خان هوتی صاحب 36 لاکھ شوہی دہ، پرویز ختک صاحب 41 لاکھ دہ، محمد دلدار صاحب 39 لاکھ، غنی داد صاحب 40 لاکھ دہ نو دا کوم دغہ دے چہ بعضے تہ داسہی دہ ولہی خہ فکس دغہ نہ دہ چہ آیا دا وزیران بہ دومرہ فکس ڊیزل خرچ کوی؟ نو دا دے بارہ کبھی د مونبرہ تہ خہ دغہ اوشی چہ آخر دے د پارہ خہ قانون نشته؟ بس چہ د چا ثومرہ مرضی وی دومرہ خرچ بہ کوی؟

جناب عبدالماجد: جناب سپیکر!

جناب عالمزیب: محترم سپیکر!

جناب سپیکر: جناب عالمزیب عمرزئی صاحب۔

جناب عالمزیب: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! ما چہ دا امانت شاه خبرہ واؤریدلہ او دوی چہ کوم سوال جمع کرے دے نوزہ بہ د هغی متعلق دوه درے خبری او کرہ۔

جناب سپیکر: نہ، نہ، گورہ کہ سپلیمنٹری کوئسچن کوہ۔۔۔۔

جناب عالمزیب: سپلیمنٹری۔

جناب سپیکر: وایہ خہ سپلیمنٹری دے؟

جناب عالمزیب: دا خبرہ کومہ جی چہ دے امانت شاه صاحب چہ پہ شیر پاؤ گورنمنٹ کوم الزام لگولہی دے۔۔۔۔

جناب امانت شاه: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! دا الزام خونہ دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: امانت شاه صاحب، تہ کینہ۔ امانت شاه صاحب۔

جناب امانت شاه: جناب سپیکر! دا غلط خبرہ دہ۔

(شور)

جناب سپیکر: امانت شاه، پلیز تہ کبینہ۔ پلیز، پلیز۔

جناب عالمزیب: خبرہ دا نہ دہ، مونر خو یو ورغ ہم دا او نہ وئیل۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز کیبنٹی، پلیز عمر زئی صاحب کبئینہ پلیز۔ سپلیمنٹری کوئسچن کہ
پہ دیکھنی کوے، خوبالکل، سپلیمنٹری کوئسچن۔
جناب عالمزیب: سپلیمنٹری کوئسچن جی۔

(شور)

شہزادہ محمد گتاسپ خان: سر! ایک منٹ جی۔

جناب سپیکر: جناب شہزادہ گتاسپ خان۔

شہزادہ محمد گتاسپ خان (قائد حزب اختلاف): سر! یہ انفارمیشن۔۔۔۔

جناب مظفر سید: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ دا عالمزیب عمر زئی صاحب د پردی خائے
نہ لگیا دے۔ دے خپل سیٹ باندھی ہم نہ دے او دویمہ دا دہ چھی کوئسچن ہم
نشستہ دے۔

جناب سپیکر: رومبے خپل سیٹ تہ لار شہ۔ جی۔

(تالیاں)

قائد حزب اختلاف: سر! یہ جس طرح۔۔۔۔

جناب عالمزیب: سر! زہ خبرہ کومہ۔ مالہ بہ موقع را کوئی۔ زہ بہ خپلہ خبرہ کومہ۔
دیرہ اہمہ خبرہ دہ۔

قائد حزب اختلاف: میں بھی اسی بارے میں بار کر رہا ہوں۔

(شور)

محترمہ نعیمہ اختر: جناب دوئی خو خپل اپوزیشن لیڈر لہ۔۔۔۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

462 _ جناب شاہراز خان: کیا وزیر اعلیٰ صاحب ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی سیکرٹریٹ میں تعیناتی کے اہل صرف ڈسٹرکٹ مینجمنٹ گروپ اور پراونشل سول سروسز (پی سی ایس) افسران ہی ہیں اور اس کے علاوہ بعض ٹیکنیکل پوسٹوں پر صرف صوبائی ٹیکنیکل محکموں کے افسران کے لئے 10 فیصد کوٹہ مختص کیا گیا ہے؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بعض اہم صوبائی پوسٹوں پر سیکرٹریٹ کے اندر اور باہر مرکزی حکومت سے یعنی ڈاک خانے، ریلویز آفس مینجمنٹ گروپ، انفارمیشن گروپ، کسٹم، اکاؤنٹس گروپ اور دیگر مرکزی محکموں کے افراد کی بڑی تعداد کو تعینات کیا گیا ہے جس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے؟

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جواب اثبات میں ہوں تو مذکورہ افسران کے نام جمع موجودہ عہدہ سروس گروپ اور صوبہ سرحد میں عرصہ تعیناتی کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے نیز آیا حکومت ان غیر قانونی طور پر تعینات شدہ مرکزی حکومت کے افسران کو جلد از جلد واپس کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب وزیر اعلیٰ: (الف) جی ہاں درست ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ بعض مخصوص حالات میں مرکزی حکومت سے دیر گروپوں کے افسران کی خدمات مستعار الخدمت کی بنیاد پر ایک محدود مدت کے لئے طلب کی گئی ہیں۔

(ج) ایسے افسران کی فہرست بمعہ تمام تفصیل منسلک ہے۔ موجودہ حکومت نے یہ پالیسی مرتب کی ہے کہ مرکزی حکومت کے افسران جو مستعار الخدمت کی بنیاد پر اس صوبے میں تعینات ہوں تو انہیں دو سال کا عرصہ گزارنے پر واپس مرکزی حکومت بھیج دیا جائے۔ اس طرح سے ان تمام افسران کو جو صوبہ میں دو سال یا اس سے زیادہ کا عرصہ گزار چکے ہیں انہیں واپس کیا جا رہا ہے۔

نمبر شمار نام عمارت انتظامی منظوری اب تک مہیا کی گئی رقم بقایا رقم تفصیل فرنیٹیئر ہاؤسز (الف) فرنیٹیئر ہاؤس اسلام آباد 3098000 روپے 923130 روپے 2174870 کام مکمل

ہو چکا ہے۔

(ب) فرنیٹیئر ہاؤس نتھیا گلی 900000 روپے 0000 900000 روپے 50 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور بقایا کام جاری ہے۔

(ج) فرنیٹیئر ہاؤس ایبٹ آباد 816000 روپے 0000 816000 روپے 50 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور بقایا کام جاری ہے۔

مندرجہ بالا اور دیگر تمام ایسے کاموں (جن پر ٹھیکیداروں نے کام مکمل کیا ہے) کے لئے محکمہ خزانہ نے مکمل رقوم مہیا نہیں کی ہیں اور نہ ان رقوم کے اجزاء کے لئے کوئی تاریخ مقرر کی ہے۔

کاموں کی تفصیل۔

نمبر شمار	نام عمارت	انتظامی منظوری	اب تک مہیا کی گئی رقم	بقایا رقم	تفصیل
1	وزراء کے دفاتر	3074000	1876870 روپے	1197130 روپے	کام مکمل ہو چکا ہے۔
2	صوبائی اسمبلی	5768000 روپے	3800000 روپے	1968000 روپے	کام مکمل ہو چکا ہے۔
3	سپیکر ہاؤس، وزراء اور اعلیٰ شخصیات کی رہائش گاہیں	3016000 روپے	200000 روپے	8216000 روپے	کام مکمل ہو چکا ہے۔
4	چیف منسٹر ہاؤس	6484000 روپے	1854000 روپے	4630000 روپے	کام مکمل ہو چکا ہے۔
5	ایم پی اے ہاسٹل	6958000 روپے	2270000 روپے	4688000 روپے	کام مکمل ہو چکا ہے۔

425 _ انجینئر حامد اقبال: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ وزراء صاحبان کے دفاتر رہائش گاہیں، صوبائی اسمبلی کی عمارت، سپیکر ہاؤس، چیف منسٹر سیکرٹریٹ، ایم پی اے ہاسٹل، فرنٹیر ہاؤس اسلام آباد صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہیں اور ان کی تزئین و آرائش کے لئے حکومت نے انتظامی منظوری دے دی ہے؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے مذکورہ عمارات کے لئے اب تک کل کتنی رقم مہیا کی ہے؟ ہر عمارت کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے نیز باقی ماندہ رقم کب تک فراہم کرنے کا ارادہ ہے تاکہ ٹھیکیداروں کو ادائیگی کی جاسکے۔

جناب وزیر اعلیٰ: (الف) جی ہاں۔

(ب) تفصیل منسلک ہے۔

LIST OF THE FEDERAL GOVT: OFFICERS PRESENTLY ON DEPUTATION TO NWFP AS ON JULY 29, 2003.

S. No	Name of Officer	Service Group/Scale	Present Posting	Date of Arrival in NWFP
1	Mr. Shafiq-uz-Zaman	Information Group BS-20	Secretary Information Dep't:	01.09.2001
2	Hafiz Matiullah	Custom Group BS-19	Additional Secretary, Finance Dep't:	06.12.1999 Extended up to 30.11.2004
3	Mr. Maqsood Jan	Accounts Group BS-19	EDO (F&P), Kohat	07.02.2002
4	Dr. Waheed Ahmad	Accounts Group BS-19	EDO (F&P), Mansehra	06.02.2002
5	Mr. Farooq Akhtar	Accounts Group BS-19	Provincial Finance Controller	12.4.1997. After promotion to BS-19 posted afresh on 26.2.2002
6	Mr. Muhammad Ayaz Khan	Postal Group BS-19	Add Secy: Health Dep't:	10.02.2003
7	Mr. Muhammad Yameen	Postal Group BS-18	Financial Analysts, NUDP, LG&RD Dep't:	26.05.2003
8	Syed Mehmood Shah	Accounts Group BS-18	Deputy Director (Audit), CD&MD	31.12.2002
9	Mr. Zahir Shah	Commerce Group BS-18	Project Director, CBRM	13.8.2001
10	Mr. Qurban Ali	Custom Group BS-18	At the disposal of P&D	24.12.2002
11	Mr. Tariq Rashid	OMG BS-18	Project Manager, Bajaur Area	01.04.2003

			Dev Project. (14.04.2003)	
12	Mr. Aftab Alam	OMG BS-18	Project Manager, Khurram Agency south FATA Dev Project	His repatriation letter sent to Federal Government
13	Syed Zakria Ali Shah	OMG BS-17	OSD , E&AD	His repatriation letter sent to Fed: Govt.
14	Mr. Mohd Tariq	OMG BS-17	P&D Dep't:	6.5.2002
15	Syed Intikhab Alam	OMG BS-17	OSD, E&AD	01.07.2003
16	Mr. Samiullah	Postal Group BS-17	Director .CIP	22.07.2003

Mr. Speaker: The sitting is adjourned for the break.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی چائے کے لئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جناب پیر محمد خان صاحب۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! زما یوریکویسٹ وو۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب پیر محمد خان: زما دا سوال نمبر 373 ڊیر زیات اہم دے نو کہ تاسو لہر د Rules suspension اجازت راکری چہی دا کونسچن زما خیال دے چہی کمیٹی تہ اولیرو شارت کت خبرہ بہ دا وی۔ دا دے حل پکار دے نو د حل دپارہ شارت کت لار بہ دا وی چہی کمیٹی تہ لار شی۔ درول 53 لاندہی بہ اوس پرویلجز دی کنہ۔۔۔۔

(قطع کلامی / شور)

جناب امیر زادہ: جناب سپیکر صاحب! یرون۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب پیر محمد خان صاحب۔

جناب پير محمد خان: چي دا ڪوئسچن نمبر 373 ڪميٽي ته لاڙ شي۔

جناب سپيڪر: پير محمد خان صاحب رول 48 لاندې نوٽس راغلي دے، 48 لاندې۔

جناب پير محمد خان: هغه نوٽس به Withdraw ڪيو ڪنہ۔ زما مقصد دې ڪوئسچن ڪينې دے۔ هغې ڪينې بيا ڪوئسچن به دغه نه شي نو ڪه اوس تاسو مهرباني او ڪري او ڪميٽي ته ئے ريفر ڪري۔

جناب سپيڪر: نه، مطلب دا دے چي ته ڇه وائے چي نوٽس Withdraw ڪومه؟

جناب پير محمد خان: هغې ڪينې به دا خبره دي چي هغه به غالباً د منگل، بدھ په ورځ باندې وي۔

جناب سپيڪر: عبدالاکبر خان صاحب او تاسو نوٽس ورڪري دے ڪه هغه تاسو Withdraw ڪوي او مطلب دا دے چي تاسو وائي چي دا سوال د ڪميٽي ته ريفر شي۔

جناب پير محمد خان: او دا ڪوئسچن، ڇڪه چي هغه به بل ڄائے باندې راڃي۔

جناب عبدالاکبر خان: نه، پريڙه چي ڊسڪشن اوشي ڪه فرض ڪرہ ڪومت مونڙ ته مطمئن جواب را ڪيو نو مونڙ به مطمئن يو او خبره به ختمه شي گني نو هغې ڪينې به مونڙ Proposals ورڪيو۔

مولانا امام الله حقاني: جناب سپيڪر صاحب! دا ڪوئسچن ڪميٽي ته حواله ڪول پڪار دي، ڊير اهم سوال دے۔

جناب سپيڪر: عبدالاکبر خان صاحب، زما په خيال Consensus دا دے، ته رولز دغه ڪرہ۔

جناب بشير احمد بلور: پوائنٽ آف آرڊر۔

جناب سپيڪر: جناب بشير بلور صاحب۔

جناب بشير احمد بلور: زه به دا خواست او ڪريم جي چي دا رولز د Suspend ڪري شي او ما ته د اجازت را ڪري شي چي زه يو قراد داد پيش ڪرم د نوابزاده نصرالله په حق ڪينې جي، چي هغه ڊير لويے سري و و او مونڙ دلته خالي دعا او ڪرہ او

نیشنل اسمبلی، سینیٹ ٲولو قرار داد ونه پاس کرل۔ ٲکار ده چي چونکه اسمبلی ان سیشن ده چي مونبره هم ٲه دي قرار داد پاس کرو۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! بشیر خان صاحب سره مونبر متفق یو۔ مونبره هم دا قرار داد سپورٹ کوؤ او زما ٲه خیال که دا یو جوائنٹ قرار داد ٲرافٹ کرو مونبره گورنمنٹ۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: دا ما ٲرافٹ کرے ده قرار داد، زه به ئے اولولمه۔

جناب عبدالاکبر خان: نه جی، زما خیال ده چي یو ٲه شریکه باندی ٲرافٹ شی نو۔

جناب بشیر احمد بلور: Collective قرار داد به وی که ما ته اجازت را کرے شی نوزه به دا قرار داد ٲیش کرم۔

جناب سپیکر: جی ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: زما د بشیر بلور صاحب سره اتفاق ده۔

جناب سپیکر: اتفاق ده، جی، بنه رولز، مطلب دا ده چي۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: دا جی د رول 40۔۔۔۔

جناب سپیکر: گوره چي دا Suspend شی نو ٲه دیکبني هغه بل دغه هم مطلب دا ده

۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: او تهیک شوه جی۔ ما ته اجازت ده جی؟

جناب ٲیر محمد خان: د کوئسچن دا مسئله چي رول حل کرو کنه جی۔ د رولز۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی سرین خٹک صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب Under rule 240 لاندی دا کارروائی د Suspend شی

چي ما ته۔۔۔۔

جناب ٲیر محمد خان: د رول 240 لاندی، ما وئیل چي رول 53۔۔۔۔

Mr. Speaker: Under rule 240-----

جناب بشیر احمد بلور: Yes اور Under Suspended کریں اور موجودہ دغہ تھیک دہ جی۔

-rule-240

جناب پیر محمد خان: 53 چھی Suspend شی اور کوئسچن۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Which rule should be suspended?

Mr. Abdul Akbar Khan: Rule 69, Sir.

Mr. Speaker: Rule 69?

Mr. Abdul Akbar Khan: Because, you are at Adjournment Motions.

Mr. Speaker: Yes.

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Abdul Akbar Khan: Therefore, rule 69 may be suspended for the time being and will be allowed to move this resolution.

Mr. Speaker: Under 240, rule 69 is suspended and Mr. Bashir Ahmed Bilour is allowed to move a joint resolution for Nawabzada Nasrullah Khan.

جناب پیر محمد خان: عبدالاکبر خان، دا بلہ ہم دا ہغہ او کپرو سپیکر صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: او Collective شو کنہ۔

جناب پیر محمد خان: دا کوئسچن ورسره ہم دغہ شو۔

جناب بشیر احمد بلور: نہ ہغہ د 69 لاندی۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب، یہ پی پی پی (شیرپاؤ) کی طرف سے بھی مطلب ہے کہ۔۔۔۔۔

Mrs. Nasreen Khattak: Sir, on behalf of (PPP) (Sherpao), I would like to jointly support.

Mr. Bashir Ahmad Bilour: On behalf of whole of the House.

Mr. Speaker: On behalf of whole of the House.

قرارداد تعزیت

جناب بشیر احمد بلور: تعزیتی قرارداد "یہ اجلاس بزرگ سیاستدان اور سینیئر پارلیمنٹیرین نوابزادہ نصر اللہ خان کے انتقال پر ملال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ ان کی موت سے ملک ایک جمہوری پسند، مدبر اور نڈر لیڈر اور آخری وقت تک جمہوریت کے لئے جدوجہد کرنے والے شخص سے محروم ہو گیا ہے۔ نوابزادہ صاحب قومی سیاست میں اپنے پر عزم مقصد کے ساتھ اپنا کردار ادا کرتے رہے ہیں اور جمہوری جدوجہد کے

لئے بھی اعلیٰ روایات قائم کیں۔ انہوں نے قیام پاکستان سے لے کر وفات تک ایک صاف ستھری اور شفاف زندگی گزاری۔ وہ ایک باکردار، باصلاحیت اور باوقار شخصیت تھے۔ صوبائی اسمبلی کا یہ اجلاس مرحوم کی ملک، قوم اور جمہوریت کے لئے خدمات پر انہیں خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔ میں درخواست کرتا ہوں تمام ہاؤس سے کہ مہربانی کر کے Collectively اس کو منظور کر لیں تاکہ ان کو اعزاز حاصل ہو۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور چچی پہ ایوان کبھی کوم قرارداد د نوا بزادہ نصر اللہ خان پہ حق کبھی پیش کرو، داد ایوان رائے دہ چچی داد پاس شی؟ شوک چچی د دے 'No' او وائی۔

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

قاضی محمد اسد خان: جناب سپیکر! ہمارے پارلیمانی لیڈر مشتاق غنی صاحب بیمار ہیں، میں چاہتا ہوں کہ ہاؤس میں ان کی صحت کے لئے Collectively دعا کروادیں۔ وہ بیمار ہیں Collectively ان کی صحت کے لئے دعا کروادیں۔

جناب سپیکر: اللہ ان کو صحت یابی نصیب کرے۔ سب بیماروں کو صحت یابی نصیب کرے اور شفاء عطا فرمائیں، جی۔

(اس مرحلہ پر دعائے صحت کی گئی)

جناب پیر محمد خان: ہمیں ڈر لگا کہ وہ مر گئے ہیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 373 may be referred to the concerned Standing Committee.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Question No. 373, is referred to the concerned Standing Committee.

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, we withdraw our notice under rule 48.

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan and Mr. Pir Muhammad Khan, who had jointly moved a notice under rule 48, have requested the Chair for withdrawal.

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، بغرض منظوری ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اسمائے گرامی، جناب مشتاق احمد غنی صاحب، ایم پی اے آج سے 3 تاریخ تک کے لئے؛ جناب اختر نواز خان، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب قلب حسن، ایم پی اے آج کے لئے اور جناب حافظ حشمت خان، وزیر آبپاشی، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted.

الحاجیہ غزالہ حبیب: سرجی، میرا ایک کوالسچن رہ گیا ہے تو؟

جناب سپیکر: ابھی تو 'Questions' Hour ختم ہو گیا ہے نا۔

الحاجیہ غزالہ حبیب: سر! پھر یہ ایک تورہ گیا تھا، آپ نے Adjournment کر لیا ہے۔

جناب سپیکر: اب تو ایجنڈا کا آئٹم گزر گیا اور جواب تو میرے خیال میں آپ کو مل چکا ہے۔

الحاجیہ غزالہ حبیب: جواب ٹھیک نہیں ہے سر۔

جناب جمشید خان: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: جمشید خان صاحب۔

جناب جمشید خان: لاء منسٹر وعدہ کرے وہ چہ سب لہ بہ زہ دغہ پیش کومہ جی۔

جواب دوئی اغستی دے دھوم دیپارتمنت نہ دلائسنو بارہ کبھی؟

جناب سپیکر: وہ اسلحہ لائسنس کے بارے میں؟

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): اسلحہ کے لائسنس کے بارے میں ہمارے ڈی سی او صاحب کے ساتھ

تقریباً Non-prohibited Bore کی بیس تک کی اجازت ہے جس میں 30 Bore اور Short gun

وغیرہ آتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ بیس مینے میں ہیں؟

وزیر قانون: مینے میں جی۔

جناب سپیکر: اچھا۔

وزیر قانون: اور Non-prohibited Bore کے لئے بھی یہاں ہوم ڈیپارٹمنٹ نے ان کو اپنے حالات مد نظر رکھتے ہوئے ریکویسٹ کی ہے کہ ہمیں اجازت دیں تاکہ ہم لوگوں کو دے سکیں۔

جناب سپیکر: اور ایم پی ایز کے بارے میں پریویلیجز ایکٹ میں ہے؟

وزیر قانون: وہی بحال ہے جی۔

جناب سپیکر: وہی بحال ہے؟

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب میں ایک عرض کروں کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ "بحال" ہے، میں ریکویسٹ کرتا ہوں دوبارہ کہ یہ سیکرٹری ہوم سے بات کریں تاکہ ایم پی ایز صاحبان سرکاری بینچوں والے بھی کہہ رہے ہیں کہ ہم گئے ہیں تو ہمیں وہ Entertain نہیں کرتے۔ تو انہیں کہیں کہ وہ انہیں Entertain کریں اور یہ بھی میں آپ کو بتاؤں کہ خدا کے فضل سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عام کریں ذرا جی۔

وزیر قانون: یہی جواب دیا ہے کہ یہ پریویلیجز ایکٹ میں ہے۔ جو پریویلیجز میں ہے، وہ ان کا حق ہے۔

آوازیں: ہم Prohibited Bore کی بات کر رہے ہیں۔

وزیر قانون: نہ Prohibited Bore ہغہ سنتر سرہ۔

جناب جمشید خان: زہ پروں تلے یمہ جی ہوم ڈیپارٹمنٹ تہ، نہ ورکوی جی صرف یو ورکوی نور نہ ورکوی۔ پروں تلے یم ہوم ڈیپارٹمنٹ تہ جی۔

وزیر قانون: انہوں نے دیا ہے کہ جو پریویلیجز میں ہے وہ ممبر کا حق ہے۔

جناب سپیکر: خلیل عباس صاحب۔

جناب خلیل عباس خان: زما جی ستا سولاء منسٹر تہ دا درخواست دے جی چہ ہغہ د فیدرل گورنمنٹ سرہ یو دغہ Take up کری چہ کم از کم مونر M.P.As تہ یو یو Prohibited Bore License۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہغوی خوا او وییل، ہغوی او وییل۔

جناب فرید خان: محترم جناب سپیکر صاحب، د تہول ٹیکسسز پہ حوالہ شہ وائی منسٹر صاحب؟ زما درخواست دے چہ لڑ وضاحت د او کری چہ ممبرانو د تہول

ٹیکسسز نہ مستثنیٰ دی خو ہغہ ٲول ٹیکسسز کوم د غہ چہ ہغہ تہ دا منتقل شوہی نہ دی نو د ہغہ ٲہ حوالہ سرہ ہم چہ آخر د ہغہ لبڑ وضاحت د او کڑی جی د ٲول ٹیکسسز ٲہ حوالہ سرہ۔

جناب سپیکر: جی، سردار ادریس صاحب، اچھا جی ملک ظفر اعظم صاحب۔

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر! ٹول ٹیکسسز سے تمام ممبران صوبائی اسمبلی مستثنیٰ ہیں۔ یہ ان کا Privilege ہے اور یہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ اگر کہیں لیتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ پریویلیجز کمیٹی میں Under consideration بھی ہے، اس ٲہ کل بات ہوئی تھی۔ وزیر بلدیات و دیہی ترقی: اس میں اگر Consideration بھی ہے، اگر کہیں لئے ہیں اور اس طرح کی کوئی شکایت آتی ہے تو پریویلیجز کمیٹی اس شکایت کا ازالہ کرے گی اور وہاں پر Particularly ان ٹول ٹیکسس والوں کے خلاف ہم کارروائی بھی کریں گے۔

جناب فرید خان: محترم جناب سپیکر صاحب! چونکہ یہ بات چل رہی ہے تو آیا یہ صرف ہمارے صوبہ سرحد کی حدود کے اندر تک ہے یا باہر کے صوبوں تک کے لئے بھی ہے؟ یعنی جب ہم پنجاب جاتے ہیں تو وہاں بھی ہمارے لئے سہولت ہے یا یہ صرف صوبہ سرحد کے اندر تک ہے۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں، میں آپ کو جواب دیتا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: چونکہ جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ صوبہ سرحد کے لئے ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ پریویلیجز ایکٹ صوبہ سرحد کے لئے ہے، اس لئے یہ صرف صوبے کی حد تک لاگو ہو سکتا ہے۔ باہر آپ اس کو لاگو نہیں کر سکتے۔

جناب ظفر اللہ خان: نہیں، صوبے کے اندر بھی لے رہے ہیں۔ کوہاٹ ٹنل پر اگر آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں امیر زادہ خان، آپ بیٹھ جائیں، میں اجازت دوں گا۔ امان اللہ حقانی صاحب، بیٹھ جائیں۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

میرے خیال میں ٹول ٹیکس کے بارے میں پریویج کمیٹی کو معاملہ ریفر ہو گیا ہے اور جیسے ہی اس پہ فیصلہ آجائے گا، ہم انشاء اللہ ایکشن لیں گے ایسی کوئی بات نہیں ہے لیکن یہ صوبہ سرحد کی حد تک ہے۔ اگر کوئی اس کو Violate کرتا ہے تو یہ پریویج لجز ایکٹ کو Violate کرنا ہے، اس ایوان کے استحقاق کو Violate کرنا ہے۔

جناب محمد ارشد خان: پہ دہی بارہ کنبہ یوہ خبرہ کوم۔ دا پریویلجز کمیٹی تہ دا NHA چہ کوم ذمہ دار وو، ہغوہی راغبنتلے شوہی وو او دا فیصلہ ورسرہ شوہی وہ چہ د فیصل پورہی بہ تاسو تہول ٹیکسز نہ آخلی۔ ہغوہی اوس ہم آخلی نو دا خو ہغوہی لکہ یو قسمہ Breach of privilege کوی اوس نہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب امیرزادہ: سر! زما پوائنٹ آف آرڈر دے۔

جناب سپیکر: ارشد خان صاحب۔

جناب محمد ارشد خان: سر! ما بلہ ورخ ہم دلته عرض کرے وو، زما دہی طرف تہ مائیک خراب دے جی خکہ دیکخوا راغلم۔ ما بلہ ورخ ہم ملاقات کرے وو ہوم دپیار تمنٹ والو سر، ما پخپلہ د ہوم سیکرٹری سرہ خبرہ شوہی وہ۔ پہ دغہ تاسو خود پویویلیج خبرہ کوئی، ہغوہی وائی چہ مونبر تہ د مرکز نہ خط راغلے دے چہ دا مکمل پریویلمز داسی ممبرانو تہ لا مہ ورکوئی۔ صرف د یو اسلحے او د خلورو اسلحو خبرہ وہ۔ ہغوہی وائی چہ د یو اسلحے بارہ کنبہ مونبر تہ خط راغلے دے چہ صرف یو ورتہ ورکوئی دا نورہی ورتہ مہ ورکوئی، دے پریویلجز باندہی د مکمل خبرہ اوشی۔ عبدالاکبر خان یا داسی شوک متوجہ شی، زہ ہوم سیکرٹری تہ ورغلے ووم، ہغہ وائی چہ مونبر تہ د مرکز نہ خط راغلے دے۔ ہغہ خط ئے ہم راتہ او بنودلو۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں فلور آف دی ہاؤس پہ وزیر صاحب نے یقین دہانی کرا دی ہے۔ اگر۔۔۔۔۔

جناب محمد ارشد خان: دا دپیار تمنٹ والا ہغوہی تہ خو می اوویٹل، ہغہ بلہ ورخ دا خبرہ کپہی دہ۔

جناب بشیر احمد بلور: میں درخواست کرتا ہوں ارشد خان سے کہ اگر کل وہ جائیں اور ہوم سیکرٹری صاحب دوبارہ یہی کہیں تو ہم پھر لاء منسٹر کے خلاف Privilege motion move کریں گے۔
 جناب سپیکر: بالکل۔

وزیر قانون: میرے خلاف؟ میں ان کے خلاف لاؤں گا جنہوں نے مجھے بتایا ہے کہ بھی یہ بات ہے۔ جو پریویلیجز ہیں، ان سے آگے ہم نہیں جاتے۔
 جناب سپیکر: Next item خلیل عباس صاحب، پلیز۔
 جناب خلیل عباس: زما ریکویسٹ دے جی۔
 جناب سپیکر: جی۔

جناب خلیل عباس: جناب سپیکر! زما یو ریکویسٹ دے د ہول ٹیکس پہ بارہ کبھی۔
 دیرپے زیاتے خبری اتری پہ دہی بارہ کبھی او شوہی جی۔ زہ دا عرض کوم چہ کہ دا مسئلہ پریویلیجز کمیٹی تہ حوالہ شوہی دی نو بیا پکار دا چہ د ہغوہی د مشرانو سرہ خبرہ کول پکار دی۔ او کلہ پورہی چہ خہ فیصلہ کمیٹی نہ نہ راخی، ہغہ وخت پورہی خہ داسی احکامات د منسٹر صاحب ہول ٹیکس والا تہ جاری کری چہ ہغہ د پریویلیج ایکٹ تہ Honor کوی او داسی خلق د عذاب نہ بیج شی۔

جناب عبدالماجد: دا جناب، زما چشم دید د دا شے، دا لہر مخکبھی کول غواہی۔۔۔۔۔
 جناب سپیکر: سردار ادریس صاحب! اس سلسلے میں آپ نے پہلے اس فلور آف دی ہاؤس پہ یقین دہانی کرائی تھی، اگر آپ کو یاد ہو تو۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جناب سپیکر! بالکل یاد ہے۔ انہوں نے ٹول ٹیکس کی جگہ کی تبدیلی کا، چونکہ ان کی ٹرانسلیشن یہاں پہ اس وقت نہیں آرہی تھی لیکن چیز کا ذکر کر رہے تھے، باقاعدہ اس سلسلے میں رابطہ ہوا ہے۔ ہماری این ایچ اے والوں سے بھی بات ہوئی ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہم Within a week اس مسئلے کو Resolve کرنے کی کوشش کریں گے جی۔

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر: جی، مظفر سید صاحب، آپ کی پریوچلج موشن ایجنڈے پہ ہے لیکن منسٹر صاحب نے استدعا کی ہے کہ کل تک ہم اس کو Pending رکھیں۔ اگر کل تک مسئلہ حل نہ ہوا تو پھر آپ کل اس پریوچلج موشن کو پیش کریں۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! میری ریکویسٹ ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میرا کوئی ذاتی مسئلہ نہیں ہے، اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اس استحقاق کو ضرور پیش کرنا چاہیے۔ یہ میرا اور ان کا کوئی اندرونی اور ذاتی مسئلہ نہیں ہے کہ میں اس کو واپس لے لوں کیونکہ انہوں نے چیئر کی رولنگ کو Violate کیا ہے۔ اگر میں ان حقائق کو سامنے لاؤں تو مجھے یقین ہے کہ پورا ایوان اس پریوچلج موشن کو Accept بھی کرے گا اور پریوچلج کمیٹی کے سامنے بھی پیش کرے گا۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو ایجنڈے پہ ہے تو میں ضرور پیش کرنا چاہتا ہوں۔ پھر وہ پریوچلج کمیٹی میں اپنی Explanation کریں تو پھر ٹھیک ہے ہو جائے گا۔ ہمارے درمیان کوئی بات ہی نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Muzaffar Said, MPA, to please move his privilege motion No. 59, in the House.

جناب مظفر سید: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ گزشتہ اجلاس میں رورل واٹر سپلائی اینڈ سنسٹیشن پراجیکٹ میں بھرتیوں میں بے قاعدگیوں اور طریقہ کار میں تبدیلی کے خلاف توجہ دلاؤ نوٹس پیش کیا گیا تھا جس پر جناب سپیکر صاحب نے رولنگ دی کہ مکمل انکوائری تک مزید کسی قسم کی کارروائی نہیں ہوگی اور پراجیکٹ پر اسی معاملے میں پابندی ہوگی لیکن پراجیکٹ منیجر، عتیق الرحمان نے اس کی پروا کئے بغیر مزید کارروائی جاری رکھی اور باقاعدہ Appointment order بھی ایشو کئے، جس سے پورے ایوان کا تقدس پامال ہوا اور میرا بھی استحقاق مجروح ہوا۔ لہذا پراجیکٹ منیجر عتیق الرحمان وزیر کے خلاف تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر صاحب! دی ایوان کبھی ما دغہ خبرہ ہغہ وخت کبھی ہم کپڑی وہ، اوس ہم دا خبرہ کومہ چپی ہغوی یو Advertisement او کپڑی وہ ہغی کبھی یو طریقہ کار ئے وضع کپڑی د تولپی صوبے د پارہ او پہ ہغی بانڈی ئے انٹرویو ہم او کپڑی۔ اچانک ئے ہغہ طریقہ کار او ہغہ چپی کوم Advertisement کبھی ئے ور کپڑی وو، ہغہ ئے بدل کپڑی۔ د خپل "الوسیدھا" کولو د پارہ پہ ہغی

کبھی د غریبانانو حق او وهلے شو او په هغې کبې د نورو اضلاعو په هغه کبې ما هغه وخت کبې هم خبره کړې وه، د اضلاعو حق پکبې او وهلے شو او هغه د خپلې خوبې یو میرپ لسټ جوړ کړو چې هغه مونږه بالکل په دې ایوان کبې من و عن پیش کولې شو، هغه مونږ ثابتولې شو چې هغې کبې هغه Clear violation کړے دے۔ د دې وجې نه دې ایوان ته خبره راغله تواس ایوان میں اس په بات ہوئی اور چیز سے اس په انکواری کی رولنگ آگئی لیکن اس کے باوجود اس کا کوئی لحاظ نہیں رکھا گیا تو میری درخواست ہے کہ اس کو استحقاق کمیٹی کو Refer کریں تاکہ وہ بھی اپنی Explanation کریں، وضاحت کریں۔ اگر وہ حق بجانب ہوں تو بیشک میں ان سے معافی مانگوں گا لیکن اگر انہوں نے Clear violation کی ہو تو میرے خیال میں یہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا میں دوبارہ اپیل کرتا ہوں کہ ان کو استحقاق کمیٹی کے سامنے پیش کیا جائے اور اسے کمیٹی کو Refer کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، سردار ادریس صاحب۔

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر! یہ پہلے بھی مظفر سید نے اس کو پوائنٹ آؤٹ کیا تھا اور میں نے اس ضمن میں مکمل معلومات حاصل کیں محکمے سے، اس کے لئے محکمہ اسٹیبلشمنٹ نے رورل واٹر سپلائی اینڈ سیہ منٹیشن کے لئے ایک طریقہ کار واضح کیا تھا اور اس کے لئے پانچ رکنی کمیٹی انہوں نے بنائی تھی اور اس پانچ رکنی کمیٹی کے اندر اسٹیبلشمنٹ کا، P&D کا اور DFID کا جو UK کا نمائندہ تھا اور جو دوسرے نمائندے تھے ان پانچوں نمائندوں کو بیس بیس ممبر دیئے گئے تھے۔ اس میں ریجنل کوٹے کا اشتہار میرے پاس ہے، ریجنل کوٹے کی کوئی بات نہیں کی گئی تھی اس میں صرف یہ کہا گیا تھا کہ تمام ریجنز کو ترجیح دی جائے گی اور اس کے متعلق جب انٹرویوز ہوئے تو انٹرویوز کے فوراً بعد اسی وقت لسٹ باہر آویزاں کر دی گئی تھی اور سابقہ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ نے بغیر کسی تاخیر تاکہ میرٹ کے خلاف کوئی ایسی بات نہ ہو لیکن پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ میں نے ان کو یہ یقین دہانی کرائی تھی اور میں نے اس کی مکمل تحقیقات کی ہیں As such اگر میرٹ کے لحاظ سے دیکھا جائے تو وہاں پر کوئی بھی بے قاعدگی نہیں ہوئی اور یہ ایک اتفاقاً بات ہے کہ اگر کسی، اگر بے قاعدگی ہوتی تو میں متعلقہ منسٹر تھا ایسٹ آباد سے، ایک کی بجائے وہاں پر دو یا تین بندے ہوتے یا میں کسی اپنے قریبی رشتہ دار کو وہاں پر بھرتی کرواتا۔ اس پورے عرصے کے دوران

میں نے متعلقہ محکمے کو یہ ہدایات کی تھیں اور اس میں P&D کا نمائندہ موجود تھا، اس میں فنانس کا نمائندہ موجود تھا، اس میں DFID کا نمائندہ موجود تھا، اس میں پراجیکٹ ڈائریکٹر کو صرف بیس نمبر، Out of 100 اس کو بیس نمبر Allow تھے اور وہ بیس نمبر اس نے کس طرح سے دیئے، اس پر ہم نے کوئی قدغن یا کوئی پابندی نہیں لگائی التنبہ پھر بھی میں یہ کہتا ہوں کہ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا کوئی ایسا آدمی، ان کا کوئی ایسا رشتہ دار جو اس میرٹ لسٹ پر نہیں آیا ہے تو اس کے لئے ہم انکو اوری کریں گے پھر دیکھیں گے اور اگر اس کے نمبر اس کے مطابق آتے ہیں تو میں یہ یقین دلاتا ہوں کہ یہ پورا کام میرٹ کے مطابق ہوا ہے۔ البتہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہو سکتا ہے شاید اس میرٹ کو دیکھتے ہوئے اور جب انہوں نے اس کی Calculation کی تو ہو سکتا ہے کہ کسی ریجن کی حق تلفی ہو گئی ہو لیکن میری یہ کوشش ہو گی کہ ان شاء اللہ تعالیٰ تمام ریجنز کو اس میں مناسب نمائندگی ملنی چاہیے اور ان شاء اللہ تعالیٰ اس کو ہم یقینی بنائیں گے۔ تیسری بات انہوں نے یہ کہی ہے کہ سپیکر صاحب نے جو رولنگ دی ہے، اس رولنگ کے خلاف ورزی ہوئی ہے اور Appointment letters issue ہوئے ہیں۔ وہ فائل چیف منسٹر صاحب نے اپنے پاس روکی ہوئی ہے اور اس پر کام ابھی بند ہے، ابھی تک فائل نہیں ہوا جب تک اس پر سپیکر صاحب، آپ یا جب تک وہ مطمئن نہیں ہوتے، اس وقت تک اس پر کام آگے نہیں بڑھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاید آپ کو مناسب اور Proper information نہیں ملی، آپ کو ڈس انفارمیشن دی گئی ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ وہ فائل آگے نہیں بڑھے گی اور اس پر کام نہیں ہوگا، اس پر Appointing letter issue نہیں ہوں گے Unless کہ آپ خود کہیں گے کہ یہ میرٹ کے مطابق ہوا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ میں اس بات کو یقینی بناؤں گا ہم اس کو میرٹ کے مطابق ہی کریں۔

جناب مظفر سید: شکر یہ جناب سپیکر صاحب جس طرح ایک شاعر نے کہا تھا کہ "خاک ہو جائیں گے ہم تو کو خبر ہونے تک" مجھے افسوس ہے اپنے منسٹر صاحب کی انفارمیشن پر کہ ان کو یہ پتہ تک نہیں ہے کہ ان میں Appointment orders issue کئے گئے ہیں اور سب کچھ اس میں ہوا ہے۔ اور میں نے اپنے رشتہ دار کی بات بالکل نہیں کی ہے۔ آپ انکو اوری کریں پوری اس لسٹ میں میرے گاؤں کا، میرے حلقے کا یا میرے رشتہ دار کا اگر اس میں کوئی نام آگیا ہو تو پھر منسٹر صاحب میرے خلاف استحقاق پیش کریں۔ بہر حال

میری یہ درخواست ہے کہ میں نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے، یہ میں نے اس لئے دی کہ چیز نے رولنگ دی ہے اور اس کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ میں نے نہ اپنے رشتہ دار کی بات، ہاں آپ اس سے خوب اندازہ لگائیں، انہوں نے مجھے بار بار کہا ہے اور اب بھی چیز سے میری طرف یہ اشارہ ہوا اگر میرا اس میں کوئی ذاتی معاملہ ہوتا تو میں اس بات کو دفن کر دیتا کیونکہ مجھے وہ یہ کہہ دیتے، میں یقین سے کہتا ہوں کہ ان کو پتہ نہیں ہے، یہ ایک دفعہ پھر ریکوسٹ کر رہا ہوں کہ جو انہوں نے Clear violation کی ہے، انہوں نے ایڈورٹائزمنٹ دی ہے، انہوں نے جو طریقہ کار دیا تھا اس کو انہوں نے اپنے انداز میں تبدیل کیا ہے اور Clear violation انہوں نے کی ہے تو میری ایک بار پھر درخواست ہے کہ اس میں میرا کوئی رشتہ دار نہیں ہے، اس کو ضرور استحقاق کمیٹی کے سامنے پیش کیا جائے اور اس میں منسٹر صاحب کا کوئی رشتہ دار بھرتی نہیں ہوا ہو گا وغیرہ وغیرہ لیکن اس سے میرا کوئی وہ نہیں ہے، میں تو عوام کی بات کرتا ہوں، میں ان مظلوم اور ان غریبوں کی بات کرتا ہوں جنہوں نے ایم فل کیا ہے، پی ایچ ڈی کی ہے، انہوں نے ماسٹر ڈگری کی ہے اور رشوت سے اور بد عنوانی سے اور ایک اور اپروچ کے طریقے سے وہ آتے ہیں اور میرٹ کی Clear violation ہوتی ہے اور ہمارے منسٹر صاحب کو وہ اندھیرے میں رکھتے ہیں۔ تو میری ریکوسٹ پھر بھی یہ ہے کہ یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے سامنے پیش کی جائے اور اس پورے ایوان سے بھی میری یہ درخواست ہے کہ ان لوگوں کو لگام ڈالنے کے لئے اگر آپ لوگوں نے ہمارا ساتھ دیا تو پھر کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ کسی بھی جگہ پر بھی میرٹ کی Violation نہیں کرے گا تاہم اس ایوان کا استحقاق ضرور مجروح ہوا ہے، جناب سپیکر۔

جناب خلیل عباس خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب وجیہہ الزمان خان: سر! میں بھی بہت کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس کے بعد پھر آپ کہہ دیں۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب! میرا خیال ہے کہ Mover مظفر سید صاحب ہمارے ایک نہایت ہی سنجیدہ رکن ہیں اور وہ جس وثوق کے ساتھ کہہ رہے ہیں کہ اس میں Violation ہوئی ہے تو میرا خیال ہے کہ اس کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ اس کی تفصیلی جانچ پڑتال ہو اور معلوم ہو کہ کہاں

Violation ہوئی ہے اور کہاں غلطی ہے؟ اچھا سر، اس کے علاوہ میں آپ کی توجہ ایم ایم اے کی خواتین ممبران کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے متفقہ کسی بات پر واک آؤٹ کیا ہوا۔ سر! یہاں تو پھر بھی کچھ موجود ہیں اور وہ واک آؤٹ متفقہ ہے۔

قاضی محمد اسد خان: مسٹر سپیکر۔

جناب سپیکر: جی۔

قاضی محمد اسد خان: میں ریزولوشن کی حمایت کرتا ہوں اور اس چیز کی میرا خیال ہے اس ہاؤس میں ضرورت نہیں ہے کہ رشتہ داروں تک منسٹر صاحب پہنچ جائیں اور یہ بتائیں کہ میرے رشتہ دار نہیں ہیں کسی اور کے رشتہ دار نہیں ہیں، ہمارے صوبے کے لوگ، ہم سب کے رشتہ دار ہیں۔

جناب سپیکر: جناب نادر شاہ صاحب۔

مولانا امان اللہ حقانی: جناب سپیکر صاحب! مظفر سید صاحب چہ خہ اووئیل نو استحقاق کمیٹی تہ د حوالہ شی کہ ہغہ معقولہ خبرہ وی نو پہ ہغی کبھی بہ ہلتہ تحقیقات اوشی۔

جناب نادر شاہ: دا خو جی بنہ خبرہ دہ چہ دے وائی چہ Fair کار شوہ دے نو ہلتہ بہ تولہ پتہ اولگی پہ استحقاق کمیٹی کبھی کہ Fair وی نو بیا ورسرہ د چا خہ مدعا دہ؟

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by honourable Member Muzaffar Said may be referred to the privilege committee? Those who are in favour it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the privilege committee.

(تالیاں)

جناب مظفر سید: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں پورے ایوان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے میری درخواست منظور کی۔ تمام دوستوں کا یہ تو ایک گھر ہے، یہ تو پشتونوں کا ایک جگہ ہے۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جناب سپیکر! انہوں نے تو کہا تھا کہ خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک،
میں ذرا ان کو آپ کی وساطت سے ایک شعر نذر کرتا ہوں کہ
"معنی بے خاماں تیری زبان پر ہے حرف
بیگانہ شے پہ باز بے جا بھی چھوڑ دیں"
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔
جناب سپیکر: جی، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، جی۔
وزیر قانون: ایک عام Precedent یہ رہا ہے کہ اپوزیشن لیڈر یا لیڈر آف دی ہاؤس جب کوئی دعوت کرتا
ہے تو سب کو مدعو کرتا ہے، جبکہ میں انتظار میں بیٹھا رہا اور مجھے کوئی کال نہیں ملی۔
جناب امیر زادہ: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Next call attention notices. Mr. Pir Muhammad Khan MPA, to please move his call attention notice No. 467, in the House, Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, please.

جناب پیر محمد خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ "محترم جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی وساطت سے حکومت
کی توجہ بہت اہم معاملہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ محکمہ تعلیم کی انتہائی ناقص کارکردگی
کی وجہ سے میرے حلقے میں مندرجہ ذیل سکولوں سے بچپرز ختم کر کے سکول خالی پڑے ہیں۔ لہذا فوری
توجہ کی ضرورت ہے، پرائمری سکول گڑھکا، پرائمری سکول ایش کونکے، پرائمری سکول بیلہ اور مڈل
سکول ایش کونکے۔" جناب سپیکر صاحب! دے دی سکولونو نہ ستیاف محکمے چرتہ
تیرانسفر کرے دے کہ شہ چل شوے دے، سکولونہ بالکل خالی دی۔
مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): تہ بہہ کھری وی کنہ۔

جناب پیر محمد خان: ماخو یو نہ دے کھری کہ تاسو لہ راغلیے یم چرتہ نو تہ راتہ او
واہ۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: No cross talking at all, please address the chair.

جناب پير محمد خان: سپيڪر صاحب! زه نه كوم ترانسفر ٿي زه خالي پوسٽ چب وي، دا زما ريكارڊ تاسوا وگورئ دا زما خيال دے د 1988 نه چي خالي پوسٽ نه وي نوزه پري دغه نه كوم يا Mutual نه وي نوزه ترانسفر نه كوم، ما چرته مخالف نه دے ترانسفر ڪرے او مولانا صاحب ته پته ده ڪه دوي له يو ڪل راعلي ووم او د هغي نه پس بيا راغلي هم نه يم زما خيال دے يو ڪلور شيپر مياشته به شوې وي بيا نه يم تله نوزه نه كوم ترانسفرے، اوس محكمے ڪري دي نو پڪار دا ده چي ڪه ترانسفر محكمه ڪوي نو زما اعتراض نشته دے، ڪوي د، خو ڪول خو خوشے پريبنودل نه دي پڪار۔ (اس مرحلے پر موبائل فون بجني کي آواز سن ڪر) دا د منسٽرانو سره موبائل دي، د منسٽرانو نه ٿي راعلي۔

جناب سپيڪر: لے لیں ان سے موبائل لے لیں۔

جناب پير محمد خان: د منسٽرانو جيونہ اولٿوئي۔

جناب سپيڪر: پليز۔

جناب پير محمد خان: سپيڪر صاحب!

جناب سپيڪر: جي۔

جناب پير محمد خان: سپيڪر صاحب! زما مقصد دا دے۔

جناب سپيڪر: پليز آرڊر، مختيار علي صاحب۔

جناب پير محمد خان: ڪه چري محكمے ته ضرورت وي او ترانسفر ڪوي نو زما اعتراض نشته دے، ڪوي د د ضرورت مطابق، خو يو ڪول خو بالڪل خالي ڪول چي په هغي ڪبني بيا بچي هم نه وي، دا مڊل ڪول اتيش ڪو ٿڪي زما چي دے، په ديڪبني اوس يو ورو ڪي نشته دے يعني ورو ڪي پڪبني نشته دے۔

جناب سپيڪر: لڙ منسٽر صاحب خو واوره ڪنه۔

جناب پير محمد خان: دا ولي نشته دے؟ يعني لڙ دوي پري پوهه كوم دا ڪه نشته دے چي په دي پرائمري ڪبني داسي ٽيچرز وو چي هغوي به ديوتی د سره نه ڪوله، يومے ورخي له به نه تلل۔ نو هغه واره رو رو ڪلاريدل چي دوه ڪاله درے ڪاله

استاد د سره ډيوټي اونه کړي نو هغه اوس پنځم ته شپږم ته، اتم جماعت ته واړه نشته دے چې مخکښې لارښی۔ نو که هغه يو سکول يو کس دوه پکښې و و نو هغه ئے ترے نه هم بدل کړل نو اوس به هغه پرائمری سکولونه هم خوشی شی، ختم به شی، واړه به ترے نه لارښی۔

جناب سپیکر: جی مولانا فضل علی صاحب۔

وزیر تعلیم: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ د پیر محمد خان صاحب ډیره شکریه به ادا کوؤ چې د خپلو سکولونو غم ورسره پیدا شوې دے۔ پرون هم د دوی یوه مسئله وه د سکول، زه چې څنگه دفتر ته لارم نو فوری طور مے د شانگلے ای ډی او ته ټیلیفون اوکړو او ما ورته او وئیل چې په دې باندې ما ته په دوه ورځې کښې دننه دننه رپورټ را کړه۔ نو دا نن هم دا مسئله راغله ده خو د ټرانسفر و خبره خو ما یو څو ورځې په اسمبلۍ کښې او کړله او تر اوسه پورې مونږه معذرت سره بار بار وایو چې د دې نه دومره پورې لږ قلا رښی چې مونږ دا نوے بهرتی اوکړو، نو دا اوس مونږ ته پته اولگیدله زه به د دې فوری طور نن کارروائی اوکړو او پته به اولگو، چې دا د څه وجے نه استاذان ټرانسفر شوې دی یا د څه وجے نه دا سکولونه بند دی؟ نو ان شاء الله دا مسئله به حل شی څه داسې مسئله نه ده او نور مونږه بهرتی کوؤ جی او ټولو سکولونو ته استاذان ورکوؤ جی۔

Mr. Speaker: Next.

جناب پیر محمد خان: ځائے نه ډیر لږ دے سپیکر صاحب، دا د بونیر هغه آخری حد، هغه بانگړئی چې ورته وائی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوشو، مستتر صاحب ډیره Serious اغستې ده۔

جناب پیر محمد خان: د هغې سره په دغه لگیدلې دے که لږ داسې اوکړی چې هغه مقامی کسان بهرتی کړی نو بیا به۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د یونین کونسل په سطح پالیسی ده کنه۔

جناب پیر محمد خان: تهپیک شوہ۔

Mr. Speaker: Next, Mr. Anwar Kamal Khan, and Mrs. Nasreen Khattak, MPA, to please move their joint call attention notice No. 473 in the House. Mr. Anwar Kamal Khan, MPA, please.

جناب انور کمال: شکریہ۔ جناب سپیکر، یہ کال اٹنشن نوٹس ہے، ہم جملہ اراکین آپ کی توجہ ایک مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں اور وہ یہ کہ محکمہ صحت کے سیکرٹری نے ایک نوٹیفیکیشن کے تحت صوبہ سرحد کے تمام میڈیکل کالج اور ٹیچنگ ہاسپٹلز کے چیف ایگزیکٹو کو یکساں اختیارات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو 473 ہے۔

جناب انور کمال خان: دا کوم یو دے۔

جناب سپیکر: 473، یہ سکول، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سرانے نورنگ لکی میں۔۔۔۔۔

جناب انور کمال خان: جناب میرے خیال میں اس پر Already بات ہو چکی ہے اور انہوں نے یقین دہانی بھی دلوائی ہے اس پر میرے خیال میں اگر دوبارہ کوئی کال اٹنشن ہے تو وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا وہ تو ہیلتھ منسٹر کی عدم موجودگی میں پینڈنگ ہے تو انشاء اللہ وہ بعد میں لیں گے۔

جناب انور کمال: آپ نے آج کے لئے کہا تھا کہ کل ہم نے Move کیا تھا تو وہ لے لیتے ہیں اور وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، ہاں، اس کی بجائے بس وہ لے لیں، ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: Withdrawn.

جناب انور کمال خان: ٹھیک ہے۔ شکریہ Thank you very much Mr. Speaker ہم جملہ اراکین آپ کی توجہ ایک مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ محکمہ صحت کے سیکرٹری کی جانب سے ایک نوٹیفیکیشن کے تحت صوبہ سرحد کے تمام میڈیکل کالج اور اینڈ ٹیچنگ ہاسپٹلز کے چیف ایگزیکٹو کو یکساں اختیارات دیئے گئے ہیں لیکن اس آرڈر کے باوجود عملی طور پر گول میڈیکل کالج اینڈ ہاسپٹل کے چیف ایگزیکٹو کو یہ اختیارات نہیں دیئے جا رہے۔ جس کی وجہ سے ادارے کو کافی مشکلات کا سامنا ہے۔

جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو جس نوٹیفیکیشن کا حوالہ میں نے دیا ہے، یہ تین چار لائینیں

ہیں وہ آپ کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔ یہ نوٹیفیکیشن 12 فروری 2002 کو ایشو ہوا تھا۔

“In order to provide uniformity in the administrative control of Teaching Hospitals of Sadu Medical College, Swat and Gomal Medical College, D.I.Khan on the analogy of Khyber Teaching Hospital and Ayub Teaching Hospital, the competent authority is

pleased to desire that Principal Saidu Medical College, Swat and Principal, Gomal Medical College, D.I.Khan shall act as Chief Executives of Saidu Group of Teaching Hospital, Swat and District Headquarters Teaching Hospital, D.I.Khan respectively with the same administrative relations as the Khyber Teaching Hospital and Ayub Teaching hospital”.

جناب سپیکر! اس نوٹیفکیشن کے تحت دونوں میڈیکل کالجز کو At par اور یونیفارم رکھنے کے لئے یہ نوٹیفکیشن جاری ہوا تھا اور آپ کو جیسے علم ہے کہ اسی ہاؤس میں آج سے تقریباً تین چار یا پانچ ماہ پہلے گومل یونیورسٹی میڈیکل کالج کے حوالے اور سیدو میڈیکل کالج سے ان کو Recognition، چونکہ اب ان کے فائنل ایئر کے امتحانات ہیں، وہ ایک آدھ مہینے میں ختم ہوں گے اور ان کے خدشات ہیں کہ جب تک ان کو Recognize نہ کیا جائے تو ان بچوں کا یہ سال تقریباً صالح ہو جائے گا۔ جناب سپیکر! آپ اس چیز سے تنگ نہ ہوں، میں لئے اس چیز پر زیادہ زور دے رہا ہوں کہ اس میں جناب، تمام طلباء اور یہاں پر جتنے بھی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں وہ کسی کے بیٹے ہوں گے، کسی کی اولاد ہوگی جو کہ ان کالجز میں پڑھ رہے ہیں اور اسی لئے اس چیز پر ہم زیادہ زور دے رہے ہیں کہ اگر اس نوٹیفکیشن پر عمل درآمد نہ ہو سکا تو شاید سیدو میں بھی یہ مشکلات ہوں اور گومل میڈیکل کالج میں بھی یہ مشکلات ہوں۔ ہم اپنا فرض ادا کر رہے ہیں، گورنمنٹ کو اس چیز سے آگاہ کر رہے ہیں کہ اگر یہ نوٹیفکیشن محض ایک Eye wash ہے تو پھر تو ٹھیک ہے، اس پر ہم Stress نہیں کرتے۔ اگر گورنمنٹ چاہتی ہے کہ یہ میڈیکل کالجز Recognize ہوں اور جن کے لئے ہم تنگ و دو کر رہے ہیں، بھاگ دوڑ کر رہے ہیں، مینٹنڈ کر رہے ہیں، کمیٹیز ان کے لئے بنوا رہے ہیں کیونکہ وہاں پر ہڑتالیں ہو رہی ہیں اور ان ہڑتالوں کو ہم روک رہے ہیں تو پھر خدا را آپ حکومت کو یہ کہیں کہ وہ اس نوٹیفکیشن پر عمل درآمد کریں۔ جب تک یہ عمل درآمد نہیں ہوگا تو ان کے لئے مشکلات ہوں گی اور جب تک مشکلات ہوں گی تو میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ ان کالجز کو وقت پر Recognize نہیں سکیں گے جب آپ نہیں کر سکیں گے۔ تو میرے خیال میں اپنے فرائض کی ادائیگی نہیں کر سکیں گے اور ان بچوں کے ذمہ دار ہوں گے پھر حکومت پر یہ ذمہ داری آئے گی۔ ہم اور آپ اپنا فرض ادا کریں۔ شکر یہ جناب سپیکر۔

جناب حفیظ اللہ خان علی زئی: ایک بات کو تھوڑا ایڈ کرتا جاؤں سر۔ Please kindly sir۔

جناب سپیکر: حفیظ اللہ علی زئی صاحب! میرے خیال میں تقریباً نو دس معزز اراکین کی طرف سے یہ کال اٹنشن نوٹس ہے آپ Concerned minister کو موقع دے دیں تاکہ ایوان کا وقت ضائع نہ ہو۔ جی منسٹر فار ہیلتھ عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): شکر یہ، جناب سپیکر۔ میں شکر گزار ہوں انور کمال خان مروت صاحب اور دوسرے ممبران صاحبان جو کال اٹنشن نوٹس اسمبلی میں لائے ہیں۔ ایک تو سر میر ایک شکوہ ہے آپ کے سٹاف سے کہ میری میز پر، جس طرح دوسرے جتنے Concerned ministers ہیں ان کی میزوں پر اس کال اٹنشن نوٹس کی کاپی ہوتی ہے لیکن میری میز پر اس کی کاپی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کل آپ نہیں تھے تو ہم نے اسے پینڈنگ رکھا تھا۔ آج کے لئے تو میرے خیال میں۔۔۔۔
وزیر صحت: بہر حال ابھی میری میز پر ابھی ہونا چاہیے تھا۔

جناب سپیکر: بالکل، ابھی دے دیں گے لیکن آپ کی استدعا پر ہم نے اسے Pending رکھا تھا۔
وزیر صحت: جی۔ میں مشکور ہوں انور کمال خان مروت صاحب کا اور ان کے Colleagues کا جو وقتاً فوقتاً ہماری توجہ بھی دلاتے ہیں، احساس بھی دلاتے ہیں اور ہمیں ان کمزوریوں اور Deficiencies کی نشاندہی بھی کرتے ہیں جو گول میڈیکل کالج اور سیدو میڈیکل کالج کی Recognition کے راستے میں رکاوٹ ہیں اور محترم انور کمال خان صاحب کے علم میں ہے کہ گذشتہ آٹھ مہینوں میں موجودہ حکومت نے کالجوں کی Recognition میں کتنی دلچسپی لی ہے، ان کی Deficiencies کو دور کرنے کے لئے کتنا کام کیا ہے؟ میرے خیال میں پورے چھ سال میں اتنا کام نہیں ہوا جتنا گذشتہ آٹھ مہینوں میں ہوا ہے اور ان کے علم میں یہ بھی ہے کہ ہم نے اس کے لئے جو کمیٹی بنائی ہے اس کے یہ خود سربراہ تھے پھر انہی کے مشورے سے ہم نے سیکرٹری ہیلتھ کی قیادت میں جو کمیٹی بنائی تھی اس میں گول میڈیکل کالج کے لئے محترمہ نسیرین خٹک صاحبہ، ایم پی اے کو ممبر کے طور پر چین لیا اور محترم محمد امین، ایم پی اے، سیدو میڈیکل کالج کے لئے اور اس کی کل میٹنگ بھی ہوئی ہے۔ چیف سیکرٹری کی قیادت میں اس کی میٹنگ بھی ہوئی ہے۔ یہ مسئلہ کل بھی اٹھا تھا۔ یہ جس نوٹیفیکیشن کا ذکر کر رہے ہیں، اس نوٹیفیکیشن کے تحت درحقیقت ان کو ایڈمنسٹریٹو اتانومی دی گئی، فنانشل اتانومی (Financial autonomy) نہیں دی گئی تھی اور میں اصولاً بالکل ان سے اتفاق

رکھتا ہوں۔ کہ ان دونوں میڈیکل کالجز کے Teaching hospitals کو Financial autonomy اور Administrative autonomy دونوں ملنی چاہیے تھیں۔ یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے اختیارات سے نکلنے چاہئیں اور صوبائی لیول کے جو Teaching hospitals ہیں ان کو یہی درجہ دینا چاہیے۔ ان سے میں اصولاً اتفاق رکھتا ہوں اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے اس سلسلے میں فنانس کو ایک مہینہ پہلے ہی لکھا تھا اس سلسلے میں۔ کل بھی میرے خیال میں اس میٹنگ میں جو رپورٹ اور Feedback ملی ہے، اس میں یہ بات ڈسکس ہوئی ہے۔ ہم انشاء اللہ بھرپور کوشش کر رہے ہیں کہ بہت جلدی ان کو Financial autonomy بھی ملے اور یہ ٹیچنگ ہسپتالز صحیح طریقے سے بنیں اور اپنے اختیارات کو استعمال کریں۔ تو میں معزز ممبر کو یقین دہانی کرتا ہوں کہ ہم بھرپور توجہ اس پر دے رہے ہیں اور ہم اس سلسلے میں ان کے پاس اگر کوئی دوسری Valuable suggestion ہو، اس میٹنگ میں بھی جو ان کی زیر قیادت ہو رہی تھی، جس میں سیکرٹری ہیلتھ بھی تھے اور گول میڈیکل کالج کے پرنسپل بھی تھے، سیدو میڈیکل کالج کے پرنسپل بھی تھے، میں نے اس وقت بھی ان سے گزارش کی تھی کہ اگر فوری طور پر اس کو ہم Implement کر سکتے ہیں ان کے پاس کوئی Valuable suggestions ہیں تو ہم تیار ہیں ان کو Implement کرنے کے لئے، شکر یہ جناب سپیکر۔

جناب انور کمال: جناب سپیکر صاحب! میں مشکور ہوں، میں یہ کہنا بھول گیا تھا کہ منسٹر صاحب اس سلسلے میں بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔ ہمیں ان پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور ہم اس چیز کا اعتراف کرتے ہیں کہ منسٹر صاحب اس میں بڑی گہری دلچسپی لے رہے ہیں لیکن چونکہ یہ ایک نوٹیفیکیشن تھا، میں ضروری سمجھتا تھا کہ ان کے گوش گزار کردوں کہ اس نوٹیفیکیشن پر عمل درآمد نہیں ہو رہا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ منسٹر صاحب اس میں گہری دلچسپی لے رہے ہیں اور ان کے مشکور بھی ہیں۔

Mr. Speaker: Thank you. Next, Mr. Mukhtiar Ali Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 488, in the House. Mr. Mukhtiar Ali Khan, MPA, please.

جناب مختیار علی: شکر یہ۔ جناب سپیکر صاحب۔ "میں آپ کی وساطت سے صوبائی حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ حکومت نے پولیس ملازمین کے لئے پرکشش مراعات کا اعلان کیا ہے جبکہ جیل ملازمین کو مکمل طور پر نظر انداز کیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے ان میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے۔

اس اہم مسئلہ پر بحث کی اجازت دی جائے" سپیکر صاحب! مونہہ خود او ایو چہ دایم ایم اے حکومت دے او د انصاف پہ بنیاد باندی پہ وجود کبھی راغلی دے نو داسی نہ دہ گنی دوئی بہ ہر محکمے تہ یا ہریو بنیاد م تہ پہ یو نظر باندی گوری۔ دہ سلسلہ کبھی یو واقعہ راتہ یادہ شہہ جی چہ دا جبل مولانا صاحب چہ دے دا ڊیر ہونبیار سرے دے، ڊیر قابل سرے دے او دے اکثر داسی جان بوجھ کر خبرہ کوی نو ہغہ ڊیرہ دلچسپیہ ہم وی۔ تیر ځل زمونہہ د DDAC ہغہ بل چہ کلہ دلته کبھی راتلو نو وزیر اعلیٰ صاحب د شپے روٹی کپری وہ او د دوئی د مرضی خلاف چہ کوم دے نو ہغوی د DDAC Bill مخالفت کرے و نو دے د شپے راغے ڊوئی ئے خورلی وہ او غوبنہ ئے ہم خورلی وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز، پلیز۔

جناب مختیار علی: گرمی ئے شوہی وہ، زما کمری تہ راغے دا ڊیر صحیح خبرہ دہ۔

جناب سپیکر: داسی چل دے کنہ مختیار علی صاحب۔۔۔۔۔

جناب مختیار علی: نو دے چہ راغے جی نو دہ او وئیل چہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا دھاؤس خبری نہ دی، د بھر خبری دی۔

جناب مختیار علی: نہ جی دا جی صحیح خبرہ دہ۔

جناب سپیکر: پلیز، پلیز۔

جناب مختیار علی: نوزہ دا وایم چہ دہ زمونہہ دے ائیر کنڈیشنہ طرف تہ خیال شو او اوئے وئیل چہ یرہ ستا سو دا اے سی خو 'Cooking' نہ کوی۔

مولانا تاج الامین جبل: یرہ جی دا خود دے اسمبلی کبھی، دلته کبھی گپ خبرہ وہ۔

جناب مختیار علی: نو ما او وئیل چہ جی، واقعی خبرہ دا دہ، دا خبرہ دہ۔ د قستہ کپری وہ نوزہ دا وایم چہ دا اوسنی حکومت چہ دے نو دے 'Cooking' نہ کوی۔ حقیقت خبرہ دا دہ۔ نو دا لہر د غور خبرہ دہ جی او ہر چا تہ پہ یو نظر باندی کتل پکار دی او زہ دا خواست کوم دے حکومت تہ چہ د جیل ملازمینو تہ د ہم مراعات ورکری۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔ دوئی اووئیل چہ امتیازی سلوک نہ دے
پکار یعنی۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر: محترم سپیکر صاحب! زما د محترم ورور سوال ہغہ دے جیل خانہ
جاتو کبہی چہ کوم ملازمین کار کوی، د ہغوہی پہ بارہ کبہی نہ وو بلکہ ہغہ
د جیل پہ بارہ کبہی وو او د جیل چہ خومرہ تعریف ہغہ او کپرو او خومرہ صفت
ئے او کپرو، زمونہ د ہغہ مننہ کوؤ او حقیقت دا دے چہ د دہ د دوستی ثبوت
دے د جیل سرہ نو د جیل پہ بارہ کبہی مونہہ خبری واوریدے، زہ ئے مکمل
تائید کوم۔ تر خو چہ د ملازمینو پہ بارہ کبہی خبرہ دہ نو حقیقت دا دے چہ
مونہہ د پولیس د پارہ خنگہ چہ تاسو پخپل لیک کبہی ورکریدی چہ د باقی
پولیسو د پارہ دوئی پرکشش مراعات ورکول، زما دا خیال دے چہ اوس ہم
مونہہ ہغوہی تہ د ضرورت مطابق لہ وسائل نہ دی ورکری او پہ دہی زمونہہ د
عبدالاکبر صاحب یو مستقل دغہ ہم موجود دہی۔ خوزہ دا عرض کوم چہ پولیسو
تہ نور ہم مراعات پہ دہی وجہ ورکول پکار دی چہ د ہغوہی بنیادی ضرورتونہ
پورا شی او ہغوہی د قانون حکمرانی یقینی جوہہ کپری او ہغوہی امن و امان
برقرار اوساتی او ہغوہی عدل و انصاف یقینی کپری۔ تر خو چہ د جیل د ملازمینو
خبرہ دہ نورواروان وخت مونہہ یقیناً د دہی خبری ارادہ لرو چہ پہ جیل کبہی نہ
صرف د جیل ملازمینو تہ بلکہ ہغہ قیدیانو تہ ہم داسی مراعات ورکریے شی
کوم چہ ہلتہ کبہی وخت تیروی او د جیل د تربیت او د اصلاح یو ذریعہ جوہہ
کپرو، دیرہ شکریہ۔

Mr. Speaker: Next. Maulana Amanullah Haqani, MPA, to please
move his Call Attention Notice No. 491, in the House. Maulana
Amanullah Haqani, MPA, Please.

مولانا امان اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ "میں ایوان کی توجہ ایک اہم اور فوری مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا
ہوں اور وہ یہ کہ پشاور یونیورسٹی میں کمرشل ایریا نہیں ہے اور خالصتاً تعلیمی مقاصد کے حصول کا ذریعہ ہے،
جس سے تعلیمی ماحول پر بہت برا اثر پڑنا فطری بات ہے۔"

جناب سپیکر! دا پیسنور یونیورسٹی چہ زمونہہ یو ہ دیرہ قدیمی تعلیمی
ادارہ دہ او یو خپل تاریخ لری، دے پیسنور یونیورسٹی کبہی اوس چہ کوم

موجوده انتظاميه ده، هغه وقتاً فوقتاً داسې اقدامات کوي چې هغې سره زمونږه د پيښور يونيورسټي ټول تعليمي نظام درهم برهم کيږي او اوس چې کومه موجوده مسئله جی ما بيان کړه، يقيناً تين سو دکانونو باندې مشتمل يوه ډيره لويه پلازه جوړولو تجويز زیر غور دے چې په هغه پلازه باندې به د دکاندارانو نه په لکھونو روپي پټکټي اخستے کيږي او بيا دا به خالص يو کمرشل مرکزی اوگرځي۔ يو صدر، يو بازار به ترينه جوړ شي، يونيورسټي به بيا نه وي۔ يو به دے ته د باهر نه خلق راځي، بل طرف ته که مونږه اوگرو نو د پيښور يونيورسټي نه يوه ډيره غټه قلعه تاؤ شوې ده او هغه قلعه د دې د پاره تاؤ شوې ده چې د باهر نه غير متعلقه کسان دے يونيورسټي ته نه راځي۔ يو چې کله دلته کښې يو خالصتاً کمرشل اداره جوړه شي نو دے ته به بيا د باهر نه خلق راځي، اخلاقي ماحول به ئے خرابيږي او د امن و امان مسئله به هم په ديکښې ډيره غټه پيدا کيږي۔ جناب سپيکر صاحب، بله خبره دا ده چې دومره گران گران دکانونه چې دکاندارانو ته ملاؤ شي نو بيا به طلباء ته چې کوم څيزونه ملاويږي هغه به ډير گران ورته ملاويږي او په يونيورسټي کښې چې طلباء ته کوم شے گران ملاويږي، د هغوې په تعليم باندې اثر غورځيدل، دا يقيني خبره ده او ورسره ورسره بيا زمونږه مقامی کاروباری سرے دے، په هغه باندې به هم يو غلط اثر، منفي اثر به پرې خامخا غورځيږي۔ جناب سپيکر صاحب، دا يوه ډيره اهمه مسئله ده، زمونږه د يونيورسټي بالکل ټول ماحول تباہ کيږي نو په دې باندې توجه پکار ده۔

جناب جاويد خان مہند: جناب سپيکر۔

جناب سپيکر: جاويد خان مہند صاحب۔

جناب جاويد خان مہند: جناب سپيکر! کومه خبره چې امان الله حقاني صاحب او فرمائيلہ، واقعي خبره دا ده چې په پيښور يونيورسټي کښې يو سپر مارکيټ ورته وائی چې عام الفاظو کښې هغې ته شرمسار، وئيلے شي، بل يو کافی شاپ دے چې کفرشاپ، ورته وئيلے شي ځکه چې هلته دومره مہنگائی ده، دومره د فحاشی اډه جوړه شوې ده که چرې دا کمرشل پلازه هم هلته جوړه شوه نو زما دا يقين دے چې زمونږه جينکټي خويندے او زمونږه هلکان رونږه به

شايد چي سبق اونه وائي صرف دے فحاشئي، لکه صدر گورا بازار ته به نه راځي، هم دغه ڪمرشل پلازمے ته به ځي او دغه سيل سپاڻه به کوي او سبق به هم ترے پاتے وي نو لھذا د تعليم په ځائے ڪبني پکار دي چي هم تعليم حاصل ڪرے شي، دانه چي هلته د سيل سپاڻه ځائے جوړ شي او عوام د خپلو بچو نه لاس اونه وينځي۔

جناب سپيکر: کاشف اعظم صاحب۔

جناب کاشف اعظم: شڪريه، جناب سپيکر صاحب۔ امان الله حقاني صاحب ڊير اهم مسئلے طرف ته توجه راوگرځوله او دوي اڪثر د پشاور يونيورسٽي باره ڪبني ڊير زبردست قسمه توجه دلاؤ نوٽس او تحريڪ التواء راوړي، زما هم دغه گزارش دے زه د دوي د دې خبرې تائيد كوم چي يره دا يو تعليمي ځائے دے، دغلته تعليمي Activities پکار دي نه چي څه ڪمرشل Activities، او په فلور باندې وييل غواړم چي دا هم چا ته نه دي ځنډل پکار چي هغه يونيورسٽي سره دے، يا د يونيورسٽي زمکه ده يا د يونيورسٽي انتظاميه ده نو هغه د صوبائي حڪومت د زير اختيار نه باهر دے بلڪه كوم شے باندې چي زما د دې غريبي صوبے وسائل لگي نو هغه به زمونږ سره وي، هغه باندې مونږ دا حق لرو چي هلته ڪبني يو غلط كار ڪيري نو هغه مونږ راايسار ڪرے شو، شڪريه جي۔

جناب سپيکر: نادر شاه صاحب۔

جناب نادر شاه: چونڪه دے خلقو چي دے يونيورسٽي له دا دومره زمکه ور ڪړي وه، د دې مقصد د پاره ئے نه وه ور ڪړي چي دا به په دي ڪبني بيا پلازمے جوړيري بلڪه وخت په وخت چونڪه زمونږه تعليمي ضروريات سيوا ڪيري، په دي ڪبني به سبا د هاستيلو ضروريات وي، د نورو څيزونو Extension به ڪيري نو لھذا دا خو ډيره بے انصافي ده چي دا يونيورسٽي دوي په ڪمرشل مقاصدو د پاره استعمال ڪري۔ حڪومت سره نورو وسائل شته، هغه د هغې اخراجات پوره كولې شي۔ او په تعليمي ماحول ڪبني دننه يو ڪمرشل ځائے جوړول انتهائي زياتي دے او مونږه په دې باندې د مولانا حقاني صاحب ملگرتيا كوؤ او احتجاج پري كوؤ۔

جناب سپيڪر: پير محمد خان صاحب، انور کمال خان صاحب نه وروستو، پير محمد خان دوہ درے ڇله پاڇيدو۔

جناب پير محمد خان: سپيڪر صاحب! دا خبره هسي ڊيره اهم ده ڇڪه پاڇيدم كه اهميت ئه كم وه نوزه به نه ووم پاڇيدلې۔ د يونيورسٽي د تعليم د هر شي خپل يو ماحول وي، د تعليم خپل ماحول دے۔ د بازار خپل ماحول دے، د هوٽلو د سنيما گانو، د هر شي خپل ماحول دے۔ كه د يونيورسٽي هغه تعليمي ماحول ته مونڙه مار ڪيتونه يوسو، هلته دوکانونه يوسو، هلته مونڙه هوٽله يوسو، نو د هغې هغه خپل تعليمي حيثيت به ڇه پاتے شي؟ بيا خو به مار ڪيٽ شي لکه څنگه دلته ڪبني زمونڙه قصه خوانتي ده يا صدر دے۔ زمونڙه دا خوندي مينے به گرڇي، هلته ڪبني به بيا سود، سوا، خريد و فروخت به ڪوي۔ هلکان هغه خوانان وي د هغوي هغه تعليمي توجه به بل طرف ته گرڇي۔ نو دا ٻنه خبره نه ده او د يونيورسٽي هغه ماحول داسي پڪار دے ڇي هغه Peaceful وي، ڇي د هغوي هغه توجه به سٽي باندې وي۔ په ديڪبني خوبه هغه ٽوله توجه د سٽي نه بل طرف ته لاره شي۔ نو دغه ڄاڻي ڪبني دا نه ده پڪار۔ بل دا سٽو ڊنٽان واضح خبره دا ده ڇي په لڙه لڙه خبره هرتالونه ڪوي نو ڇي روزانه هرتال په ڇه خبره ڪيري او بيا راڃي په ڪار ڪيٽ باندې سنگ باري ڪيري، اور ورته اچولي ڪيري، په مار ڪيتونو ڪبني بيا دا جهگري پيدا ڪيشي نوروزانه به بيا د ڊي نه دا مسئله وي ڇي قتلونه به هم ڪيري، وهل ٽڪول به هم ڪيري نو هغه د لاء ايند آرڊر ڊيره لويه مسئله به پيدا ڪيري او دے اسمبلي له به بيا خبره راڃي۔

جناب سپيڪر: جناب انور کمال خان صاحب۔

جناب انور کمال خان: شڪريه، جناب سپيڪر صاحب۔ زما خيال دا دے جي، ڇي حقاني صاحب ڇي ڪوم طرف ته زمونڙه توجه گرڇولي ده، ديڪبني هيڃ شڪ نشته، زمونڙه هسي هم تعليم او د هغې ماحول ڇي ڪوم دے، هغې باندې پڪار دا دي ڇي دا يوه ڊيره ذمه واره اسمبلي ده او د ٽولو علائقو نمائندگي ڪوي نو مونڙه ته پڪار دا دي ڇي د ڊي Institution هغه تقدس اوساتو او د ڊي ماحول ڪم از ڪم خرابول نه دي پڪار۔ دا انسٽيٽيوشن ڇي ڪوم دي، ديڪبني د هر ڇا اولاد او بچي

سبقونہ وائی۔ نو دا کمرشلائز کول نہ وی پکار۔ دے د پارہ دا ڊیره لوئے، اہمہ او ضروری خبرہ دہ چي حکومت د دې نوٲس واخلی او چي کوم طرف تہ دوی زمونږ توجہ گرځولې دہ، پکار نہ دہ چي پہ دې انسٲٲٲٲوشن کبني، پہ دې کيمپس کبني دے داسي مارکيتونہ جوږيږي چي سبا هلته د عام خلقو آمدورفت ہم وی ځکه چي سٲوڊنٲس خو پہ خپل ځائے، خو چي څه وخت يو کمرشل پلازه تاسو جوږه کړئ نو هغي کمرشل پلازه باندي خو دا تاسو پابندي نہ شئي لگولې۔ د بنار نہ، د بازار نہ به خلق راروان وی او هغه د يونيورسٲٲي ماحول به یک سر بدل شي۔ نو دے طرف تہ زما خيال د دې حکومت توجہ گرځول پکار دی۔ چي داسي کمرشل پلازه دے پہ داسي انسٲٲٲٲوشن Sacred کبني جوړولو باندي پابندي اولگي، تهينک يو۔

جناب سپيکر: جی، حقانی صاحب۔

مولانا امان اللہ: سپيکر صاحب! يو وضاحت کوم دے کبني، يو ډبل روډ ورتہ د جمروډ روډ نہ نيغ چي هغه ہم زير غور دے چي دا ډبل روډ به ورتہ اوځي او نيغ به خلق پکبني يونيورسٲٲي تہ انٲري کوي او هر قسمه خلق به راځي، نو دا لوچے لڦنگے څومره چي کوم دی، يونيورسٲٲي به د هغوي مرکزی وی۔

جناب سپيکر: خليل عباس صاحب۔

جناب خليل عباس خان: سپيکر صاحب! دے امان اللہ حقانی صاحب چي کومه دا خبرہ پيش کړي دہ هاؤس تہ، هاؤس متفقہ طور باندي پہ دې باندي متفق دے جي، نو زما خو درخواست دے چي د رول 240 لاندې دے، کارروائي Suspend شي جي او يو متفقہ قرارداد دې پيش شي جي چي دا هاؤس ئي Accept کړي جي۔

جناب سپيکر: مولانا فضل علی صاحب۔

مولانا فضل علی (وزير تعليم): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکرية، جنبا سپيکر صاحب۔ امان اللہ حقانی صاحب يو ډيري اہمے خبري طرف تہ توجہ زمونږ راگرځولې دہ، هغي باندي تقريباً هاؤس ہم متفق دے۔ خو چونکہ د يونيورسٲٲي چانسلر چي دے، هغه گورنر صاحب دے، کنٲرولنگ اتھارٲٲي هغه دے، نو کہ ما تہ

ھاؤس دا موقع را کوی چہی زہ ہغہ سرہ پہ دہی بانڈی یو خبرہ او کرمہ نو ہم
ہغہی تہ مونہہ تیار یو او کہ نہ ھاؤس بیا خنگہ فیصلہ کول غواری۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب! دیو قرارداد پہ ذریعہ بہ مونہہ سفارش یعنی
دا صوبائی اسمبلی بہ گورنر صاحب تہ دا سفارش او کوی چہی دا دغہ کوی جی۔

جناب امانت شاہ: دا قرارداد بہ جی مناسب وی، ان شاء اللہ العزیز۔

جناب سپیکر: فیصل زمان صاحب، فیصل زمان صاحب۔

جناب فیصل زمان: خلیل عباس صاحب نے جو بات کی ہے، وہ معقول بات ہے۔ تو میرا خیال ہے کہ ایوان
پورا اس سے متفق ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر عملدرآمد ہو جائے تو بہت اچھی بات ہے۔

جناب سپیکر: دایوان دا رائے دہ چہی اول۔۔۔۔۔

جناب فیصل زمان: ہمارے منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے بات کر رہے ہیں۔ وہ + + + + + + + + + +

* + + Sorry منسٹر صاحب، ان سے گزارش ہے کہ وہ اگر بات کریں تو کھڑے ہو کر کریں۔

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): آپ نے کہا کہ عملدرآمد تو میں نے کہا کہ کیا عملدرآمد،

ریزیولوشن کیا جائے یا کیا چیز لائی جائے۔ کیا چیز کہنا چاہ رہے ہیں آپ؟

جناب سپیکر: فیصل زمان صاحب نے جو ریمارکس دیئے ہیں میں ریکارڈ سے ان کو حذف کرتا ہوں۔ جی،

خلیل عباس صاحب چہی کوم تجویز پیش کرمے دے چہی یعنی مطلب دا دے یو

قرارداد دہی متفقہ طور را ورے شی او د دہی ایوان نہ دے پاس کرمے شی۔ لہذا

تاسو د رول Suspension د پارہ استدعا او کوی چہی۔

جناب مظہر جمیل خان علیزئی: جناب سپیکر صاحب! میں ایک عرض کرنا چاہتا تھا۔ ابھی خلیل عباس نے

کہا کہ ایک متفقہ قرارداد لاتے ہیں جس کے اندر گورنر صاحب کو سفارش کی جائے گی، اگر یہاں پر جو متفقہ

قرارداد، جو متفقہ ریزیولوشن پاس ہوگا وہ تو ایک Binding order ہو جاتا ہے اسمبلی کی طرف سے صوبائی

حکومت کے اوپر، پھر اس کے بعد یہ ہے کہ چانسلمر گورنر صاحب کے نیچے اور یہ وہ باتیں تو پھر بعد میں اسمبلی

Matters نہیں Create کریں گے۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب! دا خو چونکہ د گورنر صاحب د دائرہ اختیار کبني دے نو لہذا صوبائي به گورنر صاحب ته خپل قرارداد په ذريعه دا سفارش کوي جي۔ زما دا استدعا ده جي چي دا موجوده کارروائي د Under rule 240 suspend کړے شي جي۔ او مونږ ته د قرارداد پيش کولو موقع ملاؤ شي۔

* جنم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rules 240 may be suspended?

Mr. Abdul Akbar Khan: No. 240 is for suspension.

مولانا محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر صاحب! ستا د رولنگ نه مخکيني يو عرض کول غواړمه جي، ستا د رولنگ نه مخکيني۔ جي خبره خو دا ملگرو انتھائي يو اهم مسئلے طرف ته ستا سو په وساطت باندې۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا رولز کوم يو دے؟

جناب بشير احمد بلور: خالي دا رولز مه يادوئ۔ خالي موجوده کارروائي سپیکر صاحب، دا خالي يادوئ چي موجوده کارروائي چي ده، دا د Under rule 240 suspend کړي بس، دا تپوس او کړئ۔

مولانا محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر صاحب! زه وایم چي د دغې يونيورسټي نه د يو کلوميټر په فاصله باندې کارخانو مارکيټ دے جي۔۔۔۔

ايک آواز: ستا څه مقصد دي؟

مولانا محمد عصمت اللہ: ته صبر او کړه، يار ته څه ئے؟ ستا سو د حکم لاندې خو نه چلېږو، چي څه مقصد دي؟ مقصد وایم ته به پوهه شه کنه۔ جناب سپیکر صاحب، د دي يونيورسټي نه تقريباً د يو کلوميټر فاصله۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرډر پليز۔

مولانا محمد عصمت اللہ: د يو کلوميټر باندې کارخانو مارکيټ دے۔

جناب سپیکر: پہ دے باندي خو Consensus develop شوے دے زما پہ خپل خیال۔۔۔۔۔

مولانا محمد عصمت اللہ: عرض کومہ جی، عرض کوم۔ ہغے تہ د سندھ او پنجاب ٲول خلق راروان دی جی، ہم ہغسے یو مارکیٹ یا کمرشل پلازہ پہ یونیورسٹی کبھی چے جوہ جی نو دا ٲول خلق بہ دغلته مات وی جی۔ نو دا بیا زمونہ د صوبہ سرحد د تعلیم پہ حوالے سرہ یو انتھائی پسماندگئی طرف تہ بہ روان شو جناب سپیکر۔ لہذا زہ دے سرہ دا عرض کومہ سپیکر صاحب، چے مولانا فضل علی صاحب چے کوم تجویز ورکھے دے نو زما ہم نہایت نیک نیتی باندي دا تجویز دے جی۔ نو لہذا کہ مونہ دے مسئلے، کہ د دوی Proposal تہ دا خبرہ پریرو، او دے، د دے صوبے د گورنر صاحب، د گورنر صاحب د اہمیت نہ ہم انکار نہ شو کولی جی۔ ہغہ د دغے یونیورسٹی چانسلر دے جناب سپیکر، نو دا ہاؤس ہم نشته زمونہ دا جذبات ہم شتہ نو د دے مشورے نہ روستو کہ یو خبرہ دا شی جناب سپیکر نو زما یقین دے چے ہغہ بہ زیات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، انور کمال خان صاحب۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر صاحب، چے دا کوم خلیل عباس خان تجویز ورکھے دے، دا ٲیرہ معقولہ خبرہ ئے او کرہ۔ زما گزارش دادے جی چے دا بہ د منسٹر د ملا تہ د پارہ ہم بنہ وی چے مونہ یو ریزولیشن ورکرو او د ہغے ریزولیشن نہ پس کہ دوی گورنر صاحب سرہ خبرہ کول غواری نو پہ ہغے باندي زمونہ اعتراض نشته۔ خو کم از کم د دوی ملا تہ بہ وی۔ او تاسو سرہ بہ د ٲولی اسمبلی یو Unanimous Resolution وی نو ہغے کبھی بہ زیات اثر وی۔

جناب سپیکر: دا رولز آف بزنس کبھی خو ایجوکیشن ٲیپارٹمنٹ جنرل ایجوکیشن، پرائمری ایجوکیشن، سیکریٹری ایجوکیشن اینڈ یونیورسٹی ایجوکیشن، دا خو مطلب دا دے پراونشل گورنمنٹ د لاندے راخی خو مزید د دے مضبوطی د پارہ انور کمال خان چے کوم تجویز پیش کرو نو زما پخپل خیال چے Under rule

240 د Concerned rules suspend کیبری او 52-A ہغہ مطلب دا دے چہی د 240
لانڈی۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! زما پہ خیال بانڈی سبا نہ بلہ ورخ ہسہی ہم
پرائیویٹ ممبرز دے دے نو۔ They should bring a resolution on a private
member day instead of suspending rules time & again. If they want
to move a resolution, they should bring a resolution.

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب سپیکر: اب تو Consensus develop ہو گئی ہے، بات ہو گئی ہے، تو میرے خیال میں اول
240 لانڈی یعنی رول (A) 52 ہغہ Suspend کیبری او مطلب دا دے چہی د ایوان
Is it the desire of the House that under rule 52-A may
be suspended.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Rule 52-A is suspended. Mr.
Khalil Abbas Khan, to please move his resolution.

قرارداد

جناب خلیل عباس خان: یہ صوبائی اسمبلی متفقہ طور پر گورنر صوبہ سرحد سے گزارش کرتی ہے کہ۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: خلیل عباس صاحب، یہ Joint resolution ہے۔ آپ کی اور امان اللہ حقانی صاحب کی
طرف سے۔

جناب خلیل عباس خان: ٹھیک ہے جی۔ فلور خود ما تہ را کہی جی۔

مولانا محمد عصمت اللہ: دا خو جناب سپیکر، داسی دہ چہی "وہم کوم خائے او ڈب د
کوم خائی خیزی" نو لہذا حق دا جو ریری چہی۔۔۔۔۔

جناب خلیل عباس خان: فلور خود ما تہ را کہی دے۔

جناب سپیکر: خلیل عباس! دے موؤر دے، تاسو دہی نہ وروستو دغہ کہی۔
مولانا امان اللہ حقانی: "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ پشاور یونیورسٹی میں جس کمرشل
پلازہ کی تعمیر زیر غور ہے اس پر فوراً عمل درآمد روک دیا جائے تاکہ یونیورسٹی کا تعلیمی ماحول برقرار رہے۔"

جناب سپیکر: جی خلیل عباس صاحب۔

جناب خلیل عباس خان: "یہ صوبائی اسمبلی متفقہ طور گورنر سرحد سے حکومت سے، حکومت سے حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ یونیورسٹی کے احاطے میں Proposed کمرشل پلازہ نہ بنایا جائے تاکہ یونیورسٹی کا تقدس اور تعلیمی ماحول خراب نہ ہو"

شہزادہ محمد گستاپ خان (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر! اس میں اگر یہ ترمیم شامل کی جائے کہ اسے تعلیمی اداروں تک Extend کیا جائے اور Residential areas تک بھی Extend کیا جائے کیونکہ جہاں یہ لوگ رہتے ہیں، وہاں یہ سارا کچھ کمرشلائز ہو رہا ہے، لوگوں کی Privacy ختم ہو رہی اور لوگ مشکلات کا شکار ہیں۔ اسی طرح جو دوسرے تعلیمی ادارے ہیں، یہ بڑا اچھا Resolution ہے۔ جو حقانی صاحب اور خلیل عباس صاحب لے کر آئے ہیں۔ تو اسے اگر دوسرے تعلیمی اداروں تک بھی Extend کیا جائے تو یہ زیادہ مناسب ہوگا۔

جناب سپیکر: کوم قرارداد چپی مولانا امان اللہ حقانی او خلیل عباس صاحب Jointly پیش کرے دے او شہزادہ محمد گستاپ خان پکبئی ترمیم راؤرو، د ایوان دا رائے دہ چپی دا د پاس شی؟ شوک چپی د دپی پہ حق کبئی وی، ہغہ د "Yes" اووائی، شوک چپی ئے خلاف دی ہغہ د "No" اووائی۔

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed with amendment.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، Thank you very much، جی، آپ نے رولنگ دے دی لیکن جب سارا ایوان راضی ہے، جس طرح آپ کی رولنگ سے لگ رہا ہے تو یہ تو گورنمنٹ سے مطالبہ کرتے ہیں اور گورنمنٹ بھی راضی ہے۔

Mr. Speaker: The resolution is passed unanimously with amendment. Ji Shahrax Khan Sahib.

جناب شاہ راز خان: جناب سپیکر، زما گزارش دا دے جی د پیسنور یونیورسٹی خبرہ راغله، نو مخکبئی دلته زمونر منسٹر صاحب وئیلی وو چپی مونر بہ د پیسنور یونیورسٹی د معاملاتو پہ بارہ کبئی د گورنر صاحب سرہ خبرہ کوؤ۔ دلته

ہغوی یو پریس کانفرنس ہم کرے وو۔ د دے اسمبلی، زہ درتہ گزارش کومہ کنہ جیم دوئی دا وعدہ کرے وہ فلور آف دی ہاؤس باندے چے مونر بہ گورنر صاحب سرہ دے سلسلہ کبے ملاقات کوؤ چے د پینور یونیورسٹی معاملات درست شی۔ نو کہ منسٹر صاحب دالہ وضاحت او کرے چے ہغے کبے دوئی خہ پیش رفت کرے دے او ہغے کبے د ہغوی رائے خہ دہ؟

شمال مغربی سرحدی صوبہ فنانس ترمیمی بل 2003 کا فوری طور پر زیر غور لایا جانا

جناب سپیکر: دا جدا ایشو دہ پے دے باندے بہ بیا پے ایوان کبے خبرہ او کرے۔ Next item. The Honourable Minister for Excise & Taxation, NWFP, to please move that the North West Frontier Province Finance (Amendment) Bill, 2003, may be taken into consideration at once. The Honourable Minister for Excise & Taxation please.

جناب فضل ربانی (وزیر محصولات): جناب سپیکر! میں شمال مغربی سرحدی صوبہ فنانس (ترمیمی) آرڈیننس مجریہ 2003 کو ایوان میں فوری زیر غور لانے کے لئے تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is.....

ایک آواز: پوائنٹ آف آرڈر۔

Mr. Speaker: That the North West Frontier Province Finance (Amendment) Bill, 2003, may be taken into consideration at once. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ 85 Rule کی طرف دلانا چاہتا

ہوں۔ On the day on which any of the motion & referred to in rule 82 is made on any subsequent day to which the discussion thereof is postponed, the principle of the Bill and its previous may be discussed generally” تو جناب سپیکر! ہم اس کی مخالفت اس لحاظ سے نہیں کر رہے ہیں۔ لیکن

ہمیں وزیر صاحب اس کے بارے میں کم از کم کچھ تو بتائیں کہ یہ کیا لارہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی وزیر صاحب لیکن میرے خیال میں آپ اس سے بخوبی واقف ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ پہلے جو آرڈیننس آیا تھا 2002 میں، ان کا کوئی

گناہ نہیں ہے، لیکن اگر آپ Rule 4 کے بعد جو نئی کلاز Add کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: صرف Rules formation کے لئے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہی تو بات ہے نا ہمیں جو کاپی Provide کی گئی ہے آپ اگر اس کو دیکھیں تو میرے خیال میں اس صوبے کے ہوٹل کا بزنس تباہ ہو کر رہ جائے گا کیونکہ جناب سپیکر، آپ 50% ہر ایک ہوٹل سے، اگر وہ چلتا ہے یا نہیں چلتا، آپ ٹیکس لیں گے تو ہمیں کیا پتہ ہے کہ اس کے لئے انہوں نے کیا رولز بنائے ہیں۔

وزیر محصولات: جناب عبدالاکبر خان صاحب نے جو بات رکھی وہ اس طرح نہیں ہے۔ 50% پہ صرف 5% ٹیکس ہے یعنی یہ 100% پہ ڈھائی فیصد بن گیا یعنی جو زکوٰۃ کی شرح ہے، وہ بن گئی ہے۔ اس لئے یہاں آرڈیننس تو پاس ہے لیکن Power to make rules اس میں نہیں ہے کہ اس کے لئے قواعد کیسے بنائے جائیں، کیسے وصولی کی جائے؟ تو تب رولز نہ ہوں تو Implementation میں مشکلات ہوتی ہیں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ڈھائی پر سنٹ کی بات نہیں ہے۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! میں ان سے درخواست کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اگر ہوٹل چلتا ہے یا نہیں چلتا۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: نہیں، میں درخواست کرتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: تو 50% پر بھی 5% دینا پڑے گا۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور۔

جناب بشیر احمد بلور: میں منسٹر صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا کہ ڈھائی پر سنٹ زکوٰۃ بھی ہوتی ہے۔ آیا زکوٰۃ ڈھائی پر سنٹ لے کر پھر اس پر اور کوئی ٹیکس نہیں لگے گا، پھر تو یہ بھی ہے۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جیسے جناب عبدالاکبر خان نے کہا ہے کہ ایک ہوٹل میں اگر سو کمرے ہیں، اگر اس میں دس کمرے بھی لگے ہیں تو یہ پچاس کمروں کے پیسے لیں گے۔ جب سو لگے ہیں تو آپ دیکھیں پشاور میں یا کسی بھی صوبے کی کسی بھی جگہ یہ میرے خیال میں 10% یا 20% سے زیادہ کہیں یہ Accommodation bill نہیں ہوتی۔ تو میں یہ کہتا ہوں کہ جب 20% کمرے ہوں گے اور آپ ان سے 50% لیتے ہیں تو یہ

کون سا انصاف ہے؟ صرف ہم یہ خاہتے ہیں کہ خدا کے لئے یہاں انڈسٹری تباہ ہے، لوگوں کا بیڑہ غرق ہے، ٹیکس دے دے کہ لوگ غریب ہیں، تباہ حال ہیں۔ آپ ان پہ اور ٹیکس لگاتے ہیں آپ سو کمروں کے ہوٹل میں، دس کمروں کے ہوٹل میں، چار کمرے Occupied ہیں، اور آپ اسے کہتے ہیں کہ 50% دس کمروں پہ ٹیکس دیں۔ تو یہ کیسے مناسب ہے؟ میں درخواست کرتا ہوں منسٹر صاحب سے کہ آپ تو ایسے لوگ ہیں کہ کوشش ہے آپ لوگوں کی کہ لوگوں کو روزگار ملے، مہنگائی ختم ہو، آپ الٹان کے لئے مہنگائی اور بے روزگاری پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ کوئی ٹھیک بات نہیں ہے۔

جناب جاوید خان مہمند: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جاوید خان مہمند صاحب۔

جناب جاوید خان مہمند: دیکھنی یو خدشہ دا دہ چپی دا پیسنور ضلع ئے پہ یو زون کنبی ہم نہ دہ اچولہی اگر چپی صوبہ سرحد ئے پہ دریو زونو کنبی تقسیم کرے دے او پیسنور ضلع ئے پہ یو زون کنبی ہم نہ دہ اچولہی۔ اگرچہ چارسدہ او نوبنار تحصیل پاتے شوہی دی، نو حق دا وو چپی د پیسنور ضلع ئے ہم پہ دیکھنی حساب کرے وے۔

جناب سپیکر: جی ربانی صاحب۔

وزیر محصولات: جناب جاوید خان مہمند صاحب تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں یہ چھوڑیں، عبدالاکبر خان اور بشیر بلور صاحب نے جو بات کی ہے۔

وزیر محصولات: اصل میں فرض کریں ایک ہوٹل میں سو کمرے ہیں، تو ہم اس میں پچاس چھوڑتے ہیں اور پچاس پر صرف 5% ہم ٹیکس لگاتے ہیں، تو ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے، یہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: وہ چل رہا ہے یا نہیں چل رہا۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! ہماری درخواست یہ ہے کہ آپ ہمارے صوبے میں غریب غربت، ہمارے فنانس منسٹر بھی کھڑے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ پاکستان میں سب سے زیادہ جو Poverty ہے، وہ ہمارے صوبے میں ہے۔ وہ سب سے زیادہ Poverty line کے نیچے رہ رہے ہیں، 47% لوگ،

تو میں یہ کہتا ہوں کہ اور بوجھ ڈال کہ آپ بے روزگاری زیادہ کر رہے ہیں۔ آپ روزگار لوگوں کو نہیں دے سکتے، آپ نوکریاں نہیں دے سکتے، تو خدا کے لئے جو بزنس چل رہا ہے، اس کو تباہ نہ کریں۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: یہ آرڈیننس تو زیر غور نہیں ہے۔ صرف اس میں سیکشن 5 جو ہے رولز بنانے کے لئے یہ آرڈیننس تو 2002 لاگو۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ہمیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈیننس زیر غور نہیں ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! نہیں جناب سپیکر، ہمیں اعتراض نہیں ہے، ہم کہتے ہیں کہ جب آپ رولز بنائیں تو اس میں اس بات کا خیال رکھیں کہ لوگوں کو، میں چیئر کو مخاطب ہو کہ کہتا ہوں، وزیر صاحب کو نہیں۔

جناب سپیکر: بالکل۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! تو بات یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ جب آپ رولز بنائیں، اس کی Implementation کے لئے رولز بنائیں تو اس میں اس بات کا خیال رکھیں کہ اگر آپ 50%، اگر کوئی ہوٹل چلے یا نہ چلے، آپ نے ان سے ٹیکس لینا ہے۔ تو رولز بنانے میں اس چیز کا ذرا خیال رکھیں کہ لوگوں پر اس کا اثر کم سے کم ہو۔

سید مرید کاظم شاہ: جناب سپیکر۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: خلیل عباس خان صاحب۔

جناب خلیل عباس خان: سر! زما پہ دہی بارہ کنبہی دا تجویز دے چہ دا فلیٹ ریت دوی مرج کوی۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: خليل عباس صاحب، آرڊيننس بالڪل زير غور، هغه 2002 ڪينبي شوي دے، دا صرف د رولز د فریم کولو او د جوړولو خبره ده، دا Irrelevant دے۔

جناب خليل عباس خان: سپيڪر صاحب! دا مسئله۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: Irrelevant دے ڪنہ۔

جناب ڪاشف اعظم: ده وئيلے نه دے او خبره ڪوي۔

جناب خليل عباس خان: سپيڪر صاحب! دا مسئله ايوان ته راغلي ده جي، او دغه باندي تاسو مون ته موقع راڪري چي په دي باندي لبره خبره او ڪرو۔

جناب سپيڪر: په څه خبره او ڪري؟

جناب خليل عباس خان: دا چي دوي ڪوم اوس۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: دوي خورولز د پاره خبره ڪوي، آرڊيننس خوزير غور نه دے۔۔۔۔۔

جناب خليل عباس خان: نو سر ڪه دا رولز يواڻے د پاس ڪيدو۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: د عبدالاکبر خان صاحب په موقف پوه شوې؟

وزير محصولات: او جي او دا آرڊيننس د مخڪينې نه لاگو دے، صرف د رولز خبره ده۔ د دوي خبره مونبر واؤريده۔ ديڪينبي په پهاري علاقو ڪينبي چي ڪومې هوتلې دي، هلته واؤري ڪيري، په هغي باندي به مونبر ان شاء الله هم غور ڪوؤ، هغي له به مونبره څلور مياشتې مقرر وؤ او۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: هغه خو تههيك ده خوزه ده هغي خبره نه ڪوم، هغه خو Already په آرڊيننس ڪينبي ده۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: مطلب دا دے چي دے وائي داسي رولز لاگو ڪري چي هغه انصاف باندي ميني رولز فریم ڪول پکار دي۔۔۔۔۔

وزير محصولات: صحيح ده جي، بالڪل۔

جناب سپيڪر: چي Burden نه راځي په۔

وزیر محصولات: رولز بہ انصاف بانڈی ان شاء اللہ جو روؤ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the North West Frontier Province Finance (Amendment) Bill 2003 may be taken into consideration at once. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been moved by any honorable Member in clause 1 to 3 of the Bill, Therefore, the question before the House is that clause 1 to 3 may stand parts of the Bill. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Voices: No.

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir! The 'Nose' have it. I think.

جناب سپیکر: زما پہ خپل خیال، ما سرہ خوبیا بلہ لار نشته د Termination-----

جناب عبدالاکبر خان: نہ جی خیر دے چہ دا ٹیکس اولگی نو خیر دے دا تاسو واچوئ
مونز وایو چہ لا ٹیکس دے نہ اخلی او دوئی وائی چہ اخلی دے۔

جناب بشیر احمد بلور: پتہ بہ اولگی چہ مونز د عوامو خومرہ خیر خواہ یو او زمونرہ
حکومت د عوامو خومرہ خیر خواہ دے؟

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been moved by any honorable Member in clause 1 to 3 of the Bill, Therefore, the question before the House is that clause 1 to 3 may stand parts of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

جناب عبدالاکبر خان: سر! آپ 123 کیوں ڈال رہے ہیں وہ Amendment لارہے ہیں 4 کے بعد پھر
5، جناب سپیکر! میرے خیال میں 123 already ہو گیا ہے۔ سر! یہ تو وہ آرڈیننس نہیں لارہے ہیں۔
یہ تو صرف ایک سیکشن کے لئے لارہے ہیں۔

جناب سپیکر: تو پھر آپ کیوں-----

جناب عبدالاکبر خان: تو اس سیکشن پر یہ کہہ رہے ہیں کہ 'No' وہ سیکشن-----

جناب سپیکر: تو پھر تو میں۔۔۔۔

Voices: Counting.

جناب ظفر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! اصل میں منسٹر صاحب نے بسم اللہ نہیں پڑھی۔

مولانا محمد عصمت اللہ: ایک بات میں عرض کر رہا ہوں۔

جناب ظفر اللہ خان: بل پیش ہونے سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی، یہ سارا مسئلہ اس کی وجہ سے ہے۔

(شور اور قطع کلامی)

جناب مظہر علی قاسم: ہمیں سپیکر صاحب، عرض کریں گے تو وہ بھی کریں گے۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز۔

مولانا محمد عصمت اللہ: یہ جو ہمارے بھائی، ایک منٹ جی، ایک منٹ، ان سے اجازت کے ساتھ، یہ جو

ہوٹلوں پہ ٹیکس کی مخالفت کر رہے ہیں، یہ اس بات پہ نہیں کہ یہ عوام کے خیر خواہ ہیں اور ہم عوام کے خیر

خواہ نہیں ہیں۔ اصل میں حقیقت یہ ہے کہ مساجد ہماری اور ہوٹل ان کے ہیں، یہ لوگ اس لئے مخالفت کر

رہے ہیں۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: ہم فخر کر رہے ہیں کہ ہوٹل ہمارے غریب لوگوں کے ہیں یا عوام کے ہیں، آیا یہ باقی

ہوٹلوں والے عوام نہیں ہیں؟ مسجد صرف آپ کی ہے؟ مسجد ہم سب کی ہے۔ کس نے آپ کو کہہ دیا ہے

کہ مسجد آپ کی ہے؟ ہم خدا کے فضل سے آپ سے اچھے مسلمان ہیں۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی، سران الحق صاحب!

مولانا محمد عصمت اللہ: جناب عالی! یہ سینما کس کے ہیں؟

جناب بشیر احمد بلور: اپنے نام کے ساتھ مولانا کا لفظ لگا کر ہم جیسے مسلمان نہیں ہو سکتے، کہ آپ مولانا فضل،

آپ نے جواب میں کیا کہوں کہ آپ کے کردار اور ہمارے کردار میں بڑا فرق ہے۔

جناب مختیار علی: مولانا صاحب وائی جماعت زموں پرہ دے جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: مختیار علی صاحب۔

جناب مختیار علی: او ناست پہ اسمبلی کبھی دے۔ بیا خہ لار شہ پہ جماعت کبھی کبھینہ هلته کبھی، امامتی ہم ور کوہ او سبق ہم پرها وود۔

جناب امانت شاہ: ہم پہ اسمبلی مونرد جماعت کار کول غوارو۔

جناب سپیکر: پلیز، امانت شاہ، امانت شاہ د خبرو طریقہ دا دہ چہی تہ ماتہ وایہ کنہ۔

مولانا محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! مختیار علی صاحب مے نہ پہ سنیما کبھی پریردی او نہ پہ جماعت کبھی زہ کبھینا سٹی شم۔

جناب سپیکر: ماتہ وایہ ماتہ۔

قاضی محمد اسد خان: ایک بات دلچسپی کی۔۔۔۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب! د جماعت دے خلقو تہ ورو مے د اسمبلی ضابطہ او بنائی جی، دا چہی شوک وائی چہی جماعتونہ زمونردی۔ دہی ملایا نو تہ ورو مہی چل او بنائی چہی اسمبلی کبھی خنگہ خبرہ کیری؟

قاضی محمد اسد خان: جناب یہ مسجد کا نام غیر ضروری ہے۔ جی جب ہم بات کرتے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، سراج الحق صاحب۔

قاضی محمد اسد خان: ہر بات میں اسلام اور مسجد کی بات نہیں کرنی چاہیے۔ سپیکر صاحب! یہ غلط ہے۔

جناب امانت شاہ: الحمد للہ، تاسو لبر پہ دیکبھی عقل زدہ کړئی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ محترم سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! آپ مہربانی کریں اس مسئلے پر ووٹ کرائیں آپ اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں، آپ ووٹ کرائیں۔ (شور اور قطع کلامیاں) ویسے خواہ مخواہ اسمبلی کا ٹائم ضائع کر رہے ہیں۔

بڑا قیمتی وقت ہے۔ ہمارا ایجنڈا باقی رہ جاتا ہے۔ پھر آپ ادھر کہتے ہیں کہ Adjourn جلدی کر دی جائے۔

اسمبلی Adjourn تب ہوگی جب ہمارا ایجنڈا ختم ہوگا۔ آپ ایجنڈے کو کیوں طول دیتے ہیں؟

جناب مظہر علی قاسم: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب مظہر علی قاسم: جناب سپیکر! اس کے اوپر آپ نے ابھی 'Yes' اور 'No' کہہ دیا ہے ابھی آپ Counting کر لیں کہ کس کے ووٹ زیادہ ہیں، اس کے حق میں فیصلہ کریں۔ اس میں تو اتنے لمبے Problem کی بات نہیں ہے۔ سر۔

جناب سپیکر: جی۔ سراج الحق صاحب۔

سینیئر وزیر: جناب سپیکر صاحب! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ظفر اعظم صاحب میرے پاس بیٹھے ہیں اور مسلسل ایک ہی گلہ کر رہے ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مسئلہ مسجد اور ہوٹل کا نہیں ہے۔ ہوٹل اور مسجد بھی ایسی جگہیں ہیں جو ہم سب کی مشترکہ ہیں اور روز ہم ہوٹلوں میں جاتے ہیں اور روز ہم مساجد میں بھی جاتے ہیں۔ یہ اس طرح نہیں ہے کہ ہوٹل اور مسجد میں ہم، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے فوڈ منسٹر نے ایک پہلے سے طے شدہ چیز کے بارے میں، اس کے طریقہ کار کے بارے میں اور حکمت عملی کے بارے میں بات رکھی ہے اور وہ میرے فاضل دوست خوب سمجھتے ہیں کہ اس میں کوئی نئی بات بھی نہیں اور جہاں تک ہمارے محترم بھائی بشیر بلور صاحب نے بات کی ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ یہاں غربت سب سے زیادہ ہے، عوام کو ریلیف کی ضرورت ہے اور عوام پر نئے بوجھ ڈالنے کے ہم پہلے بھی مخالف تھے آج بھی ہیں، ہماری کوشش یہ ہے کوئی نیا ٹیکس نہ لگے اور بوجھ کم از کم ہو۔ لیکن میں یہ ضرور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ شاید دنیا میں کوئی بھی ایسا ملک نہیں ہے جو اپنے پاؤں پر کھڑا ہو اور اس کے لئے عوام Contribution نہ کر رہے ہوں اور جو دیتے ہیں تو انہی پر خرچ ہوتا ہے اور یہ ہمارے ملک کے اندر پریکٹس ہے کہ ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف اور ایشین بینک سے لایا جائے۔ اور یہاں خیرات کی طرح تقسیم کیا جائے تو یہ 56 سالوں سے تو یہ پریکٹس چلی آرہی ہے۔ لیکن بالا خرہ ہم نے یہ سوچنا ہے کہ اس کا انجام کیا ہو گا اور ایک وقت ایسا آئے گا کہ اگر ہم نے U-turn نہیں لیا، اگر ہم نے اپنے وسائل پہ اور اپنے حالات کے مطابق پاؤں پھیلانے کی کوشش نہیں کی اور ہم نے اپنے اخراجات کو محدود نہیں کیا تو شاید ایک بار پھر افریقہ کے لوگوں کی طرح ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف والے ہمارے ساتھ بھی سلوک کریں گے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ Slow اور Gradually آہستہ حکومت اور صبر کے ساتھ ہمیں اپنے وسائل تلاش

کرنے کی بھی ضرورت ہے اور عوام کے پاس جو وسائل ہیں وہ شیئر کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ ہمارے ملک میں یقینی بات یہ ہے کہ ایسے ہوٹل جو کہ چلتے ہیں، جو آمدنی کے ہیں، وہ بھی زیادہ نہیں ہیں وہ انتہائی کم ہیں اور جو دور دراز کے پہاڑی علاقوں میں ہوٹل ہیں، وہ تو ایسے ہیں کہ بالکل قوت لایموت پہ چل رہے ہیں ان کی کوئی زیادہ آمدنی نہیں ہے۔ اس لئے عبدالاکبر صاحب نے تجویز پیش کی کہ اس میں زیادہ سے زیادہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ عام آدمی پر اس کا بوجھ نہ پڑے اور ہمارے منسٹر نے اس کے ساتھ Agree کیا ہے۔ لہذا اس میں تلخی کی بات نہیں ہے، اس میں بحث کی بھی بات نہیں ہے ایک امر واقع ہے۔ جہاں تک 'Yes' اور 'No' کی بات ہے ہم ہمیشہ 'Yes' بھی کہتے ہیں ہمیشہ 'No' بھی کہتے ہیں، جس طرح۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: زما یو عرض دے کہ ما تہ اجازت وی، دا سینئر منسٹر صاحب ربنٹیا خبرہ دہ ڊیری بنی خبری کوی او دومرہ بنکلے خبری کوی، دومرہ خونرے خبری کوی چپی د هغوې مونره ډیر احترام کوؤ خو دوی دا خبره او کره چپی مونرہ کوشش کوؤ چپی خپل اخراجات کم کرو، معافی غوارم سپیکر صاحب، نن دا کوئسچن تاسو لیدلې دے چپی په چیف منسٹر هاؤس باندې او فرنٹیئر هاؤس باندې او د مسنٹرانو په کورونو باندې سومرہ اربونه لکھونه روپئی لگیدلے دی، دا کوئسچن دلته نن ډسکس شوې نه دے۔ زما دا خواست دے سپیکر صاحب، چپی تهییک ده حکومت کوشش د اوکری خو دا د غریبو خلقو او د عوامو، دا څنگه چپی دوی پخپله او فرمائیل، پرل کانتیننٹیل باندې که لس زره ټیکسونه اولگی۔ زمونره هیخ اعتراض پرې نشته۔ تاسو لار شی، دے بنار کبئی داسی ورکو تے هوتلونہ دی چپی خدائے شاید دے چپی هلته د سرائے په شان د شپې پکبئی کت نه شی اچولې، دومرہ دغه نشته، اخراجات د خلقو زیات دی او آمدن کم دے نو زمونره دا خواست دے چپی دومرہ مهربانی، څه نه څه مهربانی د اوکری، دا ففتی پرسنته، څه د کم کړئی او خپل دغه، دا نه ده چپی مونره خواه مخواه دا وائیو چپی دا دے ختم شی واخلی د خو په طریقہ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بہت اچھی باتیں کیں، ہم بھی یہ سمجھتے ہیں کہ حکومت بغیر Taxation کے ہیں چل سکتی لیکن اس Taxation کا کوئی طریقہ کار ہونا چاہیے۔ اگر آپ

بڑے ہوٹلوں پر لگاتے ہیں تو اس سے عام آدمی پر اثر نہیں پڑے گا ایک، دوسری بات جو یہاں پر سب سے انتہائی ظلم ہوا ہے، اگرچہ اس حکومت نے نہیں کیا ہے پہلے سے یہ آرڈیننس ہے لیکن جناب سپیکر، جب ایک ہوٹل چلتا نہیں اور اس میں پچاس کمرے ہیں تو پچیس کمروں کا اس کو خواہ مخواہ کا ٹیکس دینا پڑے گا۔ اگر وہ چلتا ہے یا نہیں چلتا۔ ہاں اگر چلتا ہے جس طرح میں نے رولز کی بات کی، اگر آپ رولز اس طرح بنائیں کہ جو اس میں چلتا ہے، اس کو آپ Include کر دیں، بڑے ہوٹلوں کو، چھوٹے ہوٹلوں کو اور جو نہیں چلتے تو خواہ مخواہ کے لئے جب ہوٹل کو کوئی پیسہ نہیں آتا تو وہ ٹیکس کیسے لے گا؟

قاضی محمد اسد خان: سپیکر صاحب! میں۔

جناب امیز زادہ: جناب سپیکر۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب! کہ ما تہ اجازت وی جی۔ سراج الحق صاحب چچی چچی کومہ خبرہ او کر لہ چچی خومرہ سراج الحق صاحب خور دے دھغی نہ ئے زیاتہی خبری خورہی دی جی او مونرہ د دوئی یر د زہ نہ احترام کوؤ۔ د دوئی خبری بالکل تھیک وی جی زومونرہ پہ Tax collection باندہی ہیخ اعتراض نشتہ دے۔ د دہ Taxes پہ ذریعہ صوبے چلیبری او ملک پرہی چلیبری، زومونرہ پہ ہغی باندہی اعتراض نشتہ دے خود دہی پہ طریقہ کار باندہی مو اعتراض دے۔ چچی د Fixed tax پہ خائے پہ استعمال باندہی تا سو Tax اولگوئی۔

قاضی محمد اسد خان: سپیکر صاحب! اگر اجازت ہو تو؟ کہنے کا مقصد یہ ہے جی کہ جتنی بھی Unemployment اور صوبے کی ڈیولپمنٹ کے بارے میں Debate ہوتی رہی ہے، اس میں ایک Important بات یہ تھی کہ Mineral کے ساتھ ساتھ ٹوررازم انڈسٹری ہمارے لئے بہت بڑی Income کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اور ہمارے فرنٹیر کی جتنی ٹوررازم ہے، اس میں روڈ اور سیکورٹی کے ساتھ ساتھ اچھی Accommodation کی کمی ایک اہم جز ہے۔ اور اگر آپ ہوٹلز کو ٹیکس کرنا شروع کر دیں جس سے اتنی زیادہ آمدن بھی آپ کو میں نہیں سمجھتا کہ ہو سکتی ہے۔ ایک تو ان کے ریٹس بڑھتے جائیں گے اور یہ ہماری جو انڈسٹری ہے یہ اور Downfall کا شکار ہو جائے گی۔ لہذا گزارش ہے کہ اس کو۔۔۔۔۔

جناب نادر شاہ: سپیکر صاحب! یوہ خبرہ کومہ۔

جناب سپیکر: جناب ربانی صاحب، جناب ربانی صاحب۔

وزیر محصولات: دا آرڊیننس خود 2002 نہ لاگو دے۔ ہغہ شتہ، صرف ہغی لہ رولز جو رول دی۔ کوم تجاویز چہ د دوی راغلل، د دہ پہ رنہا کنبہ بہ ان شاء اللہ مونہ ہغہ رولز جوہ کپو او دوی د دا Powers را کپری چہ مونہہ رولز جوہ کپو دا خود مخکنبہ نہ لاگو دے شہ نوہ شہ مونہہ نہ لاگو کوؤ۔

جناب نثار صفر خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب خلیل عباس خان: کہ تاسو اجازت وی سر جی۔ چہ خنگہ منسٹر صاحب او ویل چہ مونہہ تہ دے اجازت را کپری چہ مونہہ رولز جوہ کپو نو زما خوبیا دا تجویز دے جی چہ دا موجودہ کارروائی د Suspend شی او یوریزولیشن دے دوی راوری چہ دوی تہ د نوی رولز جوہ ولو د پارہ دا ہاؤس اجازت ورکری۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: ووت تہ واچوئی جی۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: سپیکر صاحب، سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ووت تہ واچومہ نو ما سرہ، زہ خو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: د دوی تولو خو ہوتلے دی، زما خو ہوتل نشتہ جی زما ہم واوری۔

(شور)

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: نہ لکہ اوس منسٹر صاحب او ویل چہ د دہ ورور بہ بہرتی کیبری، اوس بہ وائی چہ د دوی ہوتلے دی۔ دا Taxation ہم دے، ہر شہ دے،

په دې باندې خبرې اوشوې جی خودا هر ځائے کبني Gradation کيری۔ One Simple star, two star, three star, four star, five star که داسې يو formula ایجاد شی چې د دې لاندې خلقو د پاره One star, two star omitted دی، نو دا مسئله به هم حل شی او زما خیال باندې دا ټول شے او هسې هم د Taxation هغه سلیم خان خونشته دے، دلته کبني چا يو شعر او وئیلو چې دا پکبني او وایه نو که اجازت وی نو اوایم۔

آوازیں: او۔

جناب سپیکر: او وایه۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: وائی چې۔

ملیس اس لئے ریشم کاڈھیر بنتی ہیں

کہ دختران وطن تارتار کو ترسیں

چمن کو اس لئے مالی نے خون سے سینچا تھا

کہ اس کی اپنی نگاہیں بہار کو ترسیں

جناب سپیکر: جی سراج الحق صاحب۔

سینیئر وزیر: محترم سپیکر صاحب! زه خو صاحبه په فلور باندې ولاړ وومه خو محترم اور زما د هغې خبرو هغه تسلسل برقرار اونه ساتلو۔ بهر حال دا غواړمه چې کم از کم په اسمبلی کبني دننه عدل و انصاف وی نو بیا به دا چلیږی۔ دے مسئله کبني جی څه نوے مسئله نشته دے۔ دا افتخار جهگړه چې کوم تجویز پیش کړلو، د دې سره زموږه اتفاق دے۔ دیکبني ئے صرف درخواست دا کړے دے چې د 2002 نه دا Tax خو هسې هم لاگو دے خود دې قواعد و ضوابط جوړولو د پاره موږه وخت غواړو۔ هغه قواعد و ضوابط چې جوړ شی صاحبه، هغه به بیا دے اسمبلی ته راوړو یعنی په هوا کبني خو به هغه نه پاس کيری۔ هغه به بیا دے اسمبلی ته راوړو نو په دې وجه زما درخواست دا دے چې که چرته غلط شو نو بیا به ئے مسترد کړو۔ موږ خو په شریکه باندې دا ټول کارونه کوؤ۔ نو په دې باندې اتفاق پکار دے چې قواعد و ضوابط جوړ شی۔ اوس که موږه

یو منسٹر لہ د قواعد و ضوابط د جوړولو ہم اجازت نه ورکوؤ نو دا هډو انصاف ته تر دے خبره نه ده۔ نو د دې وجے نه زه وایمه چې فوډ منسٹر ته مونږه اجازت ورکړو چې دوئی قواعد و ضوابط جوړ کړی۔ هغه به بیا په اسمبلی کښې پیش کړو، د سکس به ئے کړو چې کوم زیات وو، هغه به کم کړو۔

جناب نثار صفر خان: جناب سپیکر! میرے خیال میں ہمارے گلیات میں جتنے بھی ہوٹل ہیں، وہ سیزن ہوٹل ہیں۔ وہاں جب بارش شروع ہو جائے تو پھر وہاں کوئی بھی نہیں جاتا۔ اگر ہم ٹیکس لگا رہے ہیں تو یہ ان سب کے ساتھ زیادتی ہے۔

آوازیں: وہاں چار مہینے کر دیئے ہیں۔

جناب نثار صفر خان: جی، چار مہینے کر دیئے ہیں لیکن چار مہینوں میں بھی لوگ نہیں جاتے نا، جی۔
ملک ظفر اعظم (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جناب سپیکر صاحب! رولز ریگولیشن بنانے کا تو حکومت کو حق حاصل ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز آرڈر، پلیز آرڈر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: یہ ہر حکومت کا حق ہے کہ وہ رولز بنائے اور اس میں افتخار جھگڑایا جو بھی ہوں ان کی اپنی بھی سوچ ہوگی کہ وہ علاقے جہاں پر ہوٹل بن چکے ہیں۔ رولز بنانے کی اجازت دے دیں۔

Mr. Speaker: Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill. Now the Honourable Minister for Excise and Taxation, N.W.F.P, to please move that the North West Frontier Province Finance (Amendment) Bill, 2003, may be passed. Honourable Minister for Excise and Taxation, please.

شمال مغربی سرحدی صوبہ (ترمیمی) فنانس بل 2003 کا پاس کیا جانا

وزیر محصولات: جناب سپیکر صاحب! میں شمال مغربی سرحدی صوبہ فنانس (ترمیمی) آرڈیننس مجریہ۔۔۔۔۔

جناب ظفر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! بسم اللہ نہیں پڑھی، بسم اللہ پڑھیں۔

وزیر محصولات: مجریہ 2003 کو ایوان میں پاس کرنے کے لئے تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the North West Frontier Province Finance (Amendment) Bill, 2003, may be passed. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The Bill is passed. The Honourable Deputy Speaker to please move that the report of Standing Committee No. 1, on procedure and.....

(Interruption)

جناب نثار صفدر خان: میری گزارش ہے کہ میں نے کال اٹنشن آپ کو دیا تھا۔

جناب سپیکر: اس کو بعد میں لیں گے۔

جناب نثار صفدر خان: ممبران کو آپ وقت دے دیتے ہیں اور ہمارا جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ صبر کر لیں اس آئٹم کو پہلے لیتا ہوں تو پھر آپ کال لیں گے نا۔

جناب نثار صفدر خان: ٹھیک ہے۔

مجلس قائمہ نمبر ایک برائے قواعد و انضباط، استحقاقات و سرکاری یقین دہانیوں کے بارے

میں رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: The honourable Deputy Speaker to please move that the Report of Standing Committee No. 1, on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances, may be adopted. Honourable Deputy Speaker, please.

آوازیں: وہ نہیں ہیں۔

Mr. Speaker: Any other.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan Jhagra: Report. Mr. Speaker Sir, being a member of the committee I will.....

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب! Mover! نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں جی۔ Any member can۔ آپ نے رول پڑھا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ہاں جی۔

جناب سپیکر: وہ Quote کریں نا، لاء منسٹر صاحب۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: سر! اس دن ہاؤس میں Place بھی میں نے کیا تھا۔ ڈپٹی سپیکر صاحب پریزیڈنٹنگ سپیکر تھے۔

جناب سپیکر: جی، افتخار احمد خان جھگڑا صاحب۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: اور جناب He has requested me to on his behalf, read it out مجلس قائمہ نمبر 1 برائے قاعدہ و انضباط، استحقاق و سرکاری یقین دہانیاں صوبائی اسمبلی صوبہ سرحد کے گزشتہ اجلاس مورخہ 24 اپریل 2003 میں جناب انور کمال خان صاحب، ایم پی اے، محرک نے قواعد و انضباط و طریقہ کار شمالی مغربی سرحدی صوبہ 1988 میں کمیٹیوں کی نشستوں میں اضافہ سے متعلق چند ترامیم پیش کی تھیں، کاپی منسلک ہے، جو کہ قاعدہ 153 کے تحت مجلس قائمہ نمبر 1 کو حوالے کی گئیں۔ مجوزہ ترامیم کمیٹی کے اجلاس منعقدہ مورخہ 20 اگست 2003 میں زیر غور لائی گئیں۔ کمیٹی نے جناب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: موشن، دی موشن، موشن پیش کریں نا۔

Mr. Iftikhar Ahmad Khan Jhagra: Sir, the motion before the House is that the report presented by the Committee.....

(Interruption)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے اور آئریبل ممبر اس کو Adopt کرنے سے پہلے یہ کر لیں گے۔ جناب سپیکر! یہاں پر انہوں نے 172 میں جو Amendment propose کی ہے، میری ذاتی رائے یہ ہے شاید یہ غلط ہو کہ جو کورم پہلے ہوتا تھا، نوممبران کی کمیٹی میں تین کا کورم ہوتا تھا یعنی One third of the total Members of the Committee یہاں پر تو ممبران کی تعداد کو تیرہ Propose کیا گیا ہے لیکن کورم کو پانچ کر دیا گیا ہے اس لئے یہ کورم کی تعداد جو Common rules ہیں، اس کے خلاف ہے، اگر اس کو، This is Sir, my personal suggestion, if it can be corporate خیال میں کارروائی Smooth running کرے گی کیونکہ، اگر آپ پانچ لکھتے ہیں تو پانچ It is very harsh on thirteen کیونکہ Nine میں تین ہیں تین ہیں تو اگر Thirteen میں پانچ کرتے ہیں تو وہ جو

پہلے سے Ratio آ رہا ہے اس میں فرق پڑھ جائے گا۔ تو اگر یہ، صرف Simple ہے کہ Five may

-be read as four

Mr. Iftikhar Ahmad Khan Jhagra: Mr. Speaker Sir! I beg to move that the report placed before the House, may please be adopted.

جناب سپیکر: عبدالاکبر نے جو Amendment اس میں، پانچ کی بجائے چار۔۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر صاحب! اگر Amendment کی اجازت ہو، ان کو اجازت دی ہے۔ میں سر، تھوڑی اس میں اجازت چاہوں گا کہ کچھ کہہ سکوں۔ اگر چیئر کی طرف سے اجازت ہو؟ یہ اسی Amendment، اس بل میں تعداد کے بارے میں ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! میری صرف یہ بات ہے کہ ابھی انہوں نے کہا کہ غریب عوام اور اس کا خرچہ ہے، یہ ہے، وہ ہے جی، اس بل میں آپ دیکھیں کہ Nine to fifteen یعنی پانچ بندوں کا اضافہ ہو رہا ہے، تین سے پانچ ہو گئے۔ یہ جو سیریل وائز آرہا ہے، ممبر جو کمیٹی کے بن رہے ہیں۔ تو سر، فی ممبر پر، ایک سٹیڈنگ کمیٹی کے ممبر پر، میٹنگ بلانے پر گیارہ ہزار روپے خرچہ آتا ہے جی تو آپ اس کا حساب کر لیں میں نے تو ویسے رف حساب کیا ہے۔ ایک کمیٹی پر چھ لاکھ Something اس طرح کا خرچہ پڑے گا۔ تو میری ریکوئسٹ یہ ہے کہ یہ جو Nine ہیں، یہ کافی ہیں اور اس میں Amendment نہ لائی جائے نہ وہ ممبرز بڑھائے جائیں۔ اگر ایسا ہو جائے تو میں آپ سے متفق ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں ایک بات کی وضاحت کروں کہ ہمارے پریس کے بھائی بیٹھے ہیں اور آئریبل منسٹر نے جو بات کی ہے، میرے خیال میں وہ بھی اس کو Quote کریں گے اور کل اخباروں میں یہ بات آئے گی تو Definitely عوام کے ذہنوں میں خدشات پیدا ہوں گے۔ جناب سپیکر! جو یہ بات کر رہے ہیں، وہ انہیں ممبرز کے لئے ہے جن کو گورنمنٹ نے Accommodation نہیں دی ہے جو آپ کے ایم پی ایز ہاسٹل میں ہیں، پچاس (50) ہیں، ساٹھ (60) یا ستر (70) کمرے ہیں، ان ممبران کو جو Facilities available نہیں۔ دوسرا جو پشاور ڈسٹرکٹ کے بارہ (12) ایم پی ایز ہیں، تقریباً دس بارہ ایم پی ایز ان کو بھی یہ Facilities available نہیں ہیں تو تقریباً چوراسی، پچاسی ممبران کو یہ

Facilities available نہیں ہیں۔ باقی منسٹرز صاحبان ہیں، ان کو بھی یہ Facility available نہیں ہے، چیف منسٹر کو بھی، تو سب میرے خیال میں دس یا بارہ ممبرز رہ جائیں گے جن کو Facilities available ہیں۔ تو یہ میں For explanation اور ریکارڈ کو درست کرنے کے لئے کہہ رہا ہوں۔ جناب سپیکر! یہ جو تعداد زیادہ کی گئی ہے، یہ اسی ہاؤس نے، چیئر نے ہاؤس سے پوچھا تھا کہ انور کمال خان نے جو Amendment move کی ہے، اسے کمیٹی کو ریفر کیا جائے تو ہاؤس نے Agree کیا تھا۔ اس لئے جناب سپیکر، کہ تیرا اسی سے ہاؤس ایک سو چوبیس کو چلا گیا ہے۔ اگر 40% یا 50% آپ کا House increase کر جاتا ہے تو Naturally آپ نے کمیٹی کے ممبرز کی تعداد بھی اسی حساب سے، میرے خیال میں کمیٹی نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ اگر 80 کا ہاؤس ہوتا تو پھر تو ٹھیک تھا، 9 ممبران کافی تھے لیکن اگر ایک سو چوبیس کا ہاؤس ہو تو ایک سو چوبیس کے ہاؤس میں آپ اگر نو ممبران رکھتے جناب سپیکر، تو میرے خیال میں ہر ایک ممبر ایک کمیٹی یا زیادہ سے زیادہ دو کمیٹیوں ممبر بن سکتا ہے، پھر وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ تو یہ تو اس ہاؤس نے ریفر کیا تھا اس کمیٹی کو۔

وزیر قانون: بالکل اس ہاؤس نے ریفر کیا تھا جناب سپیکر صاحب اور میں یہ بھی مانتا ہوں کہ جن کو Accommodation گورنمنٹ نے Provide کی ہے، ان کو جو چھ سولتے ہیں، وہ نہیں ملیں گے۔

جناب عبدالاکبر خان: باقی مراعات۔۔۔۔۔

وزیر قانون: باقی مراعات تو وہی کی وہی ہیں جو Residential اور Non residential کے درمیان ہوتی ہیں لیکن پھر بھی یہ بوجھ بڑھانے کا ایک ذریعہ ہے اسمبلی پر اور گورنمنٹ پر۔ اگر۔۔۔۔۔

جناب ظفر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! موبائیل آن ہے۔ جناب سپیکر صاحب! موبائیل آن ہے۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! د منسٹرانو تلاشی واخلی، دوئی سرہ دے۔

جناب سپیکر: بس د چیئر سرہ بہ تعاون دا وی چپی پخپلہ ئے راؤری او چیئر تہ ئے کیبردئی پہ تبیل بانڈی۔

(تالیاں)

Hon'able Minister for Excise and Taxation.....

جناب مختیار علی: آیا ز صاحب سرہ وو نو ہغہ او بنا یو او چہی دہ سرہ دے نو ہغہ ئے نہ بنا ئی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! ما خپل Amendment واپس واغستو او دغہ بل Adopt کړئ تاسو ځکه چہی زما پہ خیال زما د Amendment پہ وجہ باندہی ټول دغہ دغہ کبیری۔

جناب سپیکر: موبائل د چا سرہ وو ہغہ دے پخپلہ موبائل راؤړی، بیا بہ کارروائی نورہ ہلہ کبیری چہی د چا سرہ وو ہغہ د دا مظاہرہ او کړی۔

(تالیاں)

جناب مختیار علی: برہ جی دے سیکورٹی والا تہ پتہ دہ چہی چا سرہ دے۔

وزیر قانون: یہ گیلری سے آواز آئی تھی، ادھر نہیں ہے، حقیقت ہے۔

جناب سپیکر: آپ جیسے لوگ کہہ رہے ہیں تو میرا یقین ہے کہ آپ جھوٹ نہیں بولیں گے، بس ٹھیک ہے۔
میاں نثار گل: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں موبائل پر۔ تھینک یو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! یہ موبائل فون تقریباً چار پانچ چھ دفعہ اس ایوان میں لئے گئے ہیں لیکن دوسرے دن وہی موبائل فون میں نے ان لوگوں کے ہاتھوں میں دیکھے ہیں۔ یہی موبائل فون ان کو کون دیتا ہے؟ اگر آپ قانون ایسا بنالیں کہ اگر باہر پھر وہ موبائل فون انہیں نہ ملیں تو انشاء اللہ تعالیٰ کوئی بھی ایوان میں دس پندرہ ہزار روپے Loss نہیں کرے گا۔ اور یہ اس لئے ہے کہ ان کو پھر واپس مل جاتے ہیں تو یہ ایوان کے ساتھ مذاق ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب! آپ تو ایک طرف Privileges claim کرتے ہیں اور یہ وی وی آئی پی کارڈز ایئر پورٹ کے لئے اور اس کے لئے کہ بھی Body search نہیں ہوگی تو آپ معزز اراکین ہیں، کیا میں اپنے عملے سے کہوں کہ گیٹ پر پہلے ان کی تلاشی لیں تاکہ ان سے موبائل پہلے جمع کر لیں۔ یہ تو آپ لوگ چیئر سے تعاون کریں کہ میں نے بار بار کہہ دیا ہے۔۔۔۔۔

میاں نثار گل: نہیں جی، جب آپ لے لیتے ہیں تو ان کو واپس نہ کریں۔

جناب سپیکر: نوبت وہاں تک نہ پہنچائیں نا، پلیز نوبت۔۔۔۔۔

میاں نثار گل: واپس نہ کریں پھر۔

جناب سپیکر: پلیز نوبت وہاں تک نہ پہنچائیں۔ اچھا جی۔ کیا فیصلہ ہو اور پورٹ کے بارے میں؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! آپ پھر Adaptation کے لئے Move کر دیں۔

وزیر قانون: اہم بات یہ ہے کہ اس کی Amendment واپس لینے سے ہمارا خرچہ زیادہ ہو رہا ہے۔ اس کا تو اس Amendment سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اس Amendment میں تو ہمیں تقریباً چار پانچ سو روپے کا فائدہ تھا اگر یہ Amendment واپس لے لیں تو پھر تو اور بھی نقصان میں چلے گئے۔ ہماری تو اس Amendment کے ساتھ کوئی بات ہی نہیں ہے۔ سر! آپ سوچیں کہ ایک ممبر، آج بھی مجھے یقین ہے اور آپ کو تقریباً صحیح اندازہ ہو گا کہ اس ہاؤس کا کوئی بھی بندہ کمیٹی میں، ایک یا دو کمیٹیوں میں خواہ مخواہ اس کا نام ہے جی تو اس کو تیسری دفعہ، تیسری کمیٹی کا اس کو ممبر بنانا، دو کمیٹیوں میں Already ایک ایک ممبر کا نام ہے۔ اندازاً آپ نے جو کمیٹیاں بنائی تھیں، میری ایک نظر سے گزری ہیں۔ آپ نے سب کو یہ موقع دیا ہوا ہے کہ وہ ایک کمیٹی میں تو ضرور ہے بلکہ دو میں ہے۔ بعض ایسے ہیں جو تین کمیٹیوں کے ممبر ہیں یا چیز میں ہیں۔ سر! اگر آپ اس کو اور زیادہ کریں گے Nine سے Fifteen کریں گے تو ایک ممبر چار کمیٹیوں میں رہے گا تو چار کمیٹیاں، یہ تو ہم اپنے لئے آپ سے یا حکومت سے یا ان عوام کا وہ دعویٰ جو کہ ہم کر رہے ہیں کہ ہم غریبوں کے لئے کچھ کریں گے، اس کی نفی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: مرید کاظم صاحب۔

سید مرید کاظم شاہ: جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ جب بھی اکرام اللہ شاہد صاحب کی کوئی رپورٹ اس ہاؤس میں آتی ہے، اس کی گورنمنٹ نفی کرتی ہے۔ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھتا ہوں کہ کیوں آپ اکرام اللہ شاہد صاحب کے پیچھے لگے ہوئے ہیں، کیا وہ گورنمنٹ کے نمائندے نہیں ہیں؟ ان کے ساتھ اشتراک نہیں ہے؟ میں صرف یہ وضاحت پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا، اچھا۔ جناب سراج الحق صاحب۔

شہزادہ محمد گتاسپ خان: سر! کسی حد تک لاء منسٹر صاحب بھی ٹھیک کہتے ہیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ ممبران اسمبلی کو عوام نے کام کے لئے بھیجا ہے اور کام سونپا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ ان کمیٹیوں میں ایک طرف

کے لوگ بیٹھتے ہیں اور دوسری طرف لوگ نہیں بیٹھتے۔ میں اس بات پر حیران ہوں، اگر اخراجات کا اندازہ لگایا جائے تو گورنمنٹ کے بہت بڑے اخراجات ہوتے ہیں۔ اسٹیبلشمنٹ پر ہوتے ہیں، ملازمین پر ہوتے ہیں، گورنمنٹ فنکشن کرتی ہے۔ جہاں جاتی ہے وہاں پر خرچہ ہوتا ہے اور گورنمنٹ ایک سمندر کی مانند ہوتی ہے اور گورنمنٹ کے بڑے وسائل ہوتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے ہمیں کہ کفایت شعاری کرنی چاہیے لیکن ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ ہمارے اخراجات زیادہ نہ ہوں۔ جہاں تک ممبروں کی جو ذمہ داری ہے، یہاں پر ہماری بہنیں بیٹھی ہیں، یہ بھی ممبرز ہیں، یہاں پر مختلف جماعتوں کے ممبرز بیٹھے ہیں اور اتنی Split decision آئی ہے الیکشن میں کہ ہر پارٹی کو کمیٹی میں نمائندگی بھی آپ کو دینی پڑتی ہے۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہوتی ہے سر، کیونکہ ہاؤس کا آپ پر Confidence ہے اور منفقہ ہاؤس نے آپ کو اختیار دیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر نہ زیادہ نہ کم کیا جائے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں یہ ضرور عرض کروں گا سر کہ یہ رپورٹ بھی ایک کمیٹی کے ذمہ دار ممبران صوبائی اسمبلی نے بیٹھ کر مرتب کی ہے اور اسے Out rightly reject کرنا بھی، کہ ہاؤس کہے کہ ہم اسے نہیں مانتے، خود ہی ریفر کریں اور خود ہی کہیں کہ ہم نہیں مانتے۔ اسے اسی طرح سے اگر کیا جائے کہ کمیٹی کو دوبارہ Review کرنے کے لئے بھیج دیا جائے، Reconsideration کے لئے اس اپنی رپورٹ کو، اپنے وجود کی نفی ہمیں نہیں کرنا چاہیے اسمبلی میں کہ ہم ایک طرف تو اسمبلی میں بیٹھے ہیں، تمام مراعات لے رہے ہیں، خواہ ہم وزیر ہیں، خواہ ہم اپوزیشن کے ممبرز ہیں، خواہ ہم گورنمنٹ کے ممبرز ہیں، ہمیں مراعات مل رہی ہیں، اس میں کوئی شک نہیں ہے اور کوئی بھی اتنے ہم بادشاہ نہیں ہیں کہ ہم آئیں تو تمام اخراجات ہم خود کر سکتے ہیں۔ نہیں، ہم یہاں پر غریب لوگ، مڈل کلاس لوگ، متوسط طبقے کے لوگ موجود ہیں۔ تو اس میں جب ہم کام کریں گے تو Naturally اخراجات بھی آئیں گے اور عوام اس بات پر کان دھرے نہیں بیٹھے کہ ممبر صوبائی اسمبلی کا کچھ کھا گیا یا اس نے خرچ کر دیا۔ لوگ ہم سے یہ Expect کر رہے ہیں کہ ہم یہاں بیٹھے ہیں اور لوگوں کے لئے کوئی اچھا کام کریں۔ اس لئے ناراضگی ان کی تب ہوگی جب ان کے منافی ہم پالیسیاں بنائیں، انہیں ہم تنگ کریں، پریشان کریں۔ تو میری یہ درخواست ہوگی سر کہ Out rightly اسے ہم

Reject نہ کریں، ہم کمیٹی کو Reconsideration کے لئے دیں کیونکہ وہاں بھی چیئرمین بیٹھا ہے، ممبر بیٹھے ہیں، ان کی بھی ہمیں تو بین کسی طور پر برداشت نہیں ہے۔ جی۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! میں ایک۔۔۔۔۔

جناب کاشف اعظم: پینسخہ منتہہ پاتے دی او د خبر و اجازت را کړئ جی۔

وزیر قانون: میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ سر! یہاں پر ہم، یہ ہاؤس بڑا خوش قسمت ہے جسے ایک اچھا چیف منسٹر ملا اور ایک ذمہ دار اپوزیشن لیڈر مل چکا ہے اور آپ جیسے کسٹوڈین، تو ہم لیڈر آف دی اپوزیشن کے ساتھ بالکل متفق ہیں کہ Reconsideration کے لئے یہ واپس بھیج دیا جائے۔

جناب کاشف اعظم: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔

جناب کاشف اعظم: داماتہ د وزیر قانون او د عبدالاکبر خان شہ گتھہ جو ربنکاری چپی د ہریو خیز دوی مخالفت کوی۔ دا خو کمیٹی رپورٹ را ورے دے نو دوی د دی ولہی مخالفت کوی؟ اول ئے عبدالاکبر خان صاحب مخالفت او کړو او اوس ئے وزیر قانون صاحب کوی۔

جناب عبدالاکبر خان: Personal explanation ما مخالفت نہ دے کړے، ما صرف د پانچ او د تین خبرہ کړې دہ نوزہ ہغہ واپس اخلم خو د کمیٹی دا Prestige دے چپی تاسو کمیٹی تہ لیبرلے دے او پہ ہغی کبني د گورنمنٹ میجارتی دہ، ہغہ وخت کبني دوی ولہی مخالفت نہ کوؤ؟ ہغہ وخت کبني دا منسٹر صاحب د ہغی ممبر دے، ولہی نہ راتلو؟ ہغہ وخت کبني ئے د دی مخالفت ولہی نہ کوؤ چپی کمیٹی پہ دی باندي دومرہ ورخی Consideration او کړو، یورپورٹ ئے تیار کړو؟ د دی رپورٹ نہ ہم حکومت بنہ خبر دے۔ دا چپی جوړیدو نو د دی نہ حکومت بنہ خبر وو۔ اوس صرف Political point score کولو د پارہ دلته کبني د دی مخالفت کوی۔ مونرہ جناب سپیکر، فرض کړہ کہ دغہ وی نو مونرہ د دی پہ دغہ کبني نہ یو خو دا دے ہاؤس ریفر کړے وو دغی کمیٹی تہ چپی چونکہ Strength زیات شو۔ دا د دنیا ټول Legislative اسمبلی چپی دی، پارلیمنٹونہ چپی دی، چپی خنگہ د ہغوی Strength سیوا کبیری Proportionally د ہغوی د

کمیٹی د ممبرز تعداد سیوا کیبری۔ مونبرہ خود ہغی پہ رنرا کبنی کرے وو۔ مونبرہ خود اوچو دا رپورٹ چونکہ د د حکومت پہ مرضی جوڑ شوے دے، د دوی پکبنی میجارتی دے، تاسو کمیٹی جوڑہ کرے دے، پہ Privileges and implementation، ہغی کبنی د دوی میجارتی دے، منسٹر صاحب پکبنی ممبر دے، ہغہ وخت کبنی ئے ولے مخالفت نہ کوؤ۔ اوس پہ فلور آف دی ہاؤس بانڈی د مخالفت کوی؟

جناب سپیکر: سراج الحق صاحب۔

جناب خالد وقار ایڈووکیٹ: سپیکر صاحب! دیکبنی زما عرض دے۔ زہ عبدالاکبر خان سرہ دیکبنی متفق یم چے دا کوم Seven number amendment دوی دغہ کرے

دے چے دا (مداخلت) The word three

جناب سپیکر: خالد وقار صاحب، دغہ خبرہ خو ہغہ واپس اغستی دے۔ تاسو لبر سراج الحق صاحب تہ موقع ور کرے۔

جناب خالد وقار ایڈووکیٹ: نہ جی، Four پکار وو، د Five پہ خائے Four پکار دی۔

جناب سپیکر: دا خود ہغی نہ وروستو خبرہ دے۔

جناب خالد وقار ایڈووکیٹ: جی۔ One third

جناب سپیکر: دا وروستو خبرہ دے۔

جناب خالد وقار ایڈووکیٹ: بنہ جی۔ One third دغہ پکار وو۔

جناب سپیکر: وایم دا وروستو خبرہ دے۔

سینیئر وزیر: محترم سپیکر صاحب! جناب شہزادہ گستاسپ خان صاحب ہم خبرہ اوکرہ، عبدالاکبر خان صاحب ہم پرے خبرہ اوکرہ نو تقریباً مونبرہ دے نتیجے تہ اور سیدو، اصلی خبرہ خودا دے چے Final authority خودا صوبائی اسمبلی دے او دے ہاؤس کبنی مخکبنی ہم خبرہ شوے دے چے زمونبرہ کومہ کمیٹی جوڑہ شی کہ ستینڈنگ کمیٹی وی، کہ بلہ کمیٹی دے، ہغہ ہم ہومرہ احترام او عزت لری خنگہ چے دا اسمبلی لری۔ خودا یو حق دے اسمبلی تہ ور کرے شوے دے چے

ہرہ کمیٹی چہ یورپورٹ پیش کری، پہ ہغی بانڈی دوئی خبرہ کولہ شی۔ نو دہی وجے نہ دوئی ہم اووئیل او لاء منسٹر ہم اووئیل چہ مونبرہ دہی کمیٹی دا رپورٹ سردست بالکل نہ مسترد کوؤ، نہ ئے تردید کوؤ او نہ ئے مخالفت کوؤ۔ دومرہ درخواست کوؤ چہ خیر دے پہ دہی دے بیا یوخل نظرثانی او کری او دہی نظرثانی دا درخواست دہ پارہ مونبرہ خپل حق محفوظ گنرو جی۔

جناب بشیر احمد بلور: زما دا درخواست دے سپیکر صاحب، چہی دا خنگہ چہی زمونبر رور خبرہ او کرہ، لیڈر آف دی اپوزیشن خبرہ او کرہ، زما حق نہ دے چہی زہ خبرہ او کرہم خوزہ دا عرض کوم، دا پکار دی چہی مونبرہ Consider کرو چہی دا کمیٹی Semi Assembly وی او کمیٹی ڈیر Important دہ۔ د کمیٹی پہ ڈیموکریسی کبہی ڈیر لوئے رول دے او دا رول بہ مونبرہ Ignore کوؤ نہ خو خبرہ دا دہ چہی خنگہ Expenses زیات دی، ہغہ شانته پکار دی چہی دا دے Reconsider شی نو مونبرہ Agree کوؤ ورسرہ جی۔

جناب فرید خان: پوائنٹ آف آرڈر سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: فرید خان، یو مسئلہ روانہ دہ، لہ پوائنٹ آف آرڈر، د کومی قاعدے خلاف ورزی شوہی دہ؟ کہ لہرما تہ دے اووئیل۔

Mr. Iftikhar Ahmad Khan Jagrah: Mr. Speaker Sir! With your permission I beg to move that the report of Standing Committee No. 1, lays before the House, may please be adopted.

جناب سپیکر: Consensus دا شو چہی Should be sent for reconsideration۔

جناب بشیر احمد بلور: نہ تپوس او کری کنہ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the report presented by hon'able member Iftikhar Ahmad Khan Jhagrah, may be referred for reconsideration to the same committee? Those who are in favour of it may say 'Ayes'?

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر! وہ Adopted کا کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے Adopt کا کہا ہے جناب سپیکر۔ آپ اسے Reconsideration کا کہہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اس نے۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان: نہیں جناب سپیکر وہ اپنے الفاظ واپس لیں۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب دا موشن کرے دے۔

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر! وہ جولائے ہیں، انہوں نے Present کیا ہے، وہ خود ہی پھر اپنے الفاظ سے واپس ہوں۔

Mr. Iftikhar Ahmad Khan Jagrah: I will say with amendment to be readopted by the.....

(Interruption)

Mr. Speaker: The question before the House is that the motion moved by hon'able member Iftikhar Ahmad Khan Jagrah for adaptation. The motion moved by hon'able member Bashir Ahmad Bilour is that it should be referred to the same committee for reconsideration. Is it the desire of the House that the report may be referred for reconsideration to the same committee as the motion moved by Bashir Ahmad Bilour?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: the 'Ayes' have it the report is referred for reconsideration to the same committee.

جناب فرید خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب عبدالاکبر خان: افتخار نے بھی Motion move کیا ہے تا تو وہ Withdraw کر لیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا جی Amend شو کنہ۔

جناب عبدالاکبر خان: نہ جی، اس سے Withdraw کر لیں جی۔ (مداخلت) نہیں

Adaptation کے لئے کیا ہے نا۔ تو آپ Adaptation کے لئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ Amendment۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! بات یہ ہے کہ اس نے Adaptation کے لئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو آپ ان سے ریکویسٹ کریں کہ وہ Withdraw کر لیں۔

جناب عبدالاکبر خان: اوس ضرورت نشتنہ جی۔

جناب سپیکر: ما خو صحیح کرے دے۔

جناب بشیر احمد بلور: نہ دا عرض کوم جی عبدالاکبر خان خو صحیح خبرہ کوی خو
تاسو یوخل دا بیا هاؤس ته پیش کړئی، هاؤس انکار او کړی، هغه ہم بدہ خبرہ
دہ۔ دا Reconsideration

جناب سپیکر: دا جی، داسې گورئی جی، هغه Adaptation اووئے Adaptation
باندې هاؤس Agree نہ شو Reconsideration باندې Agree شو۔

جناب عبدالاکبر خان: آپ نے نہیں ڈالا ہے۔ آپ نے اس کا موشن هاؤس کو نہیں ڈالا ہے۔ دو موشنز موو
ہوئے ہیں۔ ایک موشن یہ ہے کہ اس کو Adopt کیا جائے، دوسرا موشن یہ ہے کہ اس کو
Reconsideration کے لئے بھیج دیں۔ آپ نے Reconsideration والا موشن، جو آپ کے
ایجنڈے میں تھا بھی نہیں، لیکن آپ، وہ چونکہ هاؤس نے کہا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Consensus سے۔

جناب عبدالاکبر خان: Consensus سے، تو وہ آپ نے کہا لیکن اس کا موشن ابھی تک Stand کرتا
ہے۔ جب تک وہ اپنے موشن کو واپس نہیں لے گا، یا تو آپ اس پر ووٹ کریں گے یا وہ واپس لے گا۔
وزیر قانون: جھگڑا بھائی! آپ اس کو Withdraw کر لیں۔

جناب سپیکر: جب Subject matter referred ہو گیا تھا تو آپ ووٹنگ کس پر کریں گے؟
جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، اگر آپ یہ کر سکتے ہیں تو آپ وہ بھی کر سکتے ہیں۔

Mr. Iftikhar Ahmad Khan Jhagra: Mr. Speaker Sir! As the
parliamentary leader and all desire with the Government, I
withdraw this motion and I would request that this should go for
reconsideration.

Mr. Speaker: The motion moved by Mr. Iftikhar Khan Jhagra,
MPA, for adaptation of the report has been withdrawn. Is it the
desire of the House that the motion for adaptation, moved by
Honourable member Iftikhar Ahmed Khan Jhagra, may be
withdrawn?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The motion is withdrawn.

جناب فرید خان: پوائنٹ آف آرڈر جی، پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: قائدہ رولز بہ راتہ باقائدہ بنائے چہی د فلانی قاعدے خلاف ورزی کیری خکہ چہی زہ خودہی وخت کبہی پہ ایجنڈا روان یمہ چہی د کوم۔۔۔۔۔

جناب فرید خان: رولز درتہ بنائیم جی۔ رولز درتہ بنائیمہ جی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب فرید خان: د ایجوکیشن کوم رولز آو قائدہ چہی دہ، د ہغہی خلاف ورزی شوہی دہ جی پہ دہی صوبہ سرحد کبہی۔ محترم جناب سپیکر صاحب! پروں پہ جہان زیب کالج سوات کبہی د ٲٲنگ ٲکور پروگرام شوہی دے۔

Mr. Speaker: General discussion on C.I.P.

جناب فرید خان: محترم سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: General discussion on C.I.P.

جناب فرید خان: پروں پہ جہان زیب کالج کبہی د ٲٲنگ ٲکور پروگرام شوہی دے۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان۔

جناب فرید خان: پروں پہ جہان زیب کالج کبہی د دوکری باجو آو د گہا پروگرام شوہی دے، پہ ہغہی زہ بحث کول غوارم جی۔ محترم سپیکر صاحب! پروں پہ جہان زیب کالج کبہی، پہ تعلیمی ادارہ کبہی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ بیٹھ جائیں، میں آپ کو فلور نہیں دیتا۔ جی انور کمال، تہ پریرہ سربہ پوسٹنگز ترانسفرز بیا ولہی راولہی، دا بہ بالکل لر کری۔ مرید کاظم صاحب۔ ارشد خان صاحب۔

جناب محمد ارشد خان: زما جی سبائنی کاروائی دہ۔

جناب سپیکر: کمیونٹی انفرسٹرکچر۔

جناب محمد ارشد خان: دا دا فہرست راغلے دے جی، پہ ہغہی ستاسو یو اعتراض دے، ستاسو پہ دہی سیکرٹریٹ باندہی ہم یو اعتراض دے جی۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

جناب محمد ارشد خان: نو ستاسو، ځڪه ستاسو د اجازت په (ٿهٿهه) زما جي دا كوم قرار دادونه چي راغلي دي، دهغي نمبره تاسوته بنائيم۔ دفعه 290 او 395 نمبره راغله ده او زما جي۔۔۔۔

جناب سپيڪر: آرڊر پليز، آرڊر۔

جناب محمد ارشد خان: تاسو جي اجازت راڪه ده ده۔

جناب بشير احمد بلور: ورته او وايه ڪنه۔

قاضى محمد اسد خان: پوائنٽ آف آرڊر سر۔

جناب سپيڪر: دا يو خو په پوائنٽ آف آرڊر ولا ڊه نو مطلب دا ده چي ته هم په پوائنٽ آف آرڊر، بل ڪيري پوائنٽ آف آرڊر؟

جناب محمد ارشد خان: نو 251، 252 نمبر نه ده راغلي پڪيني او 290 او 305 پڪيني راغله ده۔۔۔۔

جناب سپيڪر: بس آئنده به ان شاء الله۔۔۔۔

جناب محمد ارشد خان: نوزه وايم جي دا سباله كوم فهرست ده، تاسو د كارروائي د پاره جو ڪه ده ده، دهغي ڪيني د زما دا 251 او 252 هم راشي، دغه تاسو مهرباني او ڪري پڪيني۔

جناب سپيڪر: جي ڪوشش ڪوؤ۔

جناب محمد ارشد خان: سر C.I.P ڪل ده۔

جناب جمشيد خان: ڪيمونٽي انفراسٽرڪچر سبا ده۔ په دو تاريخ باندې ده۔ سبا له په دو تاريخ په ايجنڊا ڪيني ده جي۔ دو تاريخ باندې په ايجنڊا ڪيني ده۔

جناب سپيڪر: خليل عباس صاحب۔ خليل عباس صاحب۔

جناب خليل عباس خان: ڊيره مهرباني جي۔ تاسو ما ته په سي آئي پي، ڪميونٽي انفراسٽرڪچر۔۔۔۔

آوازيں: دا سبا ده ده جي۔

جناب سپیکر: آج، آج ہے۔

قاضی محمد اسد خان: یہ کل ہے، آج پوسٹنگ اور ٹرانسفرز ہیں۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب! اوس تاسو دا دغہ اوکرو، کہ ستا سوا اجازت وی جی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب! سی آئی پی باندی دغہ کرے دے۔
آوازیں: نہ نہ دا سبا دے کنہ۔

جناب بشیر احمد بلور: نن پوسٹنگ ایند تیرانسفرز دے جی۔

جناب سپیکر: پوسٹنگ ایند تیرانسفرز باندی خو بشیر بلور صاحب دومرہ دغہ شوہی دے۔

جناب خلیل عباس خان: پریر دہ چہ سی آئی پی مخکنہی کری۔

جناب بشیر احمد بلور: دا اوس دا ایجنڈے آتہم دے ہغہ تاسو سرہ ڊسکس شوہی دہ، دا ایجنڈا د ہغی نہ پس دا ایجنڈا ترے راغلی دہ۔

جناب سپیکر: نہ، نہ۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: زہ وایم دا ہاؤس کنبی ہم دا تاسو چہ کوم مونرہ تہ را کرہی دہ، بیا پہ دہی خو مونرہ ہغی لہ، دا تاسو دان۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما پہ خیل خیال ظفر اعظم صاحب پہ ہغی کنبی یعنی مطلب دا دے دغہ ہم کرے دے۔

جناب بشیر احمد بلور: نو بیا دا خو جی دا سی آئی پی چہ دہ، دا بیا سبا اوکری۔

جناب سپیکر: سبا بہ اوکرو بس صحیح دہ۔

تبادلوں اور تعیناتیوں پر بحث

جناب بشیر احمد بلور: سبا بہ اوکرو خو دا دے باندی خہ خبری تاسو تائم تیر کرو۔
پوسٹنگ ایند تیرانسفرز د پارہ۔ سپیکر صاحب پینخہ مینتہ، خبری کوم۔

جناب سپیکر: پلیز آرڈر، جی۔

(شور)

جناب سپیکر: میرے خیال میں مرید کاظم صاحب تو روز اس پر بولتے ہیں، روز اس پر بولتے ہیں، روز اس پر بولتے ہیں۔ جی، بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! دیرہ مہربانی۔ پلیز ہاؤس ان آرڈر کرئی جی۔ دا انور کمال صاحب Disturb کوی خلق۔

جناب سپیکر: پلیز، پلیز آرڈر پلیز، پلیز، پلیز۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! دیرہ مہربانی چھی دے اہم ایجنڈا باندھی تاسو ما تہ اجازت را کرو۔ سپیکر صاحب! زما دا خواست دے، زہ حکومت تہ دا خواست کوم چھی مہربانی او کری چھی یو خل Ban لگیدلے وینو Relaxation of Ban باندھی دلہ Strict ایکشن اخلی نو دا بہ داسی وی چھی دوئی تہ بہ ہم تکلیف نہ وی او ایم پی ایز تہ ہم تکلیف نہ وی۔ بدقسمتی دا دہ چھی زمونہ ایم پی اے صاحب لارشی، یو منسٹر تہ او وائی چھی دا ما تہ مہربانی او کپہ دا ترانسفر کرہ، ہغہ منسٹر صاحب وائی چھی یرہ Ban دے۔ ہم د ہغی علاقے بل سرے لارشی او ہغہ ہر خہ طریقہ منت یا پہ زارئی یا پہ سفارش ہغی باندھی Ban relax و لیکئی۔ مونہ دا فیصلہ کپہ دہ او زمونہ مشرانو پہ دہ حکومت کنبھی دا اعلان کرے وو چھی مونہ بہ سفارش نہ منو او Ban relaxation mean سفارش، ولی چھی بغیر د سفارش یا بغیر کرپشن نہ خوک Ban نہ Relax کوی۔ سپیکر صاحب! مونہ ہم لہر دیر دے صوبہ کنبھی وزارتونہ کپی دی۔ ما مخکنبھی ہم عرض کرے وو پہ دہ فلور آف دی ہاؤس چھی ما 96 ایس دی او گان ترانسفر کپی وو پہ یو وخت کنبھی او ہغی کنبھی ما یو Criteria دا ساتلے وہ چھی کوم خلق دفترونو کنبھی دیرہ مودہ پاتے وی، ہغوی د باہر لارشی یعنی ہغی د فیلڈ تہ لارشی او کوم خلق چھی فیلڈ کنبھی زیات پاتے شوہی وی، ہغوی د دفترونو تہ لارشی۔ خوزہ تاسو تہ دا آن ریکارڈ خبرہ کوم چھی دے باندھی ما باندھی خپل د پارٹئی طرفنہ، ایم پی ایز، ایم این ایز، دوئی تہ پتہ دہ چھی یو ستیاف د پارہ لس لس ایم پی ایز راخی۔ نو 96 ایس دی او گانو د پارہ ما باندھی بہ خومرہ پریشروو؟ ہغہ تول

پريشر ما برداشت ڪرے وو۔ ما وئيل چي نه اصول او قانون باندي مونبره خبره
 ڪوو نو دا به زه Implement ڪوم او خدائے پاڪ فضل ڪرے وو هغه
 ما Implement ڪرے وو۔ نو زما دا دوي خواست دے ، تاسوته زه يوه خبره ڪوم
 جي سحر ما ته يو تحصيلدار صاحب راغلو، هغه وائي چي زه ئے ، زما پوستنگ
 چي وو، ترانسفر چي وو، هغه غلط طريقے سره بے وخت او شو۔ وئيل ئے چي ما
 هلته اپروچ او ڪرو چي چيف منسٽر صاحب ته لارم هغه او وئيل چي يره ما باندي د
 ايم پي ايز د طرف نه ڊير پريشر دے او ته بل خائے خان له خوبن ڪرہ۔ هغه ما ته
 او وئيل جي ما بل خائے خوبن ڪرو۔ هغې نه پس بيا زه لارم بيا ئے وئيل چي هلته
 هم زه نه شم ڪولې۔ ڇه رجسٽرار وو ڪه ڇه هلته هم اونہ شو۔ بيا هغه لارو جي بيا
 ئے وئيل چي د سوات ايم پي ايز صاحبانونه ليڪلے راورہ، وئيل چي بيا سوات
 ايم پي ايز صاحبانوته لارم او ماترے ليڪلے راورل او مان چيف منسٽر صاحب
 ته ورڪرو نو اوس اميد دې چي زما ترانسفر به اوشي۔ نو زه وائيم چي يو
 بيورو ڪريٽ يو، يو هغه سرے چي د هغې وسائل به نه وي، د هغه چاسره به تعلق
 نه وي، د هغه چرته ايم پي اے سره به تعلق نه وي نو هغه به ڇنگه د خپل خان لا
 ترانسفر ڪوي؟ نو زما دا خواست دے دے حکومت ته چي خدائے د پاره يو
 Criteria جوړه ڪرئي چي بيا د چيف منسٽر خپل هم ڇوڪ راشي چي سڀيڪر صاحب
 هم درته او وائي چي نه، زه نه ڪوم نو بيا به دوي هم په آرام وي، دا ايم پي ايز به
 هم په آرام وي او دا بيورو ڪريٽ چي دي، هغوي به هم يو طريقے سره خپل ڪار
 ڪوي۔ اوس خودا حال دے جي چي په پوستنگز و ترانسفرز ڪبني داسي حالت
 پيداشي چي ڪوم بيورو ڪريٽ هر وخته د دي پريشر د لاندې وي چي خدائيه زه به
 سبا په دي ڪرستي باندي يم ڪه نه يم؟ سبا زه به بيا بل خائے ته چرته ترانسفر يم،
 زما به ڪار ڇنگه ڪيري؟ زما د بچو تعليم به ڇنگه چل ڪيري؟ دلته خودا ايم پي
 ايز صاحبان وي ڪه هر ڇوڪ وي، Pressurize، پليز دا اوگوري جي زه چا ته
 خبري ڪوم؟

جناب سڀيڪر: پليز، امان الله حقاني صاحب، انور ڪمال خان۔

جناب بشیر احمد بلور: دوئی خبری کوی جی، چي دوئی خبری کوی نو بیا خبری مونږ چاله کوو؟ خالی تاسو ته خو نه وایو یا اخبار له خوئے نه کوو۔ مونږ خو وایو دا خلق دے هم وآوری کنه۔

جناب سپیکر: تمام معزز اراکین صوبائی اسمبلی جو اپنی اپنی سیٹوں سے اٹھ کر دوسری سیٹوں پر گئے ہیں، برائے مہربانی اپنی سیٹوں پر چلے جائیں۔ برائے مہربانی۔

جناب بشیر احمد بلور: نو سپیکر صاحب! زما دا عرض دے حکومت نه هم او دے خپل ممبرانو صاحبانو ته هم، چي دا حکومت د یو Criteria جوړه کړی، په هغې Criteria باندې د سختی سره Implementation اوشی۔ نو هغه کرپشن او د سفارش هغه خبری چي دوئی کولې چي مونږ به نه منو۔ زه تاسو ته وعدے سره وائیم چي خومره ترانسفر۔۔۔۔

جناب سپیکر: ملک حیات صاحب! دا د تلو طریقہ ده دا تا چي راو دانگل؟

جناب بشیر احمد بلور: دا جی لږ ورته بنول غواړی کنه جی، زما دا عرض دے سپیکر صاحب چي خومره پوسټنگز ایند ترانسفرز دے دور کښې شوې وی او خومره دے آته میاشتنو کښې اوشو، زما خیال دے چي دومره به چرته ټول تاریخ کښې نه وی شوې۔ زه دا خواست کوم دے خپل منسترانو صاحبانو ته چي خدائے د پاره یو Criteria جوړه کړی او په هغې باندې Implementation او کړی چي تاسو هم تنگ نه شی، مونږ هم تنگ نه شو، او هغه بیورو کریټس چي هغوې ته هم یو Relaxation ملاو شی چي هغوې هم خپل کار په یکسوئی باندې او کړی۔ چي زما Tenure به پوره کیږی، زه پخپله به ترانسفر کیږم۔ نو هغه به بیا کار هم صحیح طریقے سره کوی۔ گنی هغه ټوله ورغ به چرته ایم پی اے پسه گرخی، چرته به بل ایم پی اے پسه به گرخی، نو هغه کوم کار چي دے، هغه کار به هم ورته پاتے وی او بیا به ترانسفر کیږی نو بیا به د بچو تعلیم د پاره به گرخی، بیا به هلکانو مائیکریشن د پاره گرخی، بیا هغه به ورته نه ملاو پری۔ نو بیا به کور د پاره گرخی، نو هغه به د قام خدمت او د صوبے کار به څنگه کوی؟ دا ډیره اهم مسئله ده، دے باندې تاسو کمیټی هم جوړه کړې وه، دے باندې Discussion هم شوې دے خو Discussion نه پس هم چي کمیټی کوم آرډرز کوم ریکویسټ کړے

و، هغه Adaptation نه پس هم پوره شوې نه دی او هغه بیا چې کوم ټرانسفر دی، هغه زموږ مرید کاظم صاحب به تاسو ته اوبنائی، هغه بیا واپس شوې دی، نو زما دا خواست دے چې پلیرز یو هغه اصولی خبره څنگه چې د وئ مخکښې تقریرونو کښې دا خبره کوله چې موږ به اصول او اسلام منو او سفارش به نه منو او موږ به رشوت خمتوؤ نو دا رشوت او سفارش په دې ټرانسفر باندې ټولونه زیات کیری۔ یو عام سرے دے هغه راشی چاله پیسے ورکړی هغه زه خپل سیاسی ورکر، زموږ خو معاشره داسې ده څنگه چې زه کرپټ یم، زما ورکر هم داسې کرپټ دے، هغه بیا پیسے اخلی او راځی او بیا مخکښې سفارش کوی، او وائی چې د د پلار نیکه موږ سره پارټی کښې وو۔ د وئ خو توره کړې ده، د وئ خو پورا پارټیانه سملولې دی نو د هغه د په هغې وجه باندې ټرانسفر اوشی خو هغه داسې نه وی، هغه پیسو باندې وی هغه په سفارش باندې وی نو زما دا خواست دے چې خپل داسې یو Criteria جوړه کړئ چې هغې باندې بیا تاسو عمل او کړئ او خلقو ته دا تکلیف نه وی، مهربانی۔

جناب شاه رازخان: جناب سپیکر صاحب! که ما ته جی اجازت را کړئ نو زه هم دے سلسله کښې خبره کول غواړم۔ جازت دے جی؟
جناب سپیکر: جی۔

جناب شاه رازخان: دا بشیر احمد بلور صاحب چې جی کومه خبره او کړله نو حقیقت دا دے چې دا ډیره زیاته زبردسته خبره ئے او کړه او زموږ د ټول حکومت د نظام چلولو د پاره ډیر بڼه Suggestion دے جی او په دیکښې جی زموږ د ایم پی ایز هم یو غلطی ده۔ موږه راځو او موږ سفارشونه راپو منسټرانو ته چې دا بدل کړه او دا بدل کړه نو دا په موږه کښې هم یوه خبره شته نو که موږ هم دلته داسې یو فیصله او کړو چې موږ د داسې کار نه کوؤ چې هغه خواه مخواه موږ په منسټرانو یو بوجه ور اچوؤ، بله مسئله پکښې دا ده جی چې که موږه د منسټرانو صاحبانو دا اختیار متعلقه محکمو ته ورکړو چې په هغې کښې ADEOs موجود دی نو په د وئ باندې به هم بوجه نه وی او موږ به هم خلق نه تنگوئ نو اختیار خو ظاهره ده تر اوسه پورې د چیف منسټر سره وو او اوس هغه اختیار خو نشته هغه Ban relaxation والا څیز ظاهره ده چې هغې کښې به د کوم کس Approach

کیدو ایم پی ایز او ایم این ایز تہ نو د ہغہ ترانسفر خو بہ کیدو اگرچی کہ د ہغہ حق بہ نہ جوړیدو خو کہ د چا حق بہ جوړیدو خو د ہغہ بہ سفارش نہ وو نو د ہغہ بہ ترانسفر نہ کیدو نوموړی بہ علم کبڼې ہم راغلو پہ ہغې کبڼې زموږ د لاسہ زیاتې ہم اوشو، زموږ بہ د حکومت کہ فرض کرہ دا دومرہ پوستنگ، ترانسفر دومرہ زیات اوشو چې پہ ہغې کبڼې پہ پارلیمانی تاریخ کبڼې پہ اول ځل باندي پہ اسمبلی کبڼې کمیٹی جوړہ شوہ چې ہغې د پوستنگ او ترانسفر Manage کړی حالانکہ دا د حکومت حق وی خو ہغہ دومرہ زیات شوې وو چې موږ ہغہ Defend کولې ہم نہ شو۔ زما گزارش دا دے چې دیکبڼې دا ډیرہ مناسب خبرہ ہغوی او کرہ او پکار دا دہ چې زموږ بہ حکومت دے تہ توجہ ورکړی چې کوم کوم ډیپارٹمنٹ دی، ہغہ خپل خپل ډیپارٹمنٹ د Empower کړی، پالیسی د ورلہ ورکړی او کہ فرض کرہ پہ ہغې کبڼې شوک Illegality کوی د ہغہ څیز د ہغہ پالیسی خیال نہ ساتی، بیا پکار دہ چې پہ ہغوی باندي وزراء صاحبان راس واپووی او ہغہ کس تہ سزا ورکوی چې کوم د پالیسی مطابق فیصلہ نہ وی کړے۔

جناب سپیکر: مرید کاظم صاحب۔

سید مرید کاظم شاہ: شکر یہ جناب سپیکر صاحب! سر آپ نے بالکل صحیح بات کہی کہ میں روزانہ پوسٹنگز اور ٹرانسفرز پر بولتا ہوں لیکن میری مجبوری ہے جی کہ میرے ضلع میں ہر روز نئی ٹرانسفرز ہوتی ہیں تو یہ میری ایک مجبوری تھی۔ میری صرف یہ ریکوسٹ ہے کہ مہربانی کر کے اس Ban کو ختم کیا جائے کیونکہ یہ ایک ایسی چیز انہوں نے شروع کر دی ہے کہ ہے تو Ban لیکن ٹرانسفر روزانہ ہو رہی ہیں۔ Back date میں ہو رہی ہیں۔ ایک چیز اس کو چلی سطح تک بھیج دیا جائے تاکہ وہ جہاں بھی مناسب سمجھیں، کوئی جگہ خالی ہو اس کو پر کریں لیکن یہ سسٹم کہ جو آدمی سی ایم تک پہنچ سکتا ہے، ایک ان کاسیکشن آفیسر ہے یا کوئی ہے جو کہ Relaxation دے رہا ہے۔ جو بھی وہاں جاتا ہے اسے Relaxation مل رہی ہے تو یہ ایک زیادتی ہے ان لوگوں کے ساتھ کہ جو غریب وہاں تک نہیں پہنچ سکتے۔ ان کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ Ban ہے نہیں لیکن نام کی Ban ہے اس کو Totally ختم کر دینا چاہیے۔ میری یہ تجویز ہے اور اسلام میں ویسے بھی کوئی سفارش نہیں ہوتی۔ اسلام میں جو بھی حق ہو گا وہ مانا جائے گا جی۔ تو اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہوگی۔

میری یہ تجویز ہے کہ مہربانی کر کے، میں روزانہ منسٹر صاحب کے پاس جاتا ہوں، دوسروں کے پاس جاتا ہوں کہ سر، ایم پی ایز کو اس سے بچایا جائے کہ بالکل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مرید کاظم صاحب! آپ کا بس ہو گیا ہے۔ اب میرے خیال میں ٹریڈری بینچر سے۔ بس اب اس کو Windup کریں۔

قاضی محمد اسد خان: سر! اس میں میں نے واک آؤٹ کیا تھا اور اس کے بعد۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: آپ کی بات بھی آجائے گی ناں۔

قاضی محمد اسد خان: سر! میں اس میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں حکومت کو۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: بس آپ ایک بات کریں۔

قاضی محمد اسد خان: سر! جس دن میں نے واک آؤٹ کیا تھا ٹرانسفرز پر، تو اس دن ایک نوٹیفیکیشن ڈائریکٹر سکول اینڈ لیٹریسی کے طرف سے کہ اب Complete ban ہوگی اور اس کے بعد کوئی Relaxation نہیں دی جائے گی۔ چھ دن بعد ایک اور نوٹیفیکیشن ہوا 9 ستمبر 2003 کو کہ Complete ban ہے لیکن جہاں پر ضروری ہوگا وزیر تعلیم صاحب Ban relaxation کریں گے اور اس کے ساتھ دن بعد ایک اور نوٹیفیکیشن ہوا اسٹبلشمنٹ ڈویژن کی طرف سے کہ وزیر اعلیٰ صاحب بھی جہاں ضرورت ہوگی Ban relaxation کریں گے۔ وزیر تعلیم نے بہت اچھے طریقے سے Ban کو چلانے کی کوشش کی ہے لیکن سر، یہ نہیں ہو سکتا اس میں میں میرے خیال میں اپنے ایم پی ایز کو، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو Involve کر کے اس Ban کو ختم کر دیں تاکہ لوگ آرام سے کام کریں۔ نہ آپ پر کوئی تنقید کرے گا نہ ہم پر اور اس کو واپس ڈسٹرکٹس گورنمنٹ With consideration کہ اس میں MPAs concerned ضرور Involve ہوں گے۔

جناب سپیکر: جی سرانج الحق صاحب۔ مولانا فضل علی صاحب۔

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): مہربانی سپیکر صاحب! داہرانسفرز پوسٹنگز باندھی مونیہ دا نہہ لس میاشتے ضائع کری۔ زمونیہ دفتری ہول کاروبار تہف دے دلته پہ اسمبلی کبھی ہم تاسو گورئی مونیہ شوک کارروائی تہ نہ پریہ دی جی۔ مسلسل دواہ طرفو بینچونو د طرف نہ مونیہ تہ درخواستونہ راروان دی او پہ

هغې باندې مونږه دلته هم يو دفتر لگولې دے او ليكل كوؤ ځكه چې دلته خو مونږه هر چا ته Available يو۔ نو مشكلات نه وي زمونږه ممبرانو صاحبانو ته هم۔

جناب سپيکر: جهگړه صاحب سره صلاح او کړه کله کله پتيره کنه۔

وزير تعليم: (تفهيمه) ډيره بنه۔ عرض مو د دې جی۔ دلته خپل هم د دې ترانسفر او د دې نه ډير زيات تنگ راغلې يو که پالیسی ته نه اوزگارېږو۔ يو واضح پالیسی جوړه ده۔ جی چې په مارچ کښې به په هيلته او په ايجو کیشن کښې ترانسفرے کيږی۔ زه دے فلور باندې دا خبره کومه جی۔ که ما سره دا اسمبلی Cooperation کوی په ديکښې اوس خو ډير ممبران حاضر هم نه دی او باقاعده طور دوی په دې باندې متفق شی ما سره چې او زمونږه د طرف نه به پريشر نه وی، زه ان شاء الله نور ټول پريشر هغې قبلولو ته تيار یم۔ ما نه به يو ترانسفر هم بغير د مارچ نه او بغير د ميرت نه نه کيږی او که ما سره تاسو او ما سره دا سالمه اسمبلی په ديکښې متفق کيږی چې او چې کوم رولز دی، کوم پالیسی ده، په هغه پالیسی باندې به چلېږو نو زه تاسو له دلته د دې خبرې باقاعده د هغې شهادت درکوم چې زه دے ته تيار یم جی۔ دے سره سره جی خبره او کړه زمونږه بلور صاحب د رشوت او د سفارش نو سفارش خو خواه مخواه ظاهره خبره ده زمونږه معاشره داسې ده، سفارش پکښې وی، رشوت هم مونږه ډيره حده پورې ان شاء الله ډير کنترول کړے دے۔ په هغې باندې مونږ باقاعده چیک هم ساتو چې کومې ځائے کښې مونږه ته اطلاع ملاؤ شی، هغې د پاره رنگا رنگ طريقو باندې مونږه کوشش کوؤ چې داسې خلق اونیسو چې هغوې رشوت کښې ملوث وی او باقاعده د هغوې خلاف کارروائی او کړو۔ دے نه علاوه مرید کاظم صاحب هم په هغې باندې خبره او کړه جی۔ نو مرید کاظم صاحب هم هميشه د پاره به د ترانسفر خبره کوی خو دا هفته او شوه مسلسل ما ته درخواستونه راوړی او زه ورله Ban relaxation کومه او هغه له پرې ليکل کوم۔

(تالیاں)

سید مرید کاظم شاه: جناب سپيکر! میں پوسٹنگ کے لئے آتا ہوں، ٹرانسفر کے لئے کبھی نہیں آتا۔

وزير تعليم: هميشه د پاره د خود دوي مشغله ده هغوي ما ته راوړي خواه مخواه۔ او دے نه علاوه جی زه بله خبره ډير افسوس سره کومه چې زمونږه کميټی کومه جوړه شوې وه ترانسفر پوسنگ باندې حالانکه دا زمونږه د حکومت ډير لويے Credit وو، ظاهره خبره ده چې د هر حکومت خپل څه Priority وي، ترانسفر هم کوی هر څه کوی خو مونږه دومره نه دی کړے جی۔ خو څه دومره ترانسفر نه دی شوې۔ مخکښې د نورو خلقو د ورځې ورځې ریکارډ به مونږ راغواړو، د هغې د ورځې ورځې آته آته سوه کړی دی ترانسفرز، خوبه حال مونږ به هغې باندې يو کميټی جوړه کړه، اسمبلی ته مو اختیار ورکړو نوزه ډير افسوس سره دا وایم چې اوس خلق ما ته راځی، هغوي د هغه کميټی زده دی۔ هغوي وائی چې مونږ هډو اپیل کړے نه وو کميټی ته او مونږه کميټی متاثره کړے یو۔ اوس به هغه خلقو سره څه کوؤ چې کوم د هغه کميټی نه متاثره شوې دی؟ د بونیر خو یو سرے راغے، د ملاکنډ نه راغے، او هغه زه د اسمبلی کميټی ته پیش کولې شم چې دا د زیاتې شوې دے خلقو سره، د هغوي ازاله به مونږ کوم ځائے کښې کوؤ؟ دا یوه ډيره د افسوس خبره ده۔ یو دوه ورځې او شوې جی یو سرے د بونیر نه راغلې وو۔ دواړه ورځې ئے دفتر کښې ژړل چې دا کميټی ما سره کړے وی۔ ما نه درخواست ورکړے وو نه زما د پاسه څوک راغلې دے، فریش خلق پکښې راغلې دی، هغوي اپیلونه ورکړي، درخواستونه ورکړي دی۔ (٣١١١) او هغه اپیلونه کميټی Accept کړی دی نو اوس د دې نه علاوه ه بیا د دې فلور باندې چې یو کميټی جوړه شی، یو اختیار ورکړے شی او بیا د هغې باوجود هغې کښې انصاف نه د انصاف په ځائے ظلم اوشی نو بیا به کوم ادارے ته څو؟ دا یو څو خبرې وے زما په ذهن کښې جی۔ خود ټولو نه اهمه خبره دا ده جی که ما سره اسمبلی په دې باندې متفق شی نو ظاهره خبره ده چې هغه پالیسی به مونږه Implement کوؤ او دھے پالیسی به زه جواب ده هم یم۔ که ما باندې د لويے لويے لیدرانو د طرف نه پریشر راځی نو ان شاء الله هغه به زه برداشت کوم خو خپل ایم پی ایز چې ما سره په دیکښې متفق شی۔

جناب حبیب الرحمان: وزیر صاحب وضاحت او کړو د بونیر نه صرف په لس میاشتو کښې یو کیس نه دے راغلے۔ د دې دا Ban ثبوت دے چې بونیر نه مطلب دا دے

چپی ہلتہ کبئی چاسرہ زیاتپی ہم نہ دے شوپی او دوئی تہ اوسہ پورپی کیس لا
راغله ہم نہ دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما پہ خیال د منسٹر صاحب د تقریر نہ ورسٹو بیا دغہ نشتہ۔

جناب کاشف اعظم: ہغہ Select Committee ہدو ختمیری نہ جی۔

جناب سپیکر: کمیٹی خپل کار ختم کرے دے نور خو مطلب دا دے چپی دغہ دے۔ نور

خوپہ ہغپی بانڈپی پہ ہاؤس کبئی پرپی Discussion اوشو۔

The Sitting is adjourned till 10:00 a m tomorrow morning.

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 2 اکتوبر 2003ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)